UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234631

UNIVERSAL
LIBRARY

قال البوصیری

اقسمت بالقمر المنشق ان له	من قلبه نسبة مبرورة القسم

سنائی

ربدر الدجی انشق نصفین	ارادت قریش منك انها رایته

صاحب قصیدہ لامیہ

شرق عن صدره وشق له البدر	ومن شرط کل شرط جزاء

عطار

ماه را انگشت او بشگافته	مهر از فرمانش از پس تافته

مولانا روم

مصطفی مه می شگافد نیم شب	ژاژ می خاید ز کینه بولهب

جامی

چو مه را بر سپهر پیر اشارت	زد از سبابه معجز بشارت
دو نون شد دو رحیم از جلاله	[illegible] شصت او دو پنجاه
بلی چون داشت دستش بر قلم [illegible]	[illegible] بر مه ز انگشت

[illegible] ابن هروی

در چه [illegible] را ماه [illegible]	[illegible] دوی انگشت پیغمبر است

[illegible]

چو [illegible] بر آهنگ [illegible]	بمعجز میان قمر زد دو نیم

بفرمایش صاحب

شق قمر [illegible] ماه [illegible]	معجزهٔ حضرت خیر الورا
احمد مرسل [illegible]	تا بکند منکر دین [illegible]

نعمت

ہوا شق آسمان پر ماہ انور [illegible]	او تھا یہ آپ نے جب تیغ انگشت شہادت [illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي قال اقتربت الساعة وانشق القمر وان يروا

سب تعریف واسطے اوس [illegible] نزدیک آئی قیامت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھتے ہین کافر

اية يعرضوا ويقولوا سحر مستمر والصلوة والسلام على

کوئی معجزہ تو پھر جاتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ جادو ہے مضبوط اور درود و سلام نازل ہوجیو اوپر سردار

سيد الانبياء والبشر واله واصحابه ما طلع القمر ولمع البدر

پیغمبرون اور آدمیونکے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اونکی آل و اصحاب پر جب تک چاند نکلا کرے اور چودہوین رات کا چاند چمکا کرے

اما بعد چونکہ یہہ زمانہ فتن کا شانہ غریب اسلام و شوکت لیام ہے ہر شخص کے خیال

میں ہوس آزادی سمائی ہے اپنے اپنے دماغ پریشان مین لوگون نے اسی

ہوا بنائی ہے کسیکو نصوص قطعیہ سے انکار ہے اور کسی کا محض تقلید آبائی

پر مدار ہے کوئی اپنے کو مجتہد و امام جانتا ہے اور معاذ اللہ کوئی دعوی نبوت

ہے اور کوئی نبیون ہی کو بیکار سمجھتا ہے اور عقل ہی کو ہادی مخصوص

رسول محمد حق جانتا ہے اسی لئے جتنے امور کہ موافق عقل ہین انکو تسلیم کرتا ہے
اور جو بظاہر کچھ خلاف ہین انکو محال اور ناشد فی محض تصور کرتا ہے اور جمیع
معجزات انبیاء و رسل و کرامات اولیاء کرام وہادیان سبل سے انکار کرتا ہے کسی نے
معجزات موسویہ کو جادو و نظربندی محض کہا اور کسی نے اعجاز عیسوی کو بالکل
لاشے سمجھا اور کسی نے معراج محمدی صلی اللہ [illegible] آلہ وسلم کو محال جانا اور کسی نے
معجزہ شق القمر کو غیر ممکن کہا اور کسی نے زبردستی کسیکو منکر بنایا اور اسمین ناحق
سعی بیفائدہ کیا غرضکہ کل حزب بمالدیھم فرحون پر لوگ بہولے ہین اور
اتخذ الہہ ھواہ پر بہولے یہ نتیجہ اسکا یہہ نکلا اور یہہ شجر بے ثمر یہہ بار لایا کہ اس
خلاف و اختلاف کو دیکھکر مخالفین اسلام نے بھی سر بلند کئے اور بقول شخصے مینڈکی کو
ہم زکام شد کے اسلام پر اعتراض کرنے کو آمادہ ہوگئے چنانچہ بالفعل یادریون کو
دیکھکر پنڈت دیانند سرستی صاحب نے معجزہ شق القمر پر یہہ اعتراض کیا اور عوام کو
ایک شک وشبہہ مین ڈالدیا پس اگرچہ ہمارے علماء اسلام نے اس معجزہ کو کما ینبغی
تحقیق کیا اور اوسکو بالتواتر ثابت کردیا ہے حتی کہ خاص اس بارہ مین لوگون نے
مستقل مستقل رسالے لکھے ہین چونکہ [illegible] کا جواب [illegible] ہوتا ہے اور ہر منکر مدعی
کچھ نہ کچھ ٹوٹی پہوٹی دو ایک دلیل بھی ضرور ہی رکھتا ہے لہذا بظاہر مینے پنڈت
صاحب کا جواب دیا ہے اور در حقیقت جمیع منکرین اس معجزہ باہرہ کی کما ینبغی خبر
لی ہے اور جب یہہ جواب فی الجملہ ایک معتدبہ ہوا تو مینے اسکو بطور ایک رسالہ مستقلہ کے
مرتب کرڈالا اور بحضور پرنور محمد [illegible] و مخزن مناعم متخلق باخلاق محمدیہ سرچشمۂ فیوضات
مدیہ کریم ابن الکریم [illegible] صاحب [illegible] ریاست و دہیم جناب نواب مستطاب والا
جناب معلے القاب جناب [illegible] الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر
دولت جنگ والی ٹونک نزیل بنارس دام اقبالہ و دام حشمہ و اجلالہ کے ہدیتہ پیش [illegible]
[illegible] گزرانا ع گر قبول افتد زہے عز و شرف + فہا انا اشرع فی المقصود بعون
اللہ الملک الودود

السوال

پنڈت جی نے دربارہ شق القمر کے یہہ پوچھا کہ جبکہ قمر شق ہوا تو سوائے سکنا مکہ وقرب وجوار اوسکے کے اور کسی نے کیون نہ دیکھا اور اپنی اپنی تواریخون مین کیون نہ لکھا اور قمر شق نہین ہوا کیونکہ اگر قمر کو ستارہ فرض کرین تو اوسکا شق ہونا خلاف عقل ہے اور اگر مثل کرہ و آبادی فرض کرین جیسا کہ حکماء یونان و مصر و فرنگ نے علم ہیئت سے ثابت کیا ہے تو اوسکا شق ہونا اور بھی بعید از عقل ہے کیونکہ اوسکی آبادی بالکل برباد ہو جاتی ہے اور انتظام منتظمہ غیر منتظم ہو جاتا ہے *

الجواب

پنڈت صاحب کا یہہ کہنا کہ جب قمر شق ہوا تو سوائے سکنا مکہ معظمہ و قرب وجوار اوسکے اور کسی نے نہ دیکھا اور اسکو دلیل عدم وقوع سمجھنا بوجوہ چند محل کلام ہے۔

اولاً دکھلانا اور نہ دکھلانا خدا کے اختیار مین ہے پس جسکو اوس نے چاہا دکھلایا اور جسکو چاہا نہ دکھلایا۔

ثانیاً طالب اس معجزہ کے ... غیر اونکے پس فقط اونہین کا دیکھنا تو امر ضروری ہی تھا باقی دوسرون سے کیا غرض اسکی مثال اسطرح سمجھنا چاہئے کہ ایک شخص نے اپنی ایک حقیت کے مقدمہ کو ہائی کورٹ کلکتہ مین پیش کیا اور ایک شئے خاص کے اپنی ملک مین ہونے یا اپنے کسی خاص عہدہ و منصب کا دعوی کیا اور وہانکے حکام و عمال نے اوس سے اوسپر حجت و براہین طلب کیا اوس نے اوسپر اپنی حقیت کے تمام کواغذ کو دکھلایا اور سب براہین کو مثل قمر ظاہر کیا پس اب کوئی ... ن یا شاہ آباد کا آدمی یہہ کہے کہ اوس نے تو اپنے منصب و دعوی کی حقیت پر کوئی ایسی دلیل نہین پیش کی کہ جسکو ہم لوگ دیکھتے تو یہہ کہنا اوسکا بلا شک لغو سمجھا جاویگا کیونکہ وہ مقدمہ وہان پیش ہی نتھا اور نہ وہان کے حکام و عمال نے اسکو طلب ہی نہ کیا تھا تو پھر اونکو دکھلانا کیا ضرور تھا اگر کوئی صاحب یہہ کہین

کہ یہہ نظیر قمر کی نہین ہو سکتی کیونکہ کاغذ کو آدمی ایک خاص مکان مین دکھلا سکتا اور اپنے دعوی کے دلایل کو ایسے مقام پر ظاہر کر سکتا ہے کہ جس سے دوسرا مطلع و شاہد نہین ہو سکتا ہے بخلاف قمر کے کہ اوسکو ہر ملک کے آدمی یکسان و برابر دیکھتے ہین تو اون صاحب کو یہہ سمجھنا چاہئے کہ ہرگز ایسا نہین کہ ماہتاب ہر ملک کے آدمیونکو ہر ایک وقت مین یکسان و برابر دکھائی دیا کرے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آفتاب ماہتاب مین جو گہن لگا ہوتا ہے وہ بعض ملک کے آدمیونکو جو بالکل مخسوف دکھائی دیتا ہے اور بعض نظرون مین ایک جز گہن لگا ہوا نظر پڑتا ہے اور بعض ملکون مین کچھہ معلوم ہی نہین ہوتا ہے ہرگز نہوتا اور اسیطرح سے رویت ہلال مین جو اختلاف پڑا کرتا ہے ہرگز نہ پڑتا بلکہ ہر جگہہ برابر ایک ہی وقت مین چاند یکسان و برابر نظر آجایا کرتا —

ثالثاً ہر ملک کے آدمی اوسکو کیونکر دیکھہ سکتے کیونکہ یہہ بات ظاہر ہے کہ بعض ملکو نمین آسمان پر ابر محیط رہتا ہے بلکہ پانی برسا کرتا ہے اور بعض جگہہ اوسیوقت چاندنی چھٹکی رہتی ہے اور قمر صاف دکھائی دیتا ہے —

رابعاً مرآۃ الاقالیم وغیرہ کتب [illegible] سے ثابت ہے کہ بعض ممالک مین برسات سات سات آٹھہ آٹھہ مہینے کی ہوا کرتی ہے پھر بہلا وہان شق القمر کو کون پوچھے نفس قمر ہی کو کون دیکھہ سکتا ہے —

خامساً یہہ بات ظاہر ہے کہ بوقت موجودگی آفتاب چاند کا ظہور علی سبیل الکمال سب پر عموماً نہین ہوا کرتا ہے اور بعض ممالک مین مہینون تک آفتاب غروب نہین ہوتا چنانچہ مرآۃ الاقالیم مین لکھا ہے ناروی کے اوتر طرف گرمی کے دنون مین دو مہینے تک سورج ڈوبتا نہین انتہی — پس بہلا شق القمر کیونکر ظاہر ہو اور سب کو کیونکر دکھائی دیتا —

سادساً بعض ملکون مین کبھی کبھی ایسا آندھی جھکڑ بھی ہوا کرتا ہے کہ جس سے آسمان تک اندھیرا ہو جاتا ہے اور کچھہ سجھائی نہین دیتا پس ممکن ہے کہ بوقت شق القمر بھی بعض

۵۷ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۵ کلکتہ اسکول بک سوسائٹی ۱۲

ملکون مین ایسا ہی ہوگیا ہو جس سے وہان کے لوگون کو نہ دکھائی دیا ہو ٭

ثامناً بعض اوقات کائنات الجو ذرات متکاثفہ اجزا ارضیہ بہی مانع ابصار ہوا کرتے ہین دیکہیے مجموعۂ شمسی مین لکھا ہے در حایل شدن ذرات دائماً در طبقہ ہوا متحرک مرئی میشوند و مانع ابصار میگردند پس ممکن ہے کہ بعض ملک والون کے لیے یہی سبب مانع ہوئے ہون۔

تاسعاً کبھی کبھی شبنم اس کثرت سے گرتی ہے اور اتنا کہاسا پڑا کرتا ہے کہ چاند چھپ جاتا ہے پس ممکن ہے کہ بوقت شق القمر بہی بعض ملکون مین ایسا ہی ہوگیا ہو

عاشراً ہم نے تسلیم کیا کہ ہر جگہہ آسمان صاف اور جرم قمر شفاف ہی ہو مگر ہر ملک کے آدمی تو اپنی نظرونکو ہمیشہ آسمان [illegible] مین رہتے ہین بلکہ کوئی راگ و رنگ مین مشغول [illegible] وغیرہا مین لگے رہا کرتے ہین پس ہر کوئی کیونکر دیکھہ سکتا ہے۔

حادی عشر بصورت ٹک لگائے رہنے کے بہی ممکن ہے کہ نہ دیکہنے والون کو طارفی الانظار واقع ہوگئی ہو۔

ثانی عشر مجموعۂ شمسی مین زمین کے حال مین لکھا ہے اور در ہر ساعت پنجاہ وہشت ہزار [illegible] اوسی مین لکھا ہے این گردش از رفتار گولہ توپ بصد وبست [illegible] اوسی مین یہہ بہی لکھا ہے این قدر سرعت حرکت خارج از حوصلہ [illegible] است اور ستارونکے حرکات اس سے بہی زیادہ ہوا کرتے ہین پس باوجودیکہ ہم اپنی زمین پر رہتے ہین اور بباعث سرعت سیر وغیرہ کے اسکی حرکت سے بیخبر ہین تو اگر بباعث سرعت سیر قمر کے شق القمر سے بہی بعض لوگ بیخبر رہے ہون

۹ گرد وغبار ود ہوان اسقدر چڑہ جاتا [illegible] دو دو تین تین گھڑی رات تک ماہتاب نظر نہین آتا [illegible] شق القمر بہی بعض ملکون مین یہی حالت طاری ہو رہی

اور عموماً نہ دیکھے ہون تو کیا تعجب ہے دیکھئے جب ہم کلکتہ سے جونپور وغیرہ جاتے ہین اور سون اور گومتی کے پل دیکھنے کا اہتمام اگر دو ایک اسٹیشن پہلے سے ٹکٹکی لگائے رہتے ہین تو خیر کچھ معلوم ہوجاتا ہے اور جب کبھی بے خبر رہتے ہین تو برق کی مانند گزرجاتا ہے اور فقط ایک شے قاطع نظر معلوم ہوجاتی ہے وبس۔

۱۳ الثالث عشر مطابق تحقیق حکماء فرنگ کے زمین متحرک ہے تو اہل زمین بھی متحرک ہی ہونگے اور قمر بھی متحرک ہے پس بھلا اتنے گھوما گھوم مین اس شق القمر کو عموماً سب لوگ کیونکر برابر دیکھ سکتے ہین کیا آپ متحرک ریل مین سے زمین کی کسی شے کے پھٹنے کو عموماً جمیع راکبین ریل کو دکھلا سکتے ہین اور چلتے جہاز مین بیٹھکر کسی بلبلہ کے انشقاق و انفطار کو عموماً جمیع راکبین جہاز خصوصاً بے خبرون و بے اطلاعون سب کا برابر دیکھنا ثابت کرسکتے ہین حاشا وکلا۔

۱۴ الرابع عشر مرآۃ الاقالیم مین لکھا ہے کہ ممالک سویڈن مین نو مہینے جاڑا رہا کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ جاڑے مین اکثر لوگ رات کو سویرے ہی سے گھر مین گھس جایا کرتے ہین پس مثل اسکی ممالک [illegible] مین عموماً شق القمر کو لوگ کیونکر دیکھتے

۱۵ الخامس عشر بعض تواریخ یورپ وغیرہ سے معلوم ہوا ہے کہ اکثر سکان یورپ پہاڑون اور درون بلکہ نالون اور کھوہون مین ماندین بنا بنا کر رہا کرتے تھے اور لومڑیون اور گیدڑون کی مانند ادھر ادھر جنگل کی گری پڑی یا کچے پکے پھول پھل یا گھاس پتے کھاکر اوسمین گھس جایا کرتے تھے پھر بھلا وہ شق القمر کو کیونکر دیکھتے اور کیا سمجھتے۔

۱۶ السادس عشر قمر وغیرہ کے لئے منازل و دورات متنوعات ثابت ہین [illegible] ہے کہ اوس وقت قمر ایسی منزل مین رہا ہو کہ فقط عربون ہی نے دیکھا ہو دوسرونکو نہ دکھائی دیا ہو۔

۱۷ السابع عشر علم ہیئت سے ثابت ہوچکا ہے کہ تمام زمین سے بعد ماہ یکسان نہین

بلکہ بہت ہی مختلف ہے چنانچہ مفتاح الافلاک مین لکھا ہے ماہ کا مدار بعضی صورت ہے اور ہر بعضی مدار مین دو ماسک ہوتے ہین اور زمین مدار ماہ کے ایک ماسک مین رہتی ہے پس ایسے ہی شق القمر بھی بباعث ابعاد مختلفہ کے اگر اختلاف پڑا ہو اور عربون نے بخوبی دیکھا اور اوسکے بعض ہم مرکزون مثل ہند خصوصا مالوہ و مالابار والون نے بھی دیکھا اور دور دراز متباین مرکز والون کو خاک بھی نہ سوجھہ پڑا ہو تو کیا بعید ہے -

18 الثامن عشر مجموعہ شمسی مین لکھا ہے اکثرے از کواکب مذکورہ بچنان بُعد بعید واقع اند کہ ورای استعمال دوربین مرئی نمیشوند وازان کواکب ہیچگونہ استفادہ عاید حال مانمی شود پس ممکن ہے کہ قمر بھی بوقت شق القمر بعض ملک والون سے ایسے ہی دور واقع ہوگیا ہوا ور اونکو کچھہ نہ معلوم ہوا ہو -

19 التاسع عشر بعض ممالک مثل بلغار وغیرہ کے ایسے ہین کہ وہان رات برای نام ہی ہوا کرتی ہے اور بعض جگہ مثل سبریا اور نوازمیلا اور آئس لنڈ وغیرہ کے ایسے ہین کہ جہان چھہ چھہ مہینے [illegible] ورات ہوا کرتے ہین اور بعض اون مقامون مین جو بجانب شمال نوازمیلا [illegible] کے قریب واقع ہین بباعث شدت برفباری کے آفتاب و ماہتاب ظاہر ہی نہین ہوتا اور اسی وجہ سے شاید بعض مورخ اوسکو ظلمات کہتے ہین پس اون مقامون کے لوگ اوسکو کیونکر دیکھتے -

20 العشرین بہت سے ممالک جو اب خوب آباد ہین (مثل کینڈا ممالک امریکہ وکیپ گوڈ ہوپ وغیرہما کی) زمانہ شق القمر مین آباد ہی نہ تھے پھر وہان کون دیکھتا -

الحادی والعشرین فقط طالبین کو قمر مشقوق دکھلانا اور غیرونکی نظرون مین بحالت اصلی رہنے دینا یہی معجزہ ہے کیونکہ اگر سب ملک کے آدمی برابر دیکھتے تو امر عادی ہوکر حد معجزہ سے خارج ہوجاتا -

یہ واقعہ کچھہ بہت دیر تک نرہا کہ لوگ عموما دیکھتے بلکہ آنا فانا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقع ہوکر ختم

ہو گیا تہا پس اسکو عامۂ ناس کیونکر دیکہتے ۔

۲۳ الثالث والعشرین سوائے سکنا مکہ معظمہ کے اور لوگون کو اسکے شق ہونے کی خبر بہی نہ دی گئی تہی اگر خبر دیئے جاتے اور پہر باوجود اسکے بہی وہ لوگ نہ دیکہتے تو البتہ محل کلام تہا واذ لیس فلیس ۔

۲۴ الرابع والعشرین بعض ملک والون کے لیے جبال شاہقہ یعنی اونچے اونچے پہاڑ اور اوہاد مرتفع یعنی بلند بلند ٹیلے بہی حایل ہو سکتے ہین پس سب کیونکر برابر دیکہہ سکتے مجموعہ شمسی مین لکہا ہے اگر مسافرے بسمت جنوب از خط استوا تجاوز نماید بیشک قطب شمالی از نظرش بالکل غایب خواہد گشت و قطب جنوبی مرئی و بر تقدیر عکس عکس او اور دیکہئے قطب جنوبی کو ہم ہندوستانی نہین دیکہہ سکتے اور سراندیپ وغیرہ والے بخوبی دیکہتے ہین اور ایسے ہی بہت لوگ اوسکو دیکہتے ہین قطب شمالی کو نہین دیکہہ سکتے اور بعض جگہہ کے لوگ دونون مین سے ایک کو بہی نہین دیکہہ سکتے ہونگے کما لا یخفی ۔

۲۵ الخامس والعشرین عام جغرافیون سے ثابت ہے کہ بعض پہاڑونکی بلندی دو دو میل تک کی ہے اور اوسپر ہمیشہ برف [illegible] ہے اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ جتنا ہی کوئی پہاڑ بلند ہوگا اوتنا ہی تراکم سحاب یعنی بدلیونکا جہگہٹا بہی اوسپر زیادہ رہیگا پس اتنی ہمرنگی مین چاند کا یہہ ادنے شق ہر شخص کو عموماً کیونکر ممیز ہو سکتا ہے کیا آپ یہان کلکتہ مین سرد ملک والون کے چہرونکو دور سے بالکل برف کے مانند نہین دیکہتے اور جب نزدیک جاتے ہین تو بہت سے خونی چہتے اور کالے کالے داغ اور اونچے نیچے گڑہے و شگاف نہین نظر پڑتے کیا آپ حسینان مہ جبین و دلربایان خطا و چین کے ع چیچک کے منہہ یہ دانہ [illegible] جڑے ہوئے کو تمیز کر سکتے ہین اور ایسے ہی اسی بہاگرتہی چین کی اسٹرئیٹ لاین کو عموماً سب کو تابان واحد دکہلاتا ہے

۲۶ السادس والعشرین بنارس وغیرہ شہرون کے اکثر وکلا

جاڑے پھر آفتاب نہین آتا گرمیو نمین دوپہر کے وقت ذراسی دہوپ آناً فاناً آکر نکل بہاگتی ہے اور علی ہذا القیاس نوین دسوین تک کا چاند بالکل منہہ ہی نہین دکہلاسکتا اور پہر پندرہوین سولہوین سے تو چہپنے ہی لگتا ہے باقی درمیانی چار پانچ دن مین مثل عروس کے کہ اپنے اس حجلہ سے نکلکر اس حجلہ مین چہپ جاوے اس چہت سے نکلکر اوس چہنہ پر غایب ہوجاتا ہے یا اس کنگرہ سے اوس کنگرہ پہ برق کی مانند گزرجاتا ہے یا اس بالاخانہ سے گہونگہٹ سے منہہ نکالکر اوس بالاخانہ کے اودہر گرپڑتا ہے پہر بہلا اتنی شوخی وطنازی مین اس شق القمر کو سب لوگ آنکہہ بہرکر کیونکر دیکہتے اور عموماً اس پر اپنی اپنی نظر لگاتے۔

السابع والعشرین اوقات طلوع وغروب مختلف ملکونمین متفاوت ہواکرتے ہین جیساکہ کہاگیا ہے کہ جب صحرا عرب مین ڈیڑہ ساعت رات گزرجاتی ہے تب بلاد روم وروس مین آفتاب غروب ہواکرتا ہے۔ پس فرض کیجئے کہ شق القمر ابتدا رات مین واقع ہوا ہو تو بعض بلاد مین اوسکے طلوع کا وقت کیا معنی رات ہی نہین ہوئی تہی اور بعض ... رات سے بہی زیادہ گزرگئی ہوگی اور سب لوگ بے خبر سوتے پڑے ہوئے پس سب جگہون کے لوگ عموماً کیونکر دیکہتے۔

الثامن والعشرین جبذرومد یعنی جوار بہاٹی کا روزمرہ ہونا بالاتفاق بتاثیر قمری لیکن پہر بہی اسکا یہہ اثر ہر ملک مین برابر ظاہر نہین ہوسکتا ہے کسی ملک مین کسی وقت ہوتا ہے اور کسی مین کسی وقت کہین کے لوگ اوسکو بقید اوقات وساعات جانتے ہین اور کہین کے لوگ کچہہ نہین پہچانتے پس ایسے ہی اگر اس شق القمر کا اثر ظہور بہی بعض ملکون پر مترتب ہوا ہو اور بعض ملک والے اس سے بے خبر رہے ہون تو کیا عجب وبعید ہے۔

[التاس]ع والعشرین ظاہر ہے کہ جب کوئی گروی شے ایک مرکز خاص پر پائی جاویگی تو اوسکا کل جسم سبکو علی السویہ ہرگز نہ دکہائی دیگا بلکہ خواہ مخواہ جسکو ایک جزو خاص نظر آویگا دوسرون سے وہ بلاشک چہپا ہی رہیگا پس مطابق

اسکے جس جز مشقوق کو عربون نے دیکھا اوسکو اورون سے پوشیدہ ہی رہنا چاہیے کما لا یخفی۔

الثالثین بآلات رصدیہ ثابت ہو چکا ہے کہ جتنا جرم قمر ہم لوگون کو دکھائی دیتا ہے اوتنا ہی نہین ہے بلکہ اوسکا جرم اس جرم مرئیکے سوا اور بھی ہے کہ وہ ہم لوگونکو دکھائی نہین دیتا ہے پس ممکن ہے کہ اوسکا جرم مرئیہ اہل عرب کو مشقوقاً دکھلایا گیا ہو اور غیر مرئیہ اورون کے لئے بحالہا مسلم رکھا گیا ہو اگر کوئی کہے کہ غیر مرئی مظلم ہے اور گفتگو مضی مین ہے تو پس وہ ما نحن فیہ سے خارج ہے تو ہم کہینگے کہ امکان مین تو بلا تردد داخل ہے یہانپر بعض حضرات یہہ فرماتے ہین کہ شق القمر کو اگر عموماً لوگون نے نہین دیکھا تو خیر مگر نجومیون کو تو ضرور دیکھنا اور اپنی اپنی تقاویم مین لکھہ کہنا چاہیئے تہا کیونکہ وہ لوگ برابر ستارون کی گردشونکے دریافت کرنے مین مشغول رہتے اور رصدین بنا کر اونکی حرکات کو لحاظ وضبط کیا کرتے تہے حالانکہ کسی نے نہین لکھا تو اولاً مین یہہ عرض کرونگا کہ اگر اسکا اثبات کسی لے نہین لکھا بھی کسی سے منقول نہین ہوا ومن ادعی فعلیہ البیان وثانیاً کوئی آزاد و محمد یا مہندس و اہل ہیئت اگر یہہ کہیگا تو مین کہونگا کہ ابتدا بنا ارصاد سے وقوع شق القمر تک کے اور پہر بعد اوسکے آجتک کے سب تقاویم آپ مجھکو دکھلائیے مین شق القمر بھی دکھلا دیتا ہون اور اگر پادری و پنڈت صاحب فرماوینگے تو اولاً مین یہہ عرض کرونگا کہ ستارون کی پورب سے چلکر مولد حضرت عیسی علیہ السلام مین کہڑے ہو جانے اور آفتاب ماہتاب کے وسط السماء مین شام کے قریب تک ایک ساتھہ کہڑے رہنے اور ایک عورت کے آفتاب کو اوڑہنے اور ماہتاب کو اپنے پانون کے نیچے رکھہ لینے اور جوگی کے آفتاب کو بغل مین لے لینے اور خادمون کے رکہنے اور کنتی کے ساتھہ زمین پر زنا کرنے اور علی ہذا القیاس چندرمان کا زمین پر اہلیہ گوتم کی جورو کے ساتھہ زنا کرنے اور بندہاچل پہاڑکے آفتاب کو روکدینے اور آفتاب کے ہر روز مقابلہ کا تہ

ٹہرجانے وغیرہ امور کا بہی تو یہی حال ہے فماھو جوابکم فھو جوابنا اور ۹
ثالثاً یہہ کہونگا کہ لب التواریخ مین لکہا ہے بابلی مملکت کے آغاز مین دو ہزار برس
قبل مسیح کے اہالی خاا . یہ مہذب لوگ تہے وے بڑے منجم اور ذوات الاذناب
کے ادوار سے آگاہ تہے جسکو متاخرین نے فقط سولہوین قرن کے زمان سے
جانا پس جبکہ اس درمیانی مدت کے لوگ باوجودیکہ غالباً اونمین اکثر لوگ منجم
وارباب رصد بہی ضرور ہی ہونگے اتنے بڑنے بڑے ستارہ ذوات الاذناب
سے ناواقف رہے تو اگر اس واقعہ خفیفہ شق القمر سے بہی بعض لوگ جاہل رہے
ہون تو کیا تعجب ہے اور پہر اوسی مین لکہا ہے اسلیئے کہ فن ہیئت بہت سی باتون
مین فن جغرافیہ سے ملحق ہے اسمقام پر جو جو تبدیلین کہ اس فن مین قرن اخیر
اور حال مین گزرین اوسکا بیان ضرور ہے لیکن جاننا چاہیئے کہ فقط کوپرنیکائی
اور نیوطنی قواعد کے اصول مقررہ پر افزایش کے طور پر ہوئین اور ایسی کچہہ نہین
کہ اس علم کے کلیات مین کچہہ تغیر راہ پاوے اور جو جو باتین کہ افزون ہوئین اونکا
شمار سہلاً ہو سکتا ہے گو کر … ہ دانائون کے س(کہ جنکے وسیلہ یہہ ہمین ہاتہہ
لگے) بڑی جد وجہد اور رصد باریک اور حساب دقیق کے نتیجہ مین سیارات سبعہ
شمسی مین اور پانچ سیارات داخل کیئے گئے یعنی بورینیم سیڈس (یعنی یورانس
جسکی اطلاع نامور ولیم ہرشل نے ۱۷۸۱ع مین دی اور اوسکے سیارات کے تابعہ
کے ۱۷۸۷ع مین پیازی نے پالرموں مین ۱۸۰۱ع مین سیرس سے خبر دی اور
ڈاکٹر ولبرس نے بربن مین ۱۸۰۲ مین پالاس سے خبر دی اور لیلینتال والی ہارڈنگ
صاحب نے ۱۸۰۴ع مین جونو سے خبر دی ان نامور راصدین سے اگلے نے
فا؛ کی خصوصاً خیاباتی مین ہمین بہت سی خبر پہونچائی اسکے نئے دوربینونسے
(جو کہ بڑی قدرت کے آلہ رویت ہین) ہمارے دریافت مین آیا کہ کہکشان
اور اسیطرح کے دوسرے اجرام افلاکی بے ثوابت منضودہ ہین کہ جو ایک بعد
دوسرے کے قطارون مین ایک عجیب اجتماع رکہتے ہین ان کواکب کی کثرت

عدد (کہ جنکے بعد اسی ڈہب سے بے پایان اور بہی بکثرت ہونگے) کچہہ تصور اس
حساب سے کہ جو خود سر ولیم نے کیا تہا کر سکتے ہین کہ اوسنے سنہ ۱۷۹۲ء مین اپنی
میزانون سے دریافت کیا ہے کہ فقط اکتالیس دقیقہ مین دو لاکہہ اٹہتیس ہزار
ستارے کہکشان مین اوسکے دوربین کے محاذی ہونکلے سر ولیم نے اس کرہ
ارض کو متعلقات مجرہ سے شمار کیا ہے علاوہ اسکے بہت سے نئے کواکب اور دو
اور تہرے اور ایسے کہ جنہین وہ مبدل ستارے کہتا ہے نکالی جرم شمس کی ماہیت
کے تصور کے (کہ جسے ہم اب تک بالکل جسم ناری سمجہتے تہے) ہم نے تصحیح سیکہی ہرچند
کہ اسکے اشعہ سے حرارت سطح ارض کو بہت سی مدد پہونچتی ہے لیکن بہت سی
ظاہر آثار کے مطابق آگے ہی سے ہمین یون سمجہنا مناسب تہا کہ جرم شمس جرم ناری
نہین ہے انتہی اور مفتاح الافلاک مین لکہا ہے تین سے کئی برس کے عرصہ سے
جب سے نئی دنیا امریکہ پائی گئی ہے فرنگستان مین تمام علوم اور ہنرون مین خاصۃً
فنون ریاضی علی الخصوص علم ہیئت مین بہت سی ترقی اور افزایش ہوئی ہے
اور فی الحقیقت قدیم ہیئت دانون کی رصد ... ہین اور اہل ہیئات فرنگستان
کی رصدبندی مین بڑا فرق ہے کیونکہ بہت سے نئے نئے آلات رصدی اور
آریری ایجاد کیے گئے ہین کہ اون آلات کی اعانت سے بہت سیارے اور
اقمار وغیرہ پائے گئے جنکے نام ونشان سے اگلے ہیئت دانون کو کچہہ خبر نہ تہی اور
دوربین اور رہین بین کے وسیلہ سے بہت کواکب بعیدہ اور دقایق خفیہ
منکشف اور منجلی ہوئے ہین یہانتک کہ یہہ بہی دریافت ہوا کہ نہایت خفیف
حرکت اجرام سماوی کی اوسی عادت عام پر مبنی ہے جسپر اور تمام حرکات
عظیم ابتنا رکہتے ہین اور جسقدر ان دونون آلون کی تکمیل ہوتی جاتی ہے
ہنوز نئے نئے سیارے اور ثوابت نکلتے چلے آتے ہین اور جو چیزین فرنگستان
کے دانشمندون نے اس علم مین دریافت کی ہین یہہ ہین سیارات اوسکے
۵ جار جیم سیڈ ... س سیرس وسطا جو نوپالس اقمارے اجار ... ی کے سات زحل کے

جیسے جارجیم سیڈوس کے حلقہ زحل کے گرد ۲ باہم پیوستہ دنبالہ دار ستارہ
۵۰۰ ثوابت بیشمار انتہی اور اوسی مین یہہ بہی لکہا ہے دنبالہ دار ستارہ جنکو
عوام ہند کے جہاڑو کہتے ہین جو نہایت طویل بیضی مدار مین آفتاب کے گرد
پہرتے ہین کبہی آفتاب کے بہت نزدیک آجاتے ہین کہ اہل زمین کو مرئی
ہوتے ہین اور کبہی بہت دور ہوجاتے ہین کہ دوربین سے بہی نظر نہین
آتے اونکا عدد ابتک ٹہیک نہین معلوم لیکن سیکڑون بلکہ ہزارون ہین
انکے قطر کی لمبائی ہزارون کرور میل کی ہے اور اونکے مدارات کی وسعت
کتنے پدم میل مدار جارجیم سیڈوس کے باہر ہے انتہی - اور سپرنٹنڈنٹ دہلی
کالج اپنے رسالہ ہیئت مین لکہتے ہین ہماری زمین جسپر ہم بستے ہین جس عالم
نیری سے تعلق رکہتا ہے اوسکی صورت یونہے کہ یہہ سورج بیچ مین قایم ہے اور
اوسکے گرد ایک جماعت سیارونکی گہومتی ہے جس مین سے یہہ زمین بہی ایک ہے
جو ستارے اس سورج کے گرد گہومتے ہین وہ گیارہ ہین اونکے بہ ترتیب یہہ
نام ہین عطارد زہرہ [illegible] مریخ وسطا جونو سیرس پالس مشتری زحل
جارجیم سائیڈس یہہ ستارے ہمیشہ گرد آفتاب کے اپنے اپنے مدار پر گہومتے
ہین اور سورج سے مختلف مسافت پر ہین عطارد سب سے سورج کے نزدیک
ہے بعد اوسکے زہرہ بعد اوسکے زمین اور بعد اوسکے مریخ علی ہذا القیاس اوپر
کے نزدیک بموجب ایک دوسرے کے بعد ہین ان گیارہ ستارون مین سے
پانچ نئے نکالے ہوئے ہین قدما انکو نہین جانتے تہے فرنگستان کے حکیمون نے
بذریعہ دوربین کے نکالا ہے اور ستارہ زحل کے گرد دو نورانی حلقہ بہی
اہل فرنگ نے دوربین سے دیکہے ہین اونکو حلقتین یا غاتمین زحل کہتے ہین
انتہی پس جیسے یہہ حضرات قدما باوجود ہیئت دانی وبصورت رصد بندی وغیرہ
کے بہی ان سب حالات سے ناواقف اور جرم شمس کو خلاف واقع سمجہتے تہے
اس شق القمر کو بہی اور کچہہ سمجہہ لئے ہون تو کیا عجب وکون محل اشتباہ ہے -

الثالث والثلثین مفتاح الافلاک مین لکہا ہے حکیم کیلر صاحب نے گمان کیا تہا کہ
ضرور ہے کہ زہرہ اور مشتری آفتاب پر کبہی کبہی گزرین کیونکہ اون دونون کے
مدار مدار زمین کے اندر ہین اور اوس نے اپنی تقویم مین یہہ لکہا تہا کہ سنہ ۱۶۳۱ع
اور سنہ ۱۶۱ع مین گزار زہرہ آفتاب پر ہوگا مگر چونکہ اوسکی زندگی نے وفا نکی
وہ قبل سنہ مذکور کے اس جہان فانی سے رحلت فرما گیا بعد ازان دریافت
ہوا کہ سنہ اول کے تعین مین اوس نے غلطی کی بعد اوسکے ایک محرر انگریزی ہورکس
صاحب جو علم ہیئت کا بدرجہ کمال شایق اور ماہر تہا اوس نے از روے حساب
کے دریافت کیا کہ سنہ ۱۶۳۹ع مین نومبر کی چوبیسوین تاریخ زہرہ قرص آفتاب پر
گزریگی چنانچہ سب سے پیشتر ہورکس صاحب نے گزار زہرہ کو دیکہا ہے اپنے
حساب کے بموجب اوسکو یہہ دریافت ہوا کہ گزار زہرہ دن کو بعد تین بجے
کے واقع ہوگا لیکن ایک حساب کیلر صاحب نے اپنی تقویم مین لکہا تہا اوس سے
ہورکس صاحب کو ایسا معلوم ہوا کہ اوسی تاریخ آٹہہ بجے صبح کو گزار زہرہ ہوگا
پس اس خوف سے کہ شاید میرا حساب غلط ہو اونے طلوع آفتاب سے نو بجے
تک رصد بندی کی پہر دس بجے اور دوپہر کو اور ایک بجے بہی دیکہا گیا
وہ صاحب بہت عدیم الفرصت تہا ان وقتون کے مابین وہ اپنے آقا کا حساب
کتاب لکہا کیا بعد ازان تین بجنے کے پندرہ دقیقہ بعد جب اوسکو کام سے فرصت
ملی پہر وہ آفتاب کیطرف دیکہنے لگا دیکہتا کیا ہے کہ قرص آفتاب پر بائین طرف
ایک چہوٹا سا سیاہ داغ موجود ہے اور بعد آدہے گہنٹہ کے آفتاب غروب ہوگیا
اور تمام گذار زہرہ وہ دیکہنے نہ پایا انتہی پس ایسے ہی ممکن ہے کہ تمام ارباب
ارصاد اپنے اپنے کسی حساب وکتاب مین لگ گئے ہون اور شق القمر ہوگیا ہو
پہر بہلا وہ کیونکر دیکہتے اور کیا لکہتے۔

الرابع والثلثین اسی سے یہہ بہی ثابت ہوا کہ ارباب ارصاد ہر وقت رصد بندی
نہین کیا کرتے تہے بلکہ باوقات معینہ باغراض خاصہ کیا کرتے تہے پس ممکن ہے

کہ جن وقتون مین اون لوگون نے رصد بندی نکیا ہوا وسیوقت شق القمر ہوا۔

۳۵ الخامس والثلثین- ہمارے یہان اکثر روایتون سے ثابت ہے کہ شق القمر تو غروب قمر واقع ہوا اور اوسی حالت مین دونون ٹکڑے ملکر ڈوب گیا پس چونکہ طالبین نے اوسکو ابتدا سے دیکھا اونکو بخوبی چاند کا پھٹ جانا معلوم ہوا اور غیر مترصدین نے اوسکی حالت غروبی سمجھا پھر بھلا اوسکو عموماً لوگ کیونکر دیکھتے۔ اس پر بعض نکتہ چین یہہ فرماتے ہین کہ واہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ تمہارے یہان ثابت ہے کہ اوس رات قمر بدر تہا چنانچہ سیف الماضی مین بھی لکھا ہے وتواند کہ وقوعش عند طلوع قمر باشد چنانچہ در دلایل ابونعیم از ابن عباس آوردہ کہ آن شب شب بدر بود انتہی- تو ہم کہتے ہین کہ بشرط ثبوت و تسلیم اس سے بھی ہمارا وہی مطلب حاصل ہے کہ جو لوگ مطالبہ کرکے اوسکی طرف نظر لگائے ہوئے تہے اونکو تو بخوبی دکھائی دیا اور غیرون نے بصورت دیکھنے کے بھی اوسکی وہی ابتدائی اضمحلالی ہلالی صورت مثل حالت غروبی کے سمجھا کما لا یخفی

۳۶ السادس والثلثین- باتفاق حکما اجسام صیقلہ مفرق بصر اور اشیاء مضیئہ منورہ صرف مزلق و مزلۃ النظر ہین پس ممکن ہے کہ اس سبب سے اور لوگون کی نظرین پہسل گئی ہون اور شق القمر نہ معلوم ہوا ہو کما لا یخفی۔

۳۷ السابع والثلثین- مورخین متقدمین اکثر حوادث ارضیہ کو لکھا کرتے تہے اور وقایع سماویہ کیطرف بہت ہی کم لحاظ کرتے تہے بلکہ بعض بعض وقایع عظیمہ و حوادث غریبہ ارضیہ کیطرف بھی مثل طوفان نوح و قدامت مذہب نصاری وغیرہا کے مطلقاً خیال نہ کئے اور کچھہ بھی نہ لکھے۔

قال ابن خلدون فی تاریخہ واعلم ان الفرس والھند

کہا ابن خلدون نے اپنی تاریخ مین جان تو کہ بتحقیق اہل فارس اور ہند

لا یعرفون الطوفان وھکذا فی المواعظ والاعتبار

نہین پہچانتے ہین طوفان کو اور ایسا ہی ہے امواعظ والاعتبار

بذکر الخطط والآثار ولقطة العجلان واظهار الحق وهكذا

بذکر الخطط و الآثار اور لقطہ العجلان اور اظہار الحق مین اور بہت سی

فی غیر واحد من کتب المحققین من مورخی المسلمین و

محققین کی کتابون مین مسلمانون مورخون اور

محققی المسیحیین ایضاً۔

محققین مسیحیونکے بہی ایسا ہی ہے۔

اور تاریخ کلیسا مین لکھا ہے دین عیسوی سلطنت روم کی تمام آبادیونمین جو شایستگی کے لئے مشہور تہین اسقدر جلد پہیلگیا کیا باعث کہ اوس زمانہ کے بت پرست مورخون نے اپنی کتابونمین اون عیسائیونکی صرف اوڑتی سی خبرین درج کین اور اونکا تذکرہ گویا محض بالائی سمجھا انتہی۔

الثامن والثلثون بعض وقایع سماویہ کو اگرچہ بعض مصنفین نے اپنی کتاب مین ذکر بہی کیا لیکن پہر بہی عامہ مورخین نے اسکے برابر نقل کرنے کو کوئی امر لازم نہ جانا اور ایک نے دوسرے سے کچھہ بہی نقل نکیا دیکھئے میبذی نے ہدایۃ الحکمت کی شرح مین عنصریات مین لکھا ہے کہ حضرت مسیح کے بہت زمانہ کے بعد قطب شمالی کے آس پاس آسمان مین ایک آگ شعلہ زن ظاہر ہوئی تہی اور برابر برس روز تک رہی اور تاریکی نے تمام عالم کو نو ساعت دن سے رات تک ایسا چہپالیا تہا کہ کوئی کسیکو دیکہہ نہین سکتا تہا اور زمین و آسمان کے درمیان سے کوئی چیز خشک گہاس اور راکہہ کے مانند گرتی تہی اور مجموعۂ شمسی مین ہرشل صاحب کا ماہتاب کے ایک ستارہ انگیز پہاڑکو دو تین ساعت تک جلتی ہوئی دیکہنا لکہا ہے اور ۱۲۹۱ھ کا واقعہ ہے کہ رمضان کے مہینے مین سحر کے وقت ایک اتنا بڑا استارہ ٹوٹا تہا کہ جس سے تمام اوجالا ہوگیا تہا اور بہت دیر تک اوسکی روشنی باقی رہی اور ضلع گورکہپور اور بہاگلپور وغیرہا کے لوگون نے اوسکو بچشم خود دیکہا مگر اور بہت سے

[illegible] مؤلفہ نواب [illegible] سید [illegible] حسن خان [illegible]

[illegible] مصنفہ مولوی رحمت اللہ [illegible] الکرانوی [illegible] والملکی [illegible]

[illegible] [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] مسٹر جان کلارک صاحب [illegible] ۱۲۷۵

مقام کے لوگون کو اوسکی مطلق خبر نہین یقین ہے کہ آپؐ نے بہی آجتک شاید نہ سنا ہوگا لیکن یہہ سب آپ لوگون کے نہ دیکہنے اور عموماً تواریخون مین مندرج نہونے سے اونکا عدم وقوع لازم نہین آسکتا ہے کما لا یخفی

۳۹ التاسع والثلثون زمانۂ وقوع شق القمر مین عرب تو امی تہا ہی مگر انگلنڈ و فرانس وغیرہما بہی جہل آباد ہو رہا تہا کما یشہد بہ التواریخ چنانچہ لب التواریخ مین لکہا ہے اہالی فرانس اور انگلانڈ نہایت جاہل تہے اور پہر اوسی مین یہہ بہی لکہا ہے بطلیموس نے طلوع کواکب کی بابت جو کچہ لکہا ہے یقین ہے کہ اوسکا حساب اوس نے اوس اقلیم مین کیا ہوگا جہان ساعات نہاریہ سولہ تک پہونچا ہوگا اور یہہ ارض عرض مذکور المدارج سے مطابقت رکہتا ہے اس عرض البلد کی کوئی قوم یورپی اون ازمنہ قدیمہ مین علم ہیئت سے آگاہ نتہی پہر بہلا اس واقعہ شق القمر کو کون لکہتا۔

۴۰ الاربعون تواریخ سے یہہ بات ثابت ہے کہ یورپ کے مغربی ممالک کے لوگ تو عربون ہی سے علم اخذ کرکے اور اونہین کے قدمون کی برکت سے عالم و ڈاکٹر بنے چنانچہ لب التواریخ مین یوروپ کے علوم وفنون کی ترقی کے بیان مین لکہا ہے یوروپ مین علوم کا چرچا پہر کر پہلا اعربونکی طرف منسوب ہے اور دوسری فصل مین ہے یوروپ کے مغربی ممالک کے لوگ پہلے پہل عربون کے تراجم کے وسیلہ متقدمین کے علوم سے آگاہ ہوئے انتہی پس جبکہ اون عربون ہی نے اسکو بطور تذکرہ و تاریخ کے نہ لکہا تو بہلا وہ بیچارے کیونکر لکہتے اور اوس وقت اوسکو کہان پاتے۔

۴۱ الحادی والاربعون زمانۂ وقوع شق القمر مین ہمارے پیغمبر کی شان مین لوگ دو طور پر تہے ایک رسول و نبی سمجہنے والے اور ایک جادوگر و شعبدہ باز وغیرہ ٹہرانے والے پس فریق اول نے تو باعتقاد موجود رہنے آیت قرآنیہ و روایات متواتر لسانیہ کے لکہنا کوئی امر ضروری نہ سمجہا اور فریق ثانی بہلا ساحر دن

اورشعبدہ بازون کی باتون کو کیون لکھتے دیکھئے یہان کلکتہ مین روز ہی نیا تماشا ہوا کرتا ہے اور طلسم وشعبدہ کا گل کہلا کرتا ہے پہر اوسکو کون لکھتا ہے ۲۳ ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری کی عصر کے وقت ڈاکٹرلین نامی ایک انگریز غبارہ مین بیٹھکر بمقام سیالدہ منجملات شہر کلکتہ اوڑا اور بہت دور تک آسمان کیطرف چلا گیا اور اوسکو ہزارون لاکہون آدمیون نے دیکہا اور فی الواقع یہہ ایک واقعہ عجیبہ تہا لیکن باوجود اسکے بہی اسی کلکتہ کے ہی بہت لوگون نے اوسکو نہ دیکہا اور کسی نے بطور تاریخ و تذکرہ کے نہ لکہا فلذا یمکن ھذا ایضاً ترجمہ پس ایسے ہی ممکن ہے یہہ بہی۔

التانی والاربعون ہوسکتا ہے کہ باوجود علم کے مورخون کو اسکے لکھنے سے ذہول ہوگیا ہو دیکھئے متی حواری نے اپنی انجیل کے ۲۷ باب کے ۹ آیت مین زکریا کو ارمیا لکھدیا اور حضرت مرقس نے ۲ باب کے ۲۶ آیت مین اخی ملک کو ابیتار کر ڈالا جسکے لئے بعض عیسائی تو بموجب۔ (۵ یعنی یہہ کاتب کی غلطی ہے ۱۲ منہ)

انا وجدنا اباءنا علے امۃ وانا علے آثارھم لمقتدون
بتحقیق پایا ہمنے اپنے باپونکو اوپر ایک جماعت کے اور ہم اونہین نشانون اونکے کے پیروی کرنیوالے ہین
کی ابتک تاویل علیل کئے جاتے ہین اور بعض حقاً یا اکراہاً اسکے غلط ہونے کا اقرار کرتے ہین چنانچہ جوادین ساباط براہین ساباطیہ مین لکھتے ہین۔

وقد قرئت صحیفۃ ارمیا فی الترجمۃ العربیۃ القدیمۃ
اور پڑہا مینے صحیفہ ارمیا کو عربی قدیم ترجمہ
والانکتاریۃ والاصل العبرانی ولم اجد فیھا شیا فسئلت
اور انگریزی اور اصل عبرانی مین اور نہین پایا مینے انمین کچہہ پس پوچہا مینے
عن ذالک اکثر علمائھم فاجاب طامسن بطغیان قلم الکاتب
اس سے بہت سے علماؤنکو اون کے پس جواب دیا طامسن نے ساتھہ نافرمانی قلم کاتب کے
وغیرہ باحتمال ان یکون ارمیا یسمی زکریا و بیوکانان وماہ طیروس
اور غیرہ اوسکے نے ساتھہ احتمال اسبات کے کہ ارمیا کا نام زکریا بہی ہو اور بیوکانان اور مارطیروس

وكيراكوس بان متى لم يتفحص الكتب فظن ان ذالك مكتوب
اور كيراكوس نے باينطور كہ متى نے نہين تلاش كيا كتابون كو پس گمان كيا كہ يہ حضرت ارميا
فى نبوة ارميا وانا وجدته فى سفر زكريا عليه السلام
كى كتاب مين لكھا ہى اور ہم نے پايا اوسكو زكريا عليه السلام كى كتاب كے
فى ١١-١٢ منه لا غير ثم تحققت ذالك من اكثر علماء اليهود
بابكى ١٢ -آيت مين نہ اوسكے غير مين يہ تحقيق كيا مين نے اسكو اكثر علماء يہود سے
فقالوا انا لم نجد ذالك الا فى سفر زكريا عليه السلام لا غير
پس كہا اونہون نے كہ نہين پايا ہم لوگون نے اسكو مگر زكريا عليه السلام كى كتاب مين نہ غير اوسكے مين
وفى اظهار الحق وفى هذا الموضع اقوال مضطربة لعلماء
اور اظہار الحق مين ہے اور اس مقام پر واسطے متقدمين و متاخرين علماء
المسيحين سلفا وخلفا وقال وارد كاتلك فى كتابه المسمى
مسيحين كے چند پريشان قول ہين كہا وارد تہولك نے اپنى كتاب مين جسكا نام كتاب
بكتاب الاغلاط الذى طبع فى ١٨٤١ سنة من الميلاد فى صفحه ٢٦
الاغلاط ہے جو كہ ١٨٤١ عيسوى مين چهپى ہے صفحہ ٢٦ مين كہ
كتب مستر جويل فى كتابه انه غلط مرقس فكتب ابيثار
مستر جويل نے اپنى كتاب مين لكھا ہے كہ تحقيق مرقس نے غلطى كيا پس لكھديا ابى ثار
موضع اخى ملك وغلط متى فكتب ارميا موضع زكريا
مقام مين اخى ملك كے اور غلطى كيا متى نے پس لكھديا ارميا مقام مين زكريا كے
انتهى وقال هارن فى صفحه ٣٨٥ و ٣٨٦ من المجلد الثانى
اور كہا هارن نے صفحہ ٣٨٥ اور صفحہ ٣٨٦ مين اپنى تفسير كى دوسرى جلد
من تفسيره المطبوع ١٨٢٢ سنة من الميلاد فى هذا النقل اشكال جدا
مين جو ١٨٢٢ع مين چهپى ہے اس نقل مين يقيناً بہت سخت مشكل ہين
لانه لا يوجد فى كتاب ارميا مثل هذا ويوجد فى الاية الثالثة
كيونكہ نہين پايا جاتا ہے كتاب مين ارميا كے مثل اسكے اور پايا جاتا ہى زكريا كى كتاب كى

عشر من الباب الحادی عشر من کتاب زکریا لکن لا یطابق الفاظ
۱۱ باب کے ۱۳ آیت مین لیکن نہین مطابق ہے الفاظ
متی الفاظه وبعض المحققین علی انه وقع الغلط فی نسخة المتی
متی کے الفاظ کو اوسکے اور بعض محققین اوپر اس بات کے ہین کہ تحقیق متی کے نسخہ مین غلطی واقع
وکتب الکاتب ارمیا موضع زکریا او ان هذا اللفظ الحاقی انتهی
اور کاتب نے زکریا کی جگہہ پر ارمیا لکہدیا ہی ۔ یا یہہ کہ یہہ لفظ الحاقی ہی یعنی پیچہے سی ملادیگئی ہے
پس بحسب ظن خیر کے مین بہی کہتا ہون کہ حضرت متی و مرقس کو یہہ سب معلوم تہا
لیکن لکہنے کے وقت ذہول ہوگیا
وهکذا فی کثیر من الامور کما لا یخفی علی من نطالع التوراة والاناجیل
اور ایسا ہی بہت امور مین جیسا کہ نہین پوشیدہ ہی اوپر اونکے کہ مطالعہ کرتے ہین توراۃ او انجیلون
والزبور فلذا یمکن فی هذا ایضاً من المورخین وارباب التذکرة
اور زبور کو پس ایسے ہی ممکن ہے اسمین بہی مورخین اور ارباب تذکرہ
والمنجمین فلا اعتراض علیه
اور منجمین سے پس نہین اعتراض ہے
الثالث والاربعون ممکن ہے کہ بباعث بہت دن گزرنے کے وہ کتابین جسمین
اسیر مورخین ناظرین نے خود لکہا ہو یا مخبرین صادقین سے سنکر تحقیقاً وانباناً
درج کیا ہو بالکل ضایع و ساری عالم سے ناپید ہوگئے ہون جیسا کہ اب حضرت
متی کی لکہی ہوئی عبری انجیل بالکل معدوم ہے اور برنباکے منہہ کی نکلی ہوئی و
ناپید ہے کما لا یخفی۔
الرابع والاربعون عیسائی لوگ برابر غل کیا کرتے ہین کہ حضرت عمر نے بہت جگہنی
وغیرہ کی کتابین جلا دیا تہا پس بصورت صدق وتسلیم ممکن ہے کہ وہ کتابین بہی
اوسی مین نیست ونابود ہوگئے ہون جسمین شق القمر بہی لکہا رہا ہو مصرعہ
عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

الخامس والاربعون ہوسکتاہے کہ وہ کتابین ابتک بھی بعض کتب خانون مین موجود ہون مگر ہم لوگون کو نہ ملتے ہون جیسے کہ انجیل طفولیت حضرت مسیح ور برنا باہ کی انجیل (جنمین ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہتسی علامتین اور نشانیان اور —

النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل

وہ نبی امی کہ پاتے ہین لکھا ہوا نزدیک اپنے توراۃ اور انجیل مین

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

بشارت دینے والا ہون ساتھہ ایک رسول کے کہ آویگا بعد میرے نام اوسکا احمد ہے۔

وغیرہا کا مصداق ہونا بھی بخوبی لکھا ہوا ہے) نہین ملتی۔

السادس والاربعون ہم یہہ بھی کہہ سکتے ہین کہ اسکو کسی مورخ نے نہین لکھا بلکہ اسکو زبانی ہے ہر زمانہ کے لوگ برابر ایک دوسرے سے نقل کرتے چلے آئے جیساکہ حضرت مسیح کا ناصری کہلانا کسی کتاب قدیم مین مذکور نہین ہے اور اب حضرات عیسایہ حضرت متی وغیرہ کے بنانے کے لئے اسکا یہی جواب دیتے ہین کہ یہہ زبانی طور پر کہا گیا تھا نہ کہ لکھہ کر کسی نبی کو اعلام ؎ انتہا۔

فلذا ایمکن فی ھذا ایضاً ترجمہ۔ پس ایسے ہی ممکن ہے۔ اسمین بھی۔

السابع والاربعون ہوسکتاہے کہ جن جن کتابون مین شق القمر لکھا ہوا وسکو مخالفین نے بالکل نیست ونابود کرڈالا ہو جیساکہ جب رسالہ اصل واقف ایشن مین مجیدی ٹرینیشن پریس الہ آباد ۱۸۷۳ء مین چھپا اور اوسکے مصنف نے پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی شان مین یہہ لکھا کہ وہ رسول اللہ نہ تھے بلکہ سیف اللہ یا ہتھیار تھے جس سے اللہ خطا کارون کو سزا دیویگا تب اوس سے کچھ ہوشیار پادریون نے اوسپر بنہہ ہوکر اوسکو ملزم کیا کہ یہہ تو عین دعوی مسلمین ہے اور یہہ ایک صفت من صفات سید المرسلین ہے تو وہ بالکل کتاب حتی المقدور نیست کرڈالی گئی اور کھوج کھوج کر جلائی گئی

فلذا ایمکن فی ھذا ایضاً۔

الثامن والاربعون اوس زمانہ کے مختلف زبان کی کتابون کے مختلف ترجمے
پس ممکن ہے کہ جن جن کتابون مین شق القمر رہا ہو حضرات مترجمین نے
اوسکو اور کا اور کر دیا ہو جیسے ہمارے فارقلیط کو کسی نے وکیل کر دیا اور کسی نے روح
وغیرہ بنا ڈالا۔

التاسع والاربعون ہاروت ماروت کا ایک مدت تک روزمرہ آسمان سے زمین پر آنا اور
زمین سے پھر آسمان پر چلے جانا اور ایسے ہی حضرت ادریس کا زندہ آسمان پر چڑھ جانا او
آسمان کے پھٹ جانے اور بصورت کبوتر ایک چیز کے (روح القدس) حضرت مسیح پر نازل
ہونے اور برہما وغیرہ کے آسمان پر دوڑے دوڑے پھرنے وغیرہ امور کو ایک ایک جماعت
عقلا نے تسلیم کر لیا بلکہ بعض کو مدار اپنے ایمان کا ٹھہرایا ہے۔ مگر باوجود اسکے بھی کسی نے
انکو بطور تاریخ عمومی یا تذکرہ نجومی کے کہین نہین لکھا فکذا امکن ھذا۔

الخمسون مجموعۂ شمسی مین لکھا ہے ڈاکٹر ہرشل صاحب نیز کہ یکی از حکمای ایمان است
و اکثر اجرام سیارات را بمشاہدہ آوردہ گفتہ کہ داغہائیکہ بر جرم قمر بمعاینہ می آید
آثار آبادیہا و کوہ ہا و بیابان ہا و بحر وغیرہ است و ہم یک کوہ شرارہ انگیز مثل کوہ شرارہ
خیز کہ درین دنیا است دیدہ دانش سوزان تخمیناً تا دو سہ ساعت دران بمعاینہ
آوردہ و آخر آنرا منطفی یافتہ پس تعجب ہے کہ ایک ہرشل صاحب کا یہہ دیکھنا تو بلاتردد
تسلیم کر لیا جاوے اور شق القمر جسکو ہزارون لاکھون آدمیون نے دیکھا نہ قبول کیا جاوے

فعین الرضا عن کل عیب کلیلۃ + ولکن عین السخط تبدی المساویا +

پس آنکھ رضا کی ہر عیب سے ماندی ہے ولیکن آنکھ رضامندی کی ظاہر کرتی ہے برائیون کو

الحادی والخمسون ہو سکتا ہے کہ دیکھنے والون نے میل خسوف کی سمجھکر ایک معمولی بات
تصور کر کے نہ لکھا ہو پھر بعض لوگ یہہ کہتے ہین کہ ممکن ہے کہ اوس وقت گہن ہی لگا
ہوا ہو اور پیغمبر صاحب نے پکار کر کہدیا ہو کہ دیکھو دیکھو میرے معجزہ سے چاند پھٹ گیا
اور پھر بعد ایک لحظہ کے تو وہ کیفیت جاتی ہی رہی پھر کیا دلیل اور کون سبیل ہے
کہ اسمین مسلمانون کے پیغمبر سچے اور یہہ اونکا معجزہ ہو تو ہم عرض کرتے ہین کہ اولاً مشرکین کا

طلب کرنا اسکو باطل کرتا ہے اور ثانیاً اگر ایسا ہوتا تو مشرکین اسکے بعد اوسکو جادو نہ کہتے بلکہ ایک معمولی بات قرار دیتے اور آپکو یون الزام دیتے کہ یہہ تو معمولی ہی بات ہے اسمین تمہاری کیا تعریف ہوئی اور یہہ معجزہ کیونکر ہوا کما لا یخفی۔

۵۲ الثانی والخمسون محتمل ہے کہ بموجب ؎

كضرائر الحسناء قلن لوجهها بغضا وحسدا انه لدميم

مانند سوتون خوبصورت عورتونکے کہ کہتے ہین واسطے منہہ اوسکے ازراہ بغض و حسد کے کہ بلاشک وہ داغدار ہے

کے باوجود علم و وقوف کے بہی عداوۃً وحسداً نہ لکھا گیا ہو اور دیدۂ و دانستہ چہپایا گیا ہو دیکھو اعمال کے ۴ باب مین لکھا ہے جب اونہون نے بطرس اور یوحنا کی ڈہٹھائی دیکھی اور دریافت کیا کہ وے بے تربیت اور امّی لوگ ہین متعجب ہوئے پہر معلوم ہوا کہ وے عیسیٰ کے ساتھہ تہے اور اوس شخص کو جو چنگا کیا گیا تہا اونکے ساتھہ کہڑا دیکھہ کے لاجواب ہوئے تب حکم کرکے کہ وے محفل سے باہر جاوین آپس مین کہنے لگے کہ ہم ان آدمیون سے کیا کرین اسلئے کہ اورشلیم کے سارے رہنے والون پر ظاہر ہے کہ اونہون نے معتبر معجزہ دکہلایا اور ہم انکار نہین کرسکتے پر تا کہ یہہ خلق مین زیادہ مشہور نہو آؤ ہم انہین خوب دہمکاوین کہ وے آگے کو اس نام کی بات کسی سے نہ کرین انتہی۔

۵۳ الثالث والخمسون ہوسکتا ہے کہ محققین متقدمین نے لکہا ہو مگر متعصبین متاخرین نے تحریف کر ڈالا ہو چنانچہ دیکہیے کہ اکثر وقایع ۶۱۷ء کی عام تواریخون مین مذکور نہین ہین پس چونکہ یہی سنہ سن وقوع شق القمر ہے ہوسکتا ہے کہ اسی کے چہپانے کے لئے وہ سب بہی حذف کردئے گئے ہون اور حضرات متعصبین نے پرائی بدشگنی کے لئے اپنی ناک بہی کاٹ ڈالی ہو ؎ شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی ٭ گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

۵۴ الرابع والخمسون ممکن ہے کہ باوجود علم و واقفیت واعتقاد حقیت وحادثۂ عظیمہ ومعجزۂ جلیلہ کے بہی لوگون نے بخیال خارج از تخیلہ بشریہ اور اس وقوع کو محض صرف قدرت الٰہیہ سمجہکر نہ لکہا ہو۔

۵۵ الخامس والخمسون ہوسکتا ہے کہ بباعث غایت جلالت شان کے اسکو لوگون نے ایسا کثیر البیان

سمجھا ہو کہ اپنے کو اسکے لکھنے سے عاجز تصور کرلیا ہو۔
لما قال یوحنا فی اخر انجیلہ جیسا کہا یوحنا نے اپنی انجیل کے اخیر مین۔
اور بہی بہت سے کام ہین جو یسوع نے کیے اگر جدا جدا لکھے جاتے تو مین گمان کرتا
ہون کہ کتابین جو لکھی جاتین دنیا مین نہ سماتین انتہی۔
السادس والخمسون۔ یہہ عمومانہ دیکھنے و لکھنے کا اعتراض اسیوقت عاید بحال مسلمین
ہوتا ہے کہ تمام جگہہ ایک ہی چاند و سورج مان لئے جاوین اور اگر فلاسفہ کے اس
قول کو تسلیم کرلین کہ ہر اقلیم کے لئے ایک ایک چاند و سورج و ستارہ جداگانہ ہین جیساکہ
مجموعۂ شمسی مین لکھا ہے و نیز فوائد آخری اگر محتوی بخلقت آن نبودی از قدرت خالقیت
می توانست کہ بزیادتی نور قمر یا یک قمر آخر عرصہ ارض را مستنیر میکرد بلکہ رسیدہ کہ در
کائنات یزدانی شمس و فلک بیشمار اند و بمواضع متعدد واقع انتہی اور عجایب المخلوقات ابن
الاثیر وغیرہ مین لکھا ہے۔

وعن عطاء بن یسار فی قول اللہ عزوجل سبع سموات
اور روایت ہے عطا ابن یسار سے تفسیر مین قول اللہ بزرگ کے سات آسمانون
ومن الارض مثلھن قال فی کل ارض آدم مثل آدمکم
اور زمین سے مثل اون کی کہا ہر زمین مین آدم ہین مثل آدم تمہارے
ونوح مثل نوحکم وابراھیم مثل ابراھیمکم واللہ اعلم
اور نوح ہین مثل نوح تمہارے اور ابراہیم ہین مثل ابراہیم تمہارے اور اللہ بڑا جاننے والا ہے
ولیس ھذا القول باعجب من قول الفلاسفۃ ان الشمس
اور نہین ہے یہہ قول بہت عجیب قول سے فلاسفہ کے کہ آفتاب
شموس کثیرۃ والاقمار کثیرۃ ففی کل اقلیم شمس وقمر و
بہت سے ہین اور چاند بہت سے ہین پس ہر اقلیم مین ایک آفتاب اور ماہتاب اور
نجوم انتہی وھکذا فی مفتاح الافلاک وغیرھا۔
بہت سے ستارے ہین انتہی اور ایسا ہی ہے مفتاح الافلاک وغیرہ مین۔

تو تو ہمپر کوئی اعتراض ہی نہین پڑتا اور بہت سہولت سے ہمارا مطلب حاصل ہوجاتا ہے
کما لا یخفی۔

الثانی والخمسون بموجب ولو نزلنا علیک کتابا فی قرطاس فلمسوہ بایدیہم
اور اگر اوتارتے ہم اوپر تمہارے کوئی لکھی ہوئی چیز کاغذ مین پس چہوتے
لقال الذین کفروا ان ھذا الا سحر مبین۔
وہ لوگ اوسکو اپنے ہاتہون سے تو بہی البتہ کہتے کافر لوگ نہین ہے یہہ مگر جادو ظاہر۔

کے اگر کوئی شخص لکہی ہوئی ہوتا اور ہم مسلمان اوسکو پیش کرتے تو حضرات منکرین ہمارا کب اقرار کرتے اور اوس تحریر پر کب ایمان لاتے دیکھئے اہل چین ایک سلسلہ کسوفات جو ابتدا سے پیش کرتے ہین محققین عیسایہ اوسکو کہان تسلیم کرتے ہین بلکہ بڑے زور شور سے اوسکو رد کرتے اور ایک جعلی و مصنوعی بات سمجہتے ہین چنانچہ ڈاکٹر ٹیلر لب التواریخ مین چینیون کے حالات مین لکہتے ہین چینیون کے مداح کہتے ہین کہ انکی ولایت کے شرایع و رسوم اور بولی حتی کہ پوشاک بہی چار ہزار برس سے کچہہ اوپر ایک ہی وضع پر چلے آتے ہین اور اس بات کی شہادت مین وے ایک سلسلہ کسوف کو در پیش کرتے ہین کہ جس سے لگاتار اوس عصر کے حوادث سے جو کہ دو ہزار پچپن برس قبل تولد مسیح کے گزرے تطبیق دیتے ہین چونکہ اوسوقت سے کسی زمان گزشتہ تک شمار تعداد کسوف ماضیہ کا سہل ہے پس ممکن ہے کہ ابتدا سے انتہا تک جعلی تاریخ کے ساتہہ کسوف واقعی کے تاریخ کو منطبق کرین پس یہہ دلیل حقیقۃً بے اصل ہے جب تک کہ یہہ بات پایۂ ثبوت پر نہ پہونچے کہ یہہ سب کسوف اپنے زمان وقوع مین قلمبند ہوئے تہے مگر یہہ امر صعب نہ وقوع مین آیا ہے نہ آسکتا ہے کیونکہ محقق ہے کہ کوئی دفتر تاریخ تین قرن قبل مسیح کے مرتب نہوا تہا حالکہ اہل چین چونکہ حرکت اجرام افلاکی سے قاطبتًا بے خبر ہین اسلئے زیچ کسوف کی تخریج پر قادر نہین ہین سلسلہ کسوف جو کہ مبین ہوا ہے اغلب کہ ایسے بعض جزیٹون نے اسلئے کہ خاقان کے مورد مراحم ہون اور قوم کے کبیر کو بڑہا دین شمار کیا ہوگا جزیوٹی فرقہ دو سو برس سے کچہہ اوپر علم ہیئت مین دخل رکہتے ہین انتہی۔

الثامن والخمسون مہابہارت کے موچند ہرم فصل مین لکہا ہے کہ دنیا مین ایک وقت ماہتاب کا ایک ٹکڑہ بسوامتر کی دعا سے گر کر پہٹ گیا تہا پس یہہ یا تو یہی ہمارا شق القمر ہے کہ حضرات ہنود نے اولٹ پلٹ کر اپنے حضرت کے نام چڑہا دیا ہے جیسا کہ حضرات عیسائیہ ویہود نے بشارات احمدیہ کو اپنے اپنے مسیح پر جما دیا ہے یا مثل اوسکے ممکن الوقوع والرویہ ہے والا تحکم بحت و ترجیح بلا مرجح ہے وہو باطل کما لا یخفی۔

التاسع والخمسون۔ انجیل متی کے باب ۱۶ اور مارقس کے ۸ اور لوقا کے ۱۱ مین لکہا ہے کہ یہودیون نے عیسائیون کے مسیح سے ایک آسمانی معجزہ طلب کیا تو اونہون نے اونکو برے اور مکار اور حرامکار وغیرہ کہکر جہڑک دیا اور یہہ فرمایا کہ سوائے یونس نبی کے معجزہ کے اور کوئی معجزہ تمکو نہ دکہلایا جاوے گا جسکا یہہ مطلب تہا کہ تمپر عذاب نازل ہوگا مگر ہمارے بشر مسیح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب مشرکین نے یہہ آسمانی معجزہ طلب کیا تو آپ نے بآہستگی اونکو جواب دیکر مطابق اونکی طلب کے شق القمر فرما کر یہہ آسمانی معجزہ بہی دکہلا دیا ؎

اک ادنی معجزہ شق القمر ہے میرے حضرت کا * کوئی عیسیٰ سے ایسا ہی دکہائے جسکا جی چاہئے

پس حضرات عیسائیہ کو بپاسداری وحمایت انجیل اس معجزہ کی تصدیق کرنا چاہئے اور اسمین کبہی چون وچرا و لب انکار نہ کہولنا چاہئے ؎

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند * جوانان سعادتمند پند پیر دانا را *

الستون عدم رویت غیر سکنا ر مکہ معظمہ غیر مسلم ہے کیونکہ ثابت ہے کہ جب یہہ معجزہ ظاہر کیا گیا تو مشرکین مکہ نے کہا هذا سحر مستمر یہہ ایک جادو مضبوط اور قدیم ہے اور اسپر اونہون نے ایک جلسہ خاص وسنگین کمیٹی اس غرض سے کیا کہ اگر محمد صاحب نے جادو یا نظر بندی کیا ہے تو فقط ہمین لوگون پر کیا ہوگا سارے عالم کے لوگون سے یہہ امر متعلق نہین ہو سکتا پس جو قافلہ سفر سے آوے اون سے دریافت کرنا چاہیئے چنانچہ مطابق اسکے اون لوگون نے اون قافلہ والون سے جو ملک شام وغیرہ بلاد دور دست سے آئے تہے استفسار کیا اونہون نے بہی مطابق اسی واقعہ کے

بیان کیا ہے [redacted] تواریخ مین [redacted] ملک دہار کا راجہ جو صوبہ
مالوہ مین واقع ہے جس رات واقعہ شق القمر ہوا اپنی چہت پر بیٹہا تہا اور اوس نے
اس واقعہ کو بچشم خود دیکہا کہ مہتاب شق ہوا اور پہر ملگیا تب اپنے برہمنون کو بلاکر
اسکی حقیقت دریافت کی تو اون سبہون نے بالاتفاق بیان کیا کہ ہماری کتابون
مین لکھا ہے کہ ایک نبی ملک عرب مین ظاہر ہوگا اور اوسکے معجزات سے شق القمر
بہی ہوگا پس اسپر اوسنے ایک ایلچی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی خدمت فیضدرجت مین روانہ کیا اور آپ پر ایمان لایا اور آپنے اوسکا نام
عبد اللہ رکہا اور آخر کو اوس نے وہین اپنے مسکن دہار مین انتقال کیا اور
تاریخ فضلی اور نظم الدرر اور رسالہ شق القمر مولانا رفیع الدین صاحب مین لکھاہے
کہ اوس راجہ کا نام بہلے بہوج تہا اور تاریخ فرشتہ مین تحفۃ المجاہدین سے نقل
کرکے لکھاہے کہ بعد گزرنے سو برس زمانہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے چند آدمی بصورت فقرا حضرت آدم کے قدم شریف کی زیارت کے لیے جو
کوہ سراندیپ پر ہے کشتیونپر سوار ہوکر چلے اور اتفاقاً وہ کشتی ملیبار مین پہونچ گئی
وے لوگ وہان اوترے اور وہان کے حاکم سے ملے وہ اون لوگون سے بہت
خوش ہوا اور کہا کہ مین مسلمانون کا نام ہی سنتا تہا مگر کسی مسلمان سے آجتک
ملاقات نہوئی تہی بارے آج تم لوگون کی زیارت سے مشرف ہوا سو تم لوگ اپنے
نبی کے کچہہ حالات ومعجزات بیان کرو تب اون لوگون نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے چند معجزون کو بیان کیا اور اوسی مین معجزہ شق القمر کا ذکر بہی
آگیا اسکو سنکر وہ نہایت متعجب ہوا اور کہا کہ البتہ یہہ ایک بڑی نشانی ہے اور
اگر فی الواقع ایسا ہی ہے تو تمام ملک کے لوگون نے اسکو دیکہا ہوگا اور ہمارے
یہان کا دستور ہے کہ جب کوئی امر عظیم واقع ہوا کرتا ہے تو اہل دفتر اوسکو لکھکر
بحفاظت رکہا کرتے ہین پس اوس نے اپنے آبا واجداد کے دفترون کو طلب کرکے
ارباب قلم سے دریافت کیا تو سبہون نے بالاتفاق بیان کیا کہ واقعی فلان تاریخ

مین مہتاب شق ہوا اور پہر ملتئم ہوگیا تہا پس اوسپر حقیت دین محمدی کے ظاہر ہوئی
اور وہ مسلمان ہوگیا سے بحمد اللہ آنکس مسلمان شدہ ؛ اگرچہ گدا بود سلطان شدہ ؛
اور رات کو اپنی رعایا سے پوشیدہ اوسی جماعت مین شریک ہوکر حرمین شریفین
کیطرف روانہ ہوا اور جبکہ بندر شحر[1] مین پہونچا تو ملک الموت نے آکر اوسکی روح کو
وہین سے جنت مین پہونچا دیا اور بعض کتابون مین یہہ بہی لکہا ہے کہ اوس نے
یعنی حاکم ملیبار نے جسکا نام سامری تہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کرامت
نشانہ مین عین وقوع شق القمر کے وقت ہی مین اپنی آنکہون سے اس واقع کو
دیکہا[2] اور لوگون کو اوسکے دریافت کے لئے بہیجا بالاخر اوسکو یہہ خبر پہونچی کہ ملک
عرب مین ایک شخص نے دعوی نبوت کیا ہے اور اوسی کے معجزہ سے شق القمر ہوا
ہے پس وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر ہوکر
دولت اسلام سے مشرف ہوا فالحمد للہ علے ذالک[3] غرض ایسی ایسی شہادتین
ودلایل ہم مسلمانون کے پاس بہت ہین بطور نمونہ کے اس جا یہہ چند نقل کیگئی
ہین اگر کسیکو اور بہی شوق ہوگا تو انشاء اللہ تعالے مین اوسکا پیٹ بہت اچہی
طرح بہر دے سکتا ہون اسپر کوئی پنڈت یا پادری صاحب اگر یہہ فرماوین کہ یہہ
سب قصص وحکایات انہین مسلمانون ہی کی بنائی ہوئی ہین ان باتون کا کیا اعتبار
تو ہم یہہ عرض کرینگے کہ حضرت من کسی خاص آدمی کے ادراک حال یا مختص واقعہ کے
کیفیت دریافت کرنے کے لئے اوسی قوم سے استدراک کیا جاتا ہے کہ جبکا وہ آدمی
یا واقعہ ہو نہ کہ اجانب وبے واسطہ لوگون سے پوچہا جاتا ہے مثلاً جب ہم کرشن و
کنہیا کے حالات کا تدارک کیا چاہین اور اوسکو اندلس ویمن کے لوگون سے
پوچہین تو لوگ ہمکو مجنون ٹہراوینگے اور بالاتفاق سب یہی کہینگے کہ یہہ باتین کاشی
وپراگ واجودہیا وبدرینی ناتہہ کے لوگون سے پوچہو اور اسمین جو کچہہ وہ کہین
تسلیم کرو عام اس سے کہ وہ حالات عقلاً قابل تسلیم ہون یا لایق رد پس اسیطرح
سے اس پیغمبر عربی کے معجزات وغیرہ حالات اگر ہم مسلمانون کے بیانات سے نہ اخذ

[1] الشحر کالمنع ساحل البحر بین عمان وعدن، قاموس منہ
[2] ملابار اور عرب دونون ایک ہی اقلیم مین واقع ہین پس یہانکے لوگونکا شق القمر دیکہنا بہت ہی قرین قیاس ہے کما سنعرف ۱۲ منہ
[3] یعنی نظم الدرر مین ۱۲ منہ

کئے جاوینگے اور ان مسلمانون ہی کا بیان نہ مسلم کہا جاویگا تو کیا چھتریان قنوج و
برہمنان بنارس سے دریافت کیا جاویگا اونکو کیا غرض کہ اسکو ضبط کرین اور کیا
مطلب کہ لکھہ رکھین اور پھر مین عرض کرتا ہون کہ آخر نفس وجود پیغمبر یا وجود قرآن
کا یقین تو پنڈت و پادری صاحبونکو انہین مسلمانون کی خبر و شہادت سے حاصل
ہوا ہے گو کہ یہہ اونکے نزدیک باطل ہی ہون مگر نفس وجود مین تو کلام نہین کرتے
تو پھر کیا وجہ ہے کہ بعض امر مین ایک قوم کا اعتبار کیا جاتا ہے اور بعض مین اونکا
قول نہین تسلیم کیا جاتا ہے حالانکہ وہ دونون قول نفع و ضرر مین اونکے مساوی
و برابر ہین اگر اسپر کوئی صاحب یہہ فرمادین کہ ایک محال معلوم ہوتا ہے اور ایک
ممکن نظر پڑتا ہے اسلئے ممکن قبول کیا جاتا ہے اور محال مردود ہوتا ہے تو اولاً مین
یہہ عرض کرونگا کہ یہہ محال باعتبار آپکی معلومات و ادراکات کے ہے یا باعتبار قدرت
قادر بیچون و خالق مخلوقات کے پس باعتبار ذات باری تعالےٰ کے اسکا محال ہونا
عقلاً و نقلاً بدیہی البطلان ہے اور باعتبار آپکی ادراکات کے اس محال کے ممکن
ہوجانے مین کوئی استحالہ لازم نہین آتا اور ثانیاً اگر یہہ کلیۃً تسلیم کرلیا جاوے
تو مین بہت خوش ہون کیونکہ اسمین جھگڑے کی گنجایش جوابدہی کی ہوجاتی ہے مثلاً
پادری صاحبون کی خدمات مین یہہ عرض کرونگا کہ مجموعۂ تورات مین جو آفتاب کے
ساتھہ ماہتاب کا کھڑا رہنا اور انجیل مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب کے وقت
آفتاب کا تاریک ہوجانا اور آفتاب کو ایک بوڑہیا عورت کا اوڑہ لینا اور ماہتاب
کو اپنے پانون کے نیچے رکھہ لینا وغیرہ لکھا ہے اوسکو بھی کسی مورخ غیر فرنگ نے نہین
لکھا اور بظاہر محال بھی معلوم ہوتا ہے پس کیونکر تسلیم کیا جاویگا اور حضرات پنڈتون
سے یہہ التماس کرونگا کہ آپکی کتب معتقد مین جو یہہ لکھا ہے کہ ہنومان جی نے آفتاب کو
اپنی بغل مین لے لیا تھا تو یہہ بھی صریح محال ہے اور ایسے ہی ہزارون امور کتب مختلف
ن دور از قیاس و خارج از قانون عقل پڑے ہین پس وہ سب کیونکر تسلیم کئے
سکتے ہین پس آپ حضرات پہلے انکے جواب کی فکر کامل و تدبیر معقول کیجئے بعد ازان

مجہسے بہی جواب لیجئے آپ پنڈت صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ قمر شق نہین ہوسکتا الخ تو مین عرض کرتا ہون کہ ان دونون[۱] حالتون مین قمر کے شق ہونے پر کوئی استحالہ لازم نہین آتا اور کچہہ مشکل بہی معلوم نہین ہوتا بلکہ بہت ہی سہولت سے یہہ بات سمجہہ مین آسکتی ہے مثلاً بصورت ستارہ ہونے کے ہیئت فیثاغورسی مین یہہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جمیع کواکب مثل زمین کے کثیف ہین اور کون وفساد وخرق والتیام قبول کرتے ہین چنانچہ سپرنٹنڈنٹ[۲] ڈہاکہ کالج طراز الازہار فی سیر الفلاسفۃ الکبار مین فیثاغورس کے مقولات مین لکہتے ہین ۔

وان الشمس مسکونة بالعقول والروحانیات والقمر والکواکب

اور تحقیق آفتاب آباد ہے ساتہہ عقول اور روحانیات کے اور چاند اور ستارے

معمورة مثل ھذه الارض بالنباتات والحیوانات

آباد ہین مثل اس زمین کے ساتہہ گہاس اور حیوانات کے

اور مجموعہ شمسی مین لکہا ہے جمیع سیارات مانند ارض کروی الشکل وکثیف الاجسام اند انتہی پس اب اس صورت مین اگر قمر شق ہوجاوے تو کیا خرابی ہے اور ثانیاً پنڈت صاحب بلکہ اونکے کل بدیار تہی کیا جمیع خلائق ! ہر آب کو روز گہٹتے بڑہتے (گو کسی حیثیت سے ہو) دیکہتے ہین اور اسکو محال نہین سمجہتے پس اسیطرح سے اگر قمر ایک روز بحیثیت خاص شق ہوکر پہر ملگیا ہو تو کیا خرابی ہے اور باتفاق حکما شمس وقمر وغیرہما بسیط نہین بلکہ اشیاء مرکبہ سے ہین اور مرکب کے اجزاء کا متفرق ہوجانا کچہہ محال نہین کما لایخفی یہانپر جو بعض حضرات یہہ فرماتے ہین کہ یہہ روز کا گہٹنا بڑہنا باعتبار رویت ہے اور گفتگو ذات مین ہے پس بالرویت گہٹنا بڑہنا بعینہا گہٹنے بڑہنے کے کیونکر مطابق ہوگا تو مین اونکی خدمات مین یہہ عرض کرتا ہون کہ اسی دن کے لئے مینے جملہ گو کسی حیثیت کو لکہا تہا لیکن پہر بہی جو میرا پنڈ نہ چہٹا تو خیر اولاً اب یہہ التماس ہے کہ عرف عام مین چاند ایسی روشن چیز کو کہتے ہین کہ جو کبہی پتلی کمان یا ہنسوے کیطرح یا حسینان مہ جبین کے ابروٴن کی مانند یا عربی حرف ن کی طرح اور

[۱] یعنی حالت ستارہ ہونے اور مجموعہ ہونیکے ۱۲ منہ

[۲] مولوی عبید اللہ عبیدی ۱۲ منہ

پھر کنگھی کی مانند حتی کہ بصورت روٹی گول آسمان پر ظاہر ہوا کرتی ہے اور پھر ویسے ہی بعد دو ہفتہ کے اپنی حالت اصلی پر آجاتی ہے اور اسکے عکس کو چاندنی کہتے ہین جیسے سورج کے عکس کو دھوپ بولتے ہین ویسے نکلنے کو چاند کا نکلنا کہتے ہین اور نہ طلوع ہونے کو چاند کا نہ نکلنا بولتے ہین چنانچہ دیکھیے شب محاق یعنی اماوس کو سب یہی کہتے ہین کہ چاند چھپا ہے اور اس چیز کا بالذات گھٹنا بڑہنا قضیہ مسلمہ۔

ان نور القمر مستفاد من نور الشمس اور والقمر قدرناہ منازل

بتحقیق نور ماہتاب کا حاصل کیا جاتا ہے آفتاب کے نور سے اور ماہتاب اندازہ کیا ہمنے اوسکا

حتی عاد کالعرجون القدیم۔

منزلین یہانتک کہ لوٹتا ہے شل ڈالی پرانی کے۔

سے مسلم ہے وثانیاً یہ ضوء مرئیہ ذات قمر کے اعراض لازمہ سے ہے یا مفارقہ سے شق ثانی باطل ہے والا بطلان لازم سے بطلان ملزوم نہوتا کما لایخفی اور بشکل اول تجزی ثابت ہے وھو المطلوب اب بعض حضرات جو یہ افادہ فرماتے ہین کہ اس ضوء مرئیہ کا ذات قمر کے لیے عرض لازم ہونا مسلم لیکن ایک جزء کے لیے اور جزء کے تجزی سے کل کی تجزی کہان لازم آتی ہے جیسے اگر کسیکا ہاتھہ دو ٹکڑے کر ڈالے تو اوس شخص کا دو ٹکڑہ ہونا کب لازم آتا ہے تو اون حضرت کی خدمت مین یہہ عرض ہے کہ یہان مطلق نفس تجزی سے غرض ہے جزو کل کے ٹکڑے ہونے یا اجزاء کے متساوی یا متفاوت متجزی ہونے سے بحث نہین ہے کما لایخفی اب اگر کوئی کہے کہ خرق والتیام یعنی پھٹنے اور جڑنے کے لیے آسمان کا ساکن ہونا ضرور ہے حالانکہ اوسکی حرکت دایمی ابدی ہے اور سکون باطل پس یہہ بھی باطل ہوگا تو ہم کہینگے کہ اولاً تو یہہ اعتراض اوسی ہیئت پر ہے اور ثانیاً یہہ بات جب لازم آتی کہ ہم ستارونکو آسمانون مین گڑا ہوا تسلیم کرتے حالانکہ ہم اسکے قایل نہین بلکہ ہم تو یہہ کہتے ہین کہ جمیع کواکب بطور خود سیر کرتے اور اپنی منازل کو قطع کرتے ہین اور ثالثاً استحالہ سکون آسمان غیر مسلم ہے چنانچہ اوسکا مفصل و مدلل بیان کتب ہیئت

مین کیا گیا ہے اور بشرط تسلیم بہی یہہ تقریر استحالہ کی فقط فلک الافلاک کے واسطے
ہے حالانکہ مکان طبعی قمر کا فلک اسفل ہے اور روایتا بطور تواتر کے شق القمر اور حضرت
مسیح شق السماء کے لئے جو امر ٹہرایا گیا ہے وہی اسکے لئے بہی تصور کر لینا چاہیئے جیسے
اس صورت مین قمر کی تشقیق اور تکمیل مین کچہہ قباحت نہین ویسے ہی بشق ثانی بہی
کوئی خرابی نہین کیونکہ جب قمر بمنزلہ ایک کرہ جزیرہ معمورہ کے ہے اور اوس
حال مین وہ خواہ مخواہ اجسام کثیفہ رکہتا ہوگا تو پس اوسکی تشقیق مین کیا خرابی
ہے اور پنڈت صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ اسمین اوسکے آبادی کے درہم برہم
ہوجانے اور انتظام منتظمہ کے بگڑ جانیکا احتمال ہے تو مین عرض کرتا ہون کہ یہہ
احتمال فقط خیال ہے کیونکہ جب آپ اوسکو مثل جزیرہ معمورہ کے تسلیم کرتے ہین
تو کیا اوسکی آبادی کو ایسا متصل تصور کرتے ہین کہ جیسے زمانہ متصل واحد ہے
یا کچہہ بسیط حتا کسی حیثیت سے کچہہ وجہ افتراق و انفصال و انفکاک بہی قبول کرتے
ہین لامحالا شق اول باطل ہوگی اور ثانی مقبول اور اوسپر قمر کا شق ہوجانا کیا محال
ہے کیا آپ نہین دیکہتے کہ ہر سال صدمات زلزلہ اور جریان وسیلان دریاسے
کتنے قطعات زمین کے دہنس کے دریا ہو جاتے اور کتنے ٹاپو پڑجاتے ہین حالانکہ
ایک جزیرہ والون کی خبر دوسرونکو مطلقاً نہین ہوتی ابہی ہم نے چاٹگام کا حال
سنا ہے کہ صدہا بیگہہ زمین غرق ہوگئی اور ابہی بکسر و بلیا سے دیکہے چلے آتے ہین
کہ صدہا بیگہہ زمین پانی اور پانی زمین ہوگیا حالانکہ یقین ہے کہ چاٹگام کی خبر آپکو
اور بکسر والونکو اور بکسر کی چاٹگامیونکو مطلق نہوگی اسپر آپ یہہ کہہ سکتے ہین کہ
اچہا اگر ہم تشقیق مان لین اور ایک قطعہ کی خبر دوسرے قطعہ والونکو نہ پہونچنا تسلیم
کرلین تو یہہ تو ضرور ہے کہ چونکہ وہ بالکل جزیرہ واحد ہے اور ایک شے کی تجزی
سے خواہ مخواہ ایک حرکت عظیمہ پیدا ہوگی کہ جس سے اوسکے سکان کو خواہ مخواہ ایک
ہیجان عظیم لاحق حال ہوگا اور ضرور متنبہ و خبردار ہوجاوینگے تو ہم کہینگے کہ آپ اس
بات کو تسلیم کرتے ہین کہ زمین بہی جسم واحد ہے حالانکہ اسکے قطعات مختلفہ مین طرح

۱ یعنی بصورت ستارہ ہونیکا ۱۲ منہ

۲ یعنی بصورت کرہ معمورہ ٹہرنیکے ۱۲ منہ

۳ یہہ خطاب بطرز تنزیل ہے ۱۲ منہ

طرح کے صدمات ہوتے ہین اور مطلقاً یہانکی حرکت وہان محسوس نہین ہوتی
ایک قطعہ مین زلزلہ عظیمہ آتا ہے اور دوسرے مین کچھہ بھی نہین معلوم ہوتا دیکھئے
ابھی نینی تال مین کتنا بڑا خسف واقع ہوا ہے اور یہان کلکتہ والون کو کچھہ بھی
محسوس نہین ہوا حالانکہ جسم واحد مین ایسا ہونا محال ہے اگر آپ کہئے کہ اسمین
بڑے بڑے پہاڑ یا بڑے بڑے دریا ہین اور سمندر کی کھاڑیان حایل ہین اس
سبب سے وہ حرکت ایک قطعہ کی دوسرے مین ہونے نہین پاتی تو ہم کہینگے کہ جب قمر کو
آپ جزیرہ معمورہ فرض کرلیتے ہین تو یہہ سب بھی وہان فرض کرلینا کیا مشکل ہے
اور ہرشل صاحب کا قمر مین کوہ و بیابان دیکھنا اور ایک پہاڑ شرارہ انگیز کا پھوٹ
نکلنا تو مسلم ہی ہوچکا ہے پس ہوسکتا ہے کہ شق قمر بھی ایسے ہی ایک قطعہ ایک طرف
اور ایک ایک طرف کرکے دکھلایا گیا ہو اور بیچ مین ایک شے فاصل حایل کردیگئی ہو جیسا
کہ ہم مسلمانون کے ہان بروایات صحیحہ ثابت ہے کہ جب شق قمر ہوا تو ایک ٹکڑہ ایک
جانب اور ایک ایک جانب کرکے دکھلایا گیا اور بیچ مین اوسکے ایک پہاڑ جسکو جبل حرا
کہتے ہین فاصل کردیا گیا تھا اور پھر مطابق بیانات حکمار محققین خصوصاً دانشمندان
فرنگ کے زمین متحرک ہے اور ہر وقت ہل رہی ہے حالانکہ ہم آپ کوئی نہین ہلتے
مطابق اون بیانون کے چاہئے کہ ہم آپ بھی ہلا کرین پس جو اسکا جواب ہے وہی
ہمارا بھی جواب ہے ہان اسپر کوئی صاحب اگر یہہ کہین کہ جب قمر شق ہوا اور وہ کرہ معمورہ
ہے تو وہان کے لوگون کو تو ضرور ہے اسکی خبر و اطلاع ہوئی ہوگی اور بخوبی جانتے
ہونگے اور اونکے دفاتر و تواریخ مین بھی مندرج ہوگا یا یون افادہ فرماوین کہ جیسے
قمر کا عکس زمین پر پڑتا ہے ویسے ہی زمین کا عکس چاند پر بھی واقع ہوا کرتا ہے چنانچہ
مجموعۂ شمسی مین بھی لکھا ہے کہ ہمچنانکہ از قمر بحیثیت اکتساب نور از محاذاۃ شمس بزیادت
و نقصان روشنی بر روے ارض می افتد ہمین قسم از ارض نیز بزیادت و نقصان
روشنی بر سطح قمر میرسد انتہی پس بوقت شق القمر کے قمر کا اثر جبکہ زمین پر واقع ہوا
تو وہ خواہ مخواہ مطابق اسکے یہہ اثر قمر پر بھی ظاہر ہوا ہوگا اور اوسکو وہان کے لوگون

نتے تو انکی تحریر انسلاً بعد نسل وجیلاً بعد جیل ضرور ہی نقل کیا ہوگا تو مین عرض کرونگا بہت اچھا ہے آپ وہان کے کسی آدمی کے پاس سے ایک بزرگ ہی خط منگوا دیجئے یا تار برقی ہی پر کوئی خبر منگا لیجئے تو ہم انشاء اللہ تعالے اخبار رجسٹری شدہ آپکی خدمت مین پیش کرکے جس طرح آپکی تسلی وتشفی ہوگی تسکین کردینگے اب پنڈت صاحب وغیرہ اگر یہہ کہین کہ اس زمانہ کے بہت سے مولویصاحب بھی تو معجزہ شق قمر کا انکار کرتے ہین چنانچہ جناب مولوی سید مہدیعلیخان صاحب بہادر دام ظلہ بجواب خط مولوی مظہر الحق صاحب پرچہ تہذیب الاخلاق مطبوعہ پندرہوین ربیع الاول سنہ ۱۲۹۰ ہجری صلعم صفحہ ۴۴ مین لکھتے ہین شق القمر کے انکار پر کفر کا اطلاق اوسوقت زیبا ہے جبکہ آپ اس معجزہ کو متفق علیہ قرار دین حالانکہ جب بعض مفسرین اوس سے منکر ہین اور بعض محققین بدلایل اوسکا انکار کرتے ہین تو شاید آپکو اس تیزی سے کفر کا کلمہ زبان پر لانا مناسب نہوگا تفہیمات الٰہیہ مین مولوی شاہ عبد العزیز کے والد نے صاف انکار کیا ہے اور لکھدیا ہے کہ عندنا لیست من المعجزات (ہمارے نزدیک یہ معجزون سے نہین ہے) حدیثین جو حضرت ابن عباس سے اس باب مین ہین اونپر بھی جرح ہوچکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس کے تھے پس جبکہ علماء مین بحث اسکے منصوص ومتواتر ہونے پر ہو رہی ہے تو کفر کا اطلاق کرنا اوسکے انکار پر تحقیق سے بیخبری پر دلیل ہے انتہی تو اولاً ہم یہہ کہینگے کہ مولوی صاحب انکار نہین کرتے بلکہ منکرین مسلمین کو کافر کہنا نازیبا سمجھتے ہین اور یہہ ایک دوسری بات ہے اور ثانیاً بشرط تسلیم مولوی صاحب فرقہ اسلام سے ہین اونکا جواب اونکے حسب حال دیا جاویگا پس مولویصاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ بعض مفسرین اوس سے منکر ہین تو اوسکا یہہ جواب ہے کہ اون بعض کے انکار کا اعتبار نہین پس یہہ انکار مثل لاانکار کے ہے اور اسکے ثبوت ووقوع ہی پر مفسرین کا اجماع واتفاق ہے فی السیف الماضی در تفسیر سراج المنیر در تحت قولہ تعالے انشق القمر گفتہ انشق ماضیست بر حقیقت خود وہمین قول عامہ مسلمین است والتفات کردہ نشود بقول کسیکہ گفتہ سینشق اذا یوم القیامۃ چہ این خلاف اجماع است۔

حاشیہ یہہ ایک رسالہ مصنفہ مولوی عبد اللہ صاحب ساکن پھلکرہ کلکتہ اور حسب الحکم جناب نواب صاحب والی ٹونک مقیم بنارس میں تصنیف ومطبوع ہوا ہے ۱۲ منہ

و فی المواهب قد اجمع المفسرون واهل السنة علی وقوعه لاجله
مواہب مین ہے اجماع کیا مفسرون اور اہل سنت نے اوپر واقع ہونے اوسکے کے واسطے
صلی اللہ علیہ و اٰلہ وسلم وفیہ۔
نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے۔
در تفسیر قشیری گفتہ اجماع اہل تفسیر براین است کہ تحقیق منشق گشت قمر در زمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وفیہ محی الدین نواوی رح در شرح صحیح مسلم نوشتہ کہ انچہ
بعض در معنی این آیت گفتہ کہ سینشق القمر یوم القیامۃ قول باطل وشاذ
است بسبب اجماع مفسرین بر خلاف آن انتہی۔
و فی الشفاء اجمع المفسرون واهل السنة علی وقوعه فی الماضی وفیه
شفاء مین ہے اجماع کیا مفسرون اور اہل سنت نے اوپر واقع ہونے اوسکے زمانہ ماضی مین
ملا علی قاری در مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف گفتہ تو میکہ از راہ راست تجاوز کردہ و گرشتہ
اند از انچہ بر آن اہل علم اند زعم کردہ اند کہ تاویلش اینست۔
ان القمر سینشق یوم القیامة واین مخالف است لقوله تعالی وان یروا آیة
تحقیق چاند قریب ہے کہ پھٹے گا دن قیامت کو بدلیل قول اللہ تعالے کے اور اگر دیکھتے
یعرضوا ویقولوا سحر مستمر انتهی و فی التفسیر الکبیر والمفسرون باسرهم
ہین کوئی نشانی پھر جاتی ہین اور کہتے ہین جادو ہے مضبوط اور تفسیر کبیر مین ہے تمام مفسرین اس بات پر ہین کہ اور
علی ان المراد القمر انشق وحصل فیه الانشقاق وفیه ایضا قال المفسرون
یہہ ہے کہ چاند پھٹ گیا اور اوسمین انشقاق حاصل ہوا اور اوسی مین یہہ بھی ہے کہ کہا مفسرون نے عنقریب
سینشق وهو بعید ولا معنی له لان من منع وهو الفلسفی یمنعه فی الماضی
پھٹیگا اور یہہ بعید ہے اور اوسکے کچھ معنی نہین کیونکہ جو منع کرتا ہے وہ فلسفی ہے ماضی اور مستقبل
والمستقبل ومن یجوزه لا حاجة الی التاویل انتهی وقال القسطلانی
دونون مین منع کرتا ہے اور جو اسکو جایز سمجھتا ہے اوسکو کوئی حاجت تاویل کی نہین اور کہا قسطلانی نے
فی شرح صحیح البخاری وانشق القمر ماض علی حقیقته وهو قول عامة
شرح صحیح بخاری میں کہ انشق القمر ماضی ہے اوپر حقیقت اپنی کے اور یہہ قول عامہ

المسلمین کالامن لایلتفت الی قوله حیث قال انه سینشق یوم القیامة
سلمین کا ہے مگر وہ شخص کہ نہین التفات کی گئی ہے اوسکے قول کیطرف اس حیثیت سے کہ کہا اوس نے عنقریب
فاوقع الماضی موقع المستقبل لتحقیقه وهو خلاف الاجماع وفی
قیامت کے دن پہٹے گا پس واقع کیا ماضی کو موقع مین مستقبل کیواسطے تحقق وقوع اوسکے اور یہ خلاف اجماع ہے اور
نظم الدرر الاجماع المنقول من جمهور المفسرین علی ان القمر قد
نظم الدرر مین ہے اجماع منقول جمهور مفسرین سے اوپر اس بات کے ہے کہ بیشک چاند
انشق فی عهده صلی الله علیه وآله وسلم کما فی شرح الشفاء
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین پہٹ گیا جیسا کہ شرح شفاء مین ہے
وفی فتح البیان وانشق القمر وانفلق وکذا قرء حذیفة بزیادة
اور فتح البیان مین ہے پہٹ گیا چاند اور پہٹ گیا اور ایسا ہی پڑہا حذیفہ نے ساتھہ زیادتی
قد والمراد الانشقاق الواقع فی ایام النبوة معجزة لرسول الله
لفظ قد کے اور مراد اس سے وہ پہٹنا ہے کہ واقع ہوا زمانہ نبوت مین بحالیکہ معجزہ تہا
صلی الله علیه وآله وسلم والی هذا ذهب الجمهور من السلف
واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اسطرف گئے جمہور سلف اور خلف سے کہا
والخلف قال الواحدی وجماعة المفسرین علی هذا الا ما روی
واحدی نے اور جماعت مفسرون کے اوپر اسی کے ہے مگر وہ کہ روایت کیا
عثمان بن عطاء عن ابیه انه قال المعنی سینشق القمر والعلماء
عثمان بن عطار نے اپنے باپ سے کہ اوس نے کہا کہ معنی یہہ ہے کہ عنقریب پہٹے گا چاند اور تمامی
کلهم علی خلافه انتهی۔
علماء اسکے خلاف پر ہین۔

اور مولویصاحب جو یہہ لکھتے ہین کہ بعض محققین بدلایل اوسکا انکار کرتے ہین تو
جناب مولوی عبد الحلیم صاحب جنسے خود مولوی صاحب بہی استدلال کیا کرتے
ہین نظم الدرر مین فرماتے ہین۔

قد حمل بعض المفسرین کلمة انشق الماضیة علے ینشق

تحقیق حمل کیا بعض مفسرین نے کلمہ انشق ماضی کو اوپر ینشق مستقبل کے

المستقبل ای ینشق القمر حین قیام القیامة وذالك بعد النفخة

یعنے پھٹے گا چاند بوقت قایم ہونے قیامت کے اور یہہ بعد نفخہ ثانیہ کے ہوگا

الثانیه واما التعبیر بالماضی فباعتبار تحقق وقوعه وتیقنه

اور لیکن بیان کرنا اوسکا ساتھ صیغہ ماضی کے تو پس باعتبار تحقیق وقوع اور

فانه متیقن الوقوع فکانه قد وقع وهذا کما قال الله تعالے

تیقن اوسکے ہے کیونکہ چونکہ وہ متیقن الوقوع ہے تو پس گویا کہ وہ واقع ہے ہوگیا اور یہہ ایسا ہے جیسا

اتی امر الله ای یاتی ونقل النسفی فی تفسیره هذا المعنی عن

کہ فرمایا اللہ تعالے نے آیا حکم خدا کا یعنی قیامت آویگی اور نقل کیا نسفی نے اپنی تفسیر مین اس معنے کو

الامام الحسن البصری رح کذا قال الافندی فی شرح الشفاء

امام حسن بصری رح سے ایسا ہی کہا افندی نے فی شرح شفاء مین

ولعله لم یصح عنه او شذ به عن السلف فلا یعتد به فی خرق

اور شاید کہ یہہ صحیح ہو اون سے یا شاذ ہو سلف سے پس نہین اعتبار کیا جاویگا

اجماعهم کذا قال الزرقانی لا یذهب علیك عدم سداد

بیچ خرق اجماع اونکے کے ایسا ہی کہا زرقانی نے نہ پوشیدہ رہی تجہہ عدم درستگی اس قول

هذا القول بوجوه الاول ان حمل الماضی علے المستقبل انما

کے ساتھ چند وجہون کے اول یہہ کہ حمل کرنا ماضی کا اوپر مستقبل کے مجاز ہے

هو مجاز ولا بد له من قرینة ولیست هٰهنا والثانی ان سیاق

اور اسکے لئے کوئی قرینہ ضرور چاہیے اور یہان کوئی قرینہ نہین اور دوسرے یہہ کہ سیاق

الآیة اعنی قوله تعالے وان یروا آیة الخ ینکر هذا المعنی فان

آیت یعنے قوله تعالے وان یروا آیة الخ انکار کرتا ہے اس معنی کو کیونکہ

الکفار مکة لا یقولون یوم القیامة هذا سحر مستمر الثالث انه لا مناسبة

کفار مکہ نہین کہینگے دن قیامت کے یہہ جادو مضبوط ہے اور تیسرے یہہ کہ نہین مناسبت

بین انشقاق القمر یوم القیامة وقربها بل له مناسبة بوقوع

درمیان پھٹ جانے چاند کے دن قیامت کو اور قرب اوسکے کے بلکہ واسطے اوسکے مناسبت ہے

الساعة فلو کان مراده تعالے بیان انشقاقه یوم القیامة

ساتھ وقوع قیامت کے پس اگر ہوتی مراد اللہ تعالے کی بیان پھٹ جانا اوسکا دن قیامت کو

لقال تقوم الساعة وتنشق القمر او قال قامت الساعة وانشق

البتہ فرمایا کھڑی ہوگی قیامت اور پھٹیگا چاند یا فرماتا قایم ہوئی قیامت اور پھٹا چاند

القمر کما لا یخفی علی ارباب السلیقة الرابع ان کلمة انشق

جیسا کہ نہین پوشیدہ ہے اوپر صاحبان سلیقہ کے چوتھے یہہ ہے کہ کلمہ انشق معطوف ہے

معطوفة علی اقتربت فمناسبة العطف مقتضیة ان یکون

اوپر اقتربت کے پس مناسبت عطف کی مقتضی ہے اسکو کہ ہو انشق محمول

انشق محمولا علی معناه الحقیقی کما ان المعطوف علیه محمول

اوپر اپنے معنی حقیقی اپنے کے جیسا کہ معطوف علیہ محمول ہے اوپر اوسکے

علیه الخامس انه لو کان مراده تعالے بیان الانشقاق

پانچوین یہہ ہے کہ اگر ہوتی مراد اللہ تـ[illegible]ـنے کی بیان پھٹ جانا چاند کا دن

یوم القیامة فیقع لا محالة کخروج دابة الارض وطلوع

قیامت کو تو پس واقع ہوتا لامحالہ مانند نکلنے دابۃ الارض کے اور نکلنے

الشمس من مغربها اذ لا احتمال لکذب خبره تعالے ولا یکون

آفتاب کے مغرب سے اسواسطے کہ نہین احتمال ہے واسطے جھوٹ ہونے خبر اللہ تعالے کے

هذا الانشقاق معجزة له صلی اللہ علیه واله وسلم مع ان

اور نہوتا یہہ انشاق معجزہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حالانکہ وہ سب

الاحادیث المرویة فی الصحاح وغیرها ناطقة علی کونه معجزة

حدیثین کہ صحاح وغیرہ مین روایت کی گئین ہین ناطق ہین اوپر ہونے اوسکے کے معجزہ

له صلی اللہ علیه واله وسلم وعلی ان الکفار اقترحوا آیة فاراهم

واسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور علاوہ اس بات کے کہ کافروں نے طلب کیا تھا معجزہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انشقاق القمر علے ما ستقلہا فان قلت

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے جانا چاند کا اوپر اوسکے کہ بالاستقلال جانے گا تو اوسکو پس اگر

ان اخبار انشقاقہ قبل وقوعہ اخبار بالغیب وھو معجزۃ

کہے تو کہ خبر دینا پھٹ جانے کی اوسکے قبل واقع ہونے اوسکے کے غیب کی خبر دیتا ہے اور یہہ معجزہ

لہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قلت علی ھذا یکون ھذا الاخبار

ہے واسطے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہونگا مین اوپر اسکے یہہ غیب کی خبر دینا معجزہ

بالغیب معجزۃ لا انشقاقہ بذاتہ وھذا خلاف صرایح الاحادیث

ہو جاوے گا اور بذاتہ اسکا پھٹنا معجزہ نہ ٹھہریگا اور یہہ خلاف صریح اون احادیث

المرویۃ الآتیۃ انتھی وفی فتح البیان حکی القرطبی عن الحسن مثل

مرویہ کے ہے جو عنقریب آتے ہین اور فتح البیان مین ہے حکایت کیا قرطبی نے حسن بصری سے

قول عطاء انہ الانشقاق الکاین یوم القیامۃ وھذا قول باطل

مثل قول عطا کے کہ بتحقیق یہہ وہ پھٹ جانا ہے کہ ہونیوالا ہے دن قیامت کو اور یہہ قول باطل ہے

لا یصح وشاذ لا یثبت لاجماع المفسرین علے خلافہ ولان اللہ سبحانہ

نہین صحیح ہے اور شاذ ہی نہین ثابت ہے واسطے اجماع مفسرین کے اوپر خلاف اسکے اور اسواسطے

ذکرہ بلفظ الماضی وحمل الماضی علی المستقبل بعید یفتقر الی

کہ اللہ سبحانہ نے ذکر کیا اسکو ساتھ لفظ ماضی کے اور حمل کرنا ماضی کا اوپر مستقبل کے بعید ہے محتاج ہے طرف

قرینۃ تنقلہ او دلیل یدل علیہ وانی ذالک وفیہ ایضا والحاصل

کسی قرینہ منقولکے یا دلیل کے کہ دلالت کرے اوپر اوسکے اور کہان ہے یہہ اور اوسی مین یہہ بھی

انا اذا نظرنا الی کتاب اللہ فقد اخبرنا بانہ انشق ولم یخبرنا

لکھا ہے اور حاصل یہہ ہے کہ جب ہم نے نظر کیا طرف کتاب اللہ کے تو بتحقیق خبر دی اوسنے ہمکو کہ بیشک چاند پھٹ

بانہ سینشق وان نظرنا الی سنۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ

گیا اور یہہ خبر نہین دی کہ عنقریب پھٹیگا اور اگر نظر کی ہم نے طرف سنت رسول اللہ کے تو تحقیق ثابت ہوا ہے

وسلم فقد ثبت فی الصحیح وغیرہ من طرق متواترۃ انہ قد کان ذالک

بخاری وغیرہ مین ... متواترہ سے کہ تحقیق یہہ واقع ہوا ... محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین

في ايام النبوة وان نظرنا الى اقوال اهل العلم فقد اتفقوا

اور اگر نظر کی ہم نے طرف اقوال اہل علم کے تو بتحقیق متفق ہین

على هذا ولا يلتفت الى شذ وذمن شذ واستبعاد من استبعد

وہ سب اسپر اور نہین التفات کیا جاویگا طرف شذوذ اوس شخص کے کہ جسنے شاذ

في الباب رسايل شتى للشيخ رفيع الدين الدهلوي وغيره انتهى

کہا اور استبعاد اوسکے کہ بعید سمجہا اور اس باب مین رسایل مختلفہ ہین واسطے شیخ رفیع الدین دہلوی وغیرہ کے انتہی

یہانپر جو بعض لیاقت پناہ ویسی پادری صاحب مولوی وکیل احمد کے رسالونکو دیکہکر

یہہ پیچ کرتے ہین کہ دیکہئے مولویصاحب اپنے رسالون مین دوسرے دوسرے مولوی

صاحبون سے اسکو قول جمہور نقل فرماتے ہین اور یہہ لکہتے ہین در نسیم الریاض و

فتوحات الٰہیہ حاشیہ تفسیر جلالین از قرطبی نقل کردہ۔

وقال بعضهم لم يقع انشقاق القمر بعد وهو منتظر اى اقرب قيام

اور کہا بعض اونکے نے نہین واقع ہوا پہٹنا چاند کا ابتک اور وہ منتظر ہے یعنی قریب ہوئی

الساعة وانشقاق القمر وان الساعة اذا قامت انشقت السماء

قیامت اور پہٹنا چاند کا اور قیامت جب قایم ہوگی تو پہٹ جاوے کا آسمان

بما فيها من القمر وغيره وذكر هذا ورد ى ان هذا قول الجمهور

ساتھ اون سب چیزون کے کہ اوسمین ہین چاند وغیرہ سے اور ذکر کیا اوردی نے کہ یہہ قول

وقال لانه لو انشق ما بقي احد الا راه لانه اية والناس في الايات

جمہور ہے اور کہا اسواسطے کہ اگر پہٹتا تو کوئی نہ باقی رہتا کہ اوسکو نہ دیکہتا کیونکہ وہ نشانی ہے اور

سواء قال الحسن اى البصرى اقربت الساعة فاذا جاءت سينشق

سب آدمی نشانیون مین برابر ہین اور کہا حسن یعنی حسن بصری نے قریب ہوئی قیامت

القمر بعد النفخة الثانية انتهى۔

پس جبکہ آویگی تو پہٹ جاویگا چاند بعد نفخہ ثانیہ کے انتہی۔

پس جبکہ مسلمانون کے ایسے ایسے معقول لوگ اونکی ایسی ایسی معتبر کتابون سے اونکی

۵ اسکندر بوفہ الاعظم الروحی [illegible] ۱۲ منہ

جمہور کو اسکا منکر نقل کرین اور پھر بھی اس زمانہ کے مسلمان لوگ اسکے ثبوت و اثبات
کا نام لین تو بجز زبردستی اور دہینگامشتی کے اور کیا ہے تو اون پادری صاحب
کی خدمت مین ہم عرض کرتے ہین کہ ہان ان مولویون کے باخود نا قیل و قال و
جنگ و جدال سے البتہ آپکو اتنا موقع مل گیا کہ یہہ بات بنا کر اپنے نئے جاکٹ مین
پھول گئے اور اپنے بڑے بڑے ڈبل نادر دن کے نقول کو بھول گئے تو خیر مگر
حضرت سلامت اس سے ہمارے معجزہ شق القمر کے بطلان و انکار کا نام بھی کافور
ہے خاطر جمع رکھئے ہنوز دلی دور ہے لیکن ہر سوالی را جوابی چونکہ آپ اسکو
بڑی شوراشوری و گرماگرمی سے پیش کئے ہین تو اولا مولوی صاحب کی عبارت
منقولہ کا مطلب سمجھئے وثانیا کچہ اپنی نقول معقول کا بھی تماشا دیکھئے اما الاولی
پس اولا قرطبی وغیرہ نے اسکو ثبوت و استدلال کے لئے نہین نقل کیا ہے بلکہ
رد کرنے و جواب دینے کے لئے لکھا ہے چنانچہ دیکھئے اسی فتوحات الٰہیہ مین اسیکے بعد لکھا ہے

وقد ثبت بنقل الاحاد العدول ان القمر انشق بمكة وهو ظاهر

اور بتحقیق ثابت ہوا ہے ساتھ نقل احاد عدول کے کہ بتحقیق چاند مکہ مین پھٹ گیا اور یہی مطلب

التنزيل انتهى وهكذا في نسيم الرياض شرح شفاء قاضي عياض

ظاہر قرآن کا ہے اور ایسا ہی ہے نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض وغیرہما مین

وغيرهما كما مر ـ

جیسا کہ اوپر گذر چکا ـ

وثانیا بشرط تسلیم یہہ مذہب بعض ہے اور قول بعض بمقابلہ اقوال مقبولہ جمہور مردود
ہے كما لا يخفى وثالثا ماوردی کا اسکو قول جمہور نقل کرنا اور لاخلاف قرآن و جمہور
ہے وثانیا ماوردی نے بھی اسکو اوسی خیال سے لکھا ہے جسکو منکرین مستبعد
و محال جانتے ہین یعنی ـ

لانه لو انشق ما بقي احد الا راه ـ اور یہہ بوجوہ عدیدہ باطل ہے ـ

اور اسلئے کہ بتحقیق اگر پھٹتا تو نہین باقی رہتا کوئی مگر دیکھتا اوسکو ـ

فرقتين فرقة فوق الجبل وفرقة دونه فقال رسول الله صلی

تو پاره ایک ٹکڑہ پہاڑ پر رہا اور ایک اوسکے نیچے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه واله وسلم اشهدوا انتهى وهكذا فى فتح الرحمان وسرور المحزون

علیہ واله وسلم نے گواہ رہو انتہی اور ایسا ہی ہے فتح الرحمان اور سرور المحزون مین

وثانیاً تفہیمات کا یہہ مطلب نہین اوس سے یہہ سمجھنا یا تو اپنی سمجھ پر ظلم کرنا ہی یا اوسکی تہوڑی سی عبارت لکھکر عوام کو فریب دینا اور بیفایدہ ایک بزرگ کو منکر بناتا ہے

وکلاهما مذمومتان جداً - اور یہہ دونون بری ہین یقیناً -

پس اسلیے مجھکو یہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اولاً حضرت شاہ صاحب رح کی پوری عبارت لکھون کہ ارباب سلیقہ دیکھ لین کہ جناب شاہ صاحب معاذ اللہ اسکے منکر نہین اور اگر پہر بہی کسیکے ذہن مین کچھہ شک وشبہہ باقی رہجاوے تو مین ثانیاً اوسکی توضیح بہی کردون کما ینبغی تمیز بین الحق والباطل ہوجاوے پس ملاحظہ فرمائیے کہ پوری عبارت جناب شاہ صاحب رح کی یہہ ہے -

وهل اعلمك ما التولي فهو كالبخت الا انه فيه ظلمة وهذا

اور آیا سکھلاؤن مین تجھکو کہ کیا ہے ولایت پس وہ مثل بخت کے ہے یعنی جس طرح نصیب

فيه اشراق نيا البخت يسعد السعداء ويشقى الاشقياء

اور بخت امر وہبی ہے ایسیہی امر ولایت بہی وہبی ہے کہ خدا ہی کیطرف سے حاصل ہوتی ہر کوئی بے

اما البخت فبديهي وانما انكره قوم ليسوا من اهل التميز

کسب کے اوسکو نہین پاسکتا ہے لیکن بخت مین ظلمت اور تاریکی ہوتی ہے یعنی بخت نیک وبد دونون

ومن تجليات الاشراق مثل ان يقال انك فعلت في بيتك

ہوتا ہے اور ولایت مین اشراق یعنی بالکل سراسر نور ہی نور ہوتا ہے پس ساتھ بخت کے نیک ہوتے

كذا وكذا وسيكون غدا كذا وكذا والمعجزات الجزمية كالدعاء

ہین نیک اور شقی ہوتے ہین بدکار لیکن بخت پس وہ بدیہی یعنی ظاہری ہے اور سوا اسکے نہین کہ انکار کیا

للمرضى وزيادة الطعام والشراب واما شق القمر فعندنا ليس من المعجزات

اوسکا ان قومون نے کہ جو اہل تمیز سے نہین اور تجلیات اشراق سے مثلاً یہہ ہے کہ کہا جاوے تحقیق تونے اپنے گھر مین ایسا

۵ مولوی مهدی علی صاحب ۱۲ منہ

انما هو من آيات القيامة كما قال تعالى اقتربت الساعة و

اور کیا کیا کل ایسا ایسا ہوگا اور معجزات جزئیہ مثل دعا کرنے واسطے مرضیوں کے اور زیادتی کھانے اور پانی کے لیکن پھٹ جانا چاند کا نہیں دیکھے ہمارے معجزات

انشق القمر ولكنه اخبر عنه قبل وجوده فكان معجزة من

سے نہیں ہوا کیونکہ نہیں مگر قیامت کی نشانیوں میں سے ہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالے نے نزدیک آگئی گھڑی یعنی قیامت اور پھٹ گیا چاند لیکن پیغمبر صلی اللہ

هذا السبيل فافهم ولا تتعسف انتهى۔

علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی اوس سے قبل اسکے وجود کے پس ہوگیا معجزہ اس راہ میں پس سمجھ لو اور بیہودہ دہریمی کرو انتہی۔

اور صاحب السیف الماضی لقطع القول لمنکر انشقاق القمر فی الماضی لکھتے ہیں کہ این قول مصنف یعنی محدث دہلوی رح جواب شیخ صدر عالم است اصل اینست کہ در سنہ ۱۱۶۰ھ شیخ صدر عالم بزمانہ محدث دہلوی رویت شق قمر ساختہ ومراد ازان رویت حقیقت محمدیہ داشتہ نزد محدث دہلوی حقیقت حال خود نوشتہ فرستاد محدث دہلوی برای دفع شبہہ بنظر خیرخواہی مومنین انکار معجزہ شق قمر از معجزات ولایت نمودنہ از معجزات نبوت پس وجہ انکار شد ہمین قصہ شیخ مذکور است بنا علیہ مصنف رح درینجا تصریح میفرمایند کہ صرف شق القمر بمعنی اضافی یعنی بغیر دعوی نبوت معجزہ نبود مطلب مصنف رح آنست کہ این شق قمر کہ شیخ دیدہ است آن معجزہ نیست زیرا کہ دعوی نبوت نیست وآن شق قمر کہ بزمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شدہ بود آن معجزہ بود کہ بعد دعوی نبوت ظاہر شدہ بود زیرا کہ معنی اخبار عن الغیب ودعوی یکے اند بمقام تحدی یعنی نفس انشقاق از معجزات نیست بلکہ از آثار قیامت است لیکن چون بہ تحدی سرور عالم واقع شد لہذا بالضرور معجزہ گردید وفیہ ایضاً معنی کلام محدث دہلوی رح اینست کہ معجزہ شق قمر معجزہ جزئیہ نبود زیرا کہ معجزات بر دو قسم است یکے معجزات جزئیہ کہ سوائے نبی از دیگران از اولیاء کرام ظہورش ممکن وجایز باشد چنانچہ تکثیر آب وطعام وباریدن باران ومانند آن دوم آنکہ ظہورش بجز نبی از دیگر اولیاء ممکن وجایز نباشد ہمچون معجزہ قرآن کریم وشق قمر چنانچہ تفصیل این معنی خواہد آمد پس شاہ صاحب

درین مقام نفی معجزہ جزئیہ بودن انشقاق قمر میفرمایند زیراکہ الف لام بر لفظ المعجزات
برای عہد است ومعہود آن معجزات جزئیہ است ودر معجزہ علم ونطق نبی شرط است
ودر کرامت ولی شرط نیست پس شق القمر ممکن بذات است لاکن بر دست ولی ممکن
الوقوع نیست تاکہ عدم تطابق خبر کتب سابقہ لازم نیاید چہ دران مسطور بود کہ
شق القمر بر دست نبی خواہد شد وقیامت قریب خواہد شد بعد ازین فاضل مذکور
(مولوی احمد علی) می نگارد کہ انچہ بعض مولویان از عبارت محدث دہلوی رح
فہمیدہ اند کہ او رح انکار وقوع شق قمر کردہ است این فہم سراسر غلط است چراکہ لفظ
کان بمعنی وقع آمدہ است پس معنی براین نمط شد فوقع معجزۃ انتہی اور
فتح البیان مین لکھا ہے۔

وفی التفہیمات للشیخ ولی اللہ المحدث الدہلوی رح واما
اور بیچ تفہیمات مولفہ شیخ ولی اللہ محدث الدہلوی رح کے ہے اور لیکن
شق القمر فعندنا لیس من المعجزات انما ہو من آیات القیامۃ
شق القمر پس نزدیک ہمارے نہین ہے معجزات سے سوا اسکے نہین کہ علامات قیامت سے ہے
کما قال تعالیٰ اقتربت الساعۃ وانشق القمر ولکنہ صلی اللہ
جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قریب ہوئی قیامت اور پھٹ گیا چاند لیکن پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اخبر عنہ قبل وجودہ فکان معجزۃ من
علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی اوس سے قبل موجود ہونے کے پس ہو گیا معجزہ اس
ہذا السبیل انتہی واعترضہ بعض من لا یسمن ولا یغنی من
راہ سے اور اعتراض کیا ہے اس پر بعض اوس شخص نے کہ نہین موٹا کرتا ہے
جوع ودفعہ جماعۃ من علماء الہند وغیرہم ولیس فی
اور بے پرواہ کرتا ہے بھوک سے یعنے بیفایدہ اور رفع کیا اوسکا ایک جماعت علماء ہند وغیرہ نے اور نہین ہے
ہذہ العبارۃ انکار تلک المعجزۃ کما فہمہ بعض القاصرین
اس عبارت مین انکار اس معجزہ کا جیسا کہ سمجھا ہے اسکو بعض قاصرین نے

امداد الرب ... البہاری عبد الحلیم الکھنوی واللہ اعلم منہ

لعل المراد بہ المولوی احمد علی والشاہد واللہ اعلم منہ

من بلوغ مرتبة الكمال هي ادل دليل على اثباتها عند من

بلوغ رتبہ کمال سے بلکہ یہہ بڑی دلیل ہے اوپر اثبات اوسکے نزدیک اوس شخص کے کہ سمجھتا

يفهم كلام العلماء بالله تعالى ـ

ہے کلام علماء باللہ تعالے کا ـ

الحاصل خلاصہ مطلب محقق دہلوی رح کا یہہ ہے کہ چونکہ حق جل وعلی نے اپنے علم ازلی مین انشقاق قمر کو ایة من آیات القیامة ایک نشانی ہے قیامت کی نشانیون سے قرار دیا تہا واقع ہونا اوسکا امر ضروری تہا لیکن ایسی حالت مین کوئی اوسکو معجزہ نہین کہہ سکتا مگر زمانہ وقوع کا اوسکے چونکہ غیر معلوم و معین تہا اور جب کفار قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ معجزہ طلب کیا اور آپنے بطور معجزہ پیشین گوئی کے اونکو زمانہ وقوع سے اوسکے خبر دیا اور مطابق اخبار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شق القمر واقع بہی ہوا تب کفار قریش نے کہا هذا سحر مستمر یہہ جادو مضبوط ہے ـ پس درحقیقت اس اعتبار سے یہہ اخبار معجزہ تہا نہ کہ نفس شق القمر کیونکہ ازل سے نفس شق القمر کا انه من آیات القیامة ایک نشانی قیامت کی نشانیون سے ہونا ثابت ہوچکا تہا مگر بعد از وقوع بمجموعہ اخبار و نفس شق دونون بہیئت مجموعی معجزہ ہوگیا

لما لا يخفى فتامل فانه دقيق جدا ـ

جیسا کہ نہین پوشیدہ ہے پس سوچ کیونکہ بہت باریک ہے ـ

اب بعض مولویصاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ مولوی وکیل احمد نے السیف الماضی و رسالہ مولوی احمد علی کا جواب لکہا اور اوسمین مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کو منکر ٹہرایا ہے تو اولاً ہم یہہ عرض کرتے ہین کہ مولویصاحب نے مولانا صاحب کو مطلقاً منکر نہین ٹہرایا ہی چنانچہ دیکہئے خود اونہون نے اپنے رسالہ تبصرہ مین لکہا ہے تفسیر فتح الرحمان مین حضرت شاہ صاحب رح نے مذہب اہل تحقیق اختیار کیا ہے اور شق قمر کے معجزہ ہونے کا اقرار کیا ہے انتہی اور ایسا ہی اپنے اور رسالون مین بجا درج کیا ہے ہان اسی عبارت تفہیمات کو البتہ منکر بتاتے ہین تو یہہ تو مین متنازع فیہ ہے

اوس سے استدلال کیونکر لایق قبول و اقبال ہوسکتا ہے کما لا یخفی وثانیا بعض نے باین ہمہ شاہ صاحب کی اس عبارت کو الحاقی ٹھرایا ہے اور وضعی بتلایا ہے چنانچہ اسی السیف الماضی ہی مین لکھا ہے در فتح الرحمن و فوز الکبیر و سرور المحزون وغیرہ کہ مشہور ترین مصنفات وی قدس اللہ سرہ اند خود بوقوع انشقاق قمر و معجزہ بودن آن قایل اند و صاف نوشتہ اند کہ انشقاق واقع شد چنانچہ بالا نقل کردہ شد پس با وجود این فضل و کمال و علوم ظاہری و باطنی بعید القیاس می نماید کہ در تفہیمات الہیہ انکار ازان کنند پس این عبارت مذکورہ تفہیمات آلہیہ تواند کہ الحاقی باشد و مویدا ینمعنی است اینکہ از بعضے اکابر باستماع پیوستہ کہ مسودہ تفہیمات از شاہ صاحب است لیکن جمع و ترتیب آن بعد انتقال اوشان بعمل آمدہ است پس میتواند کہ این عبارت از تصرفات مفتریان باشد واللہ تعالے اعلم بمراد خواص عبادہ انتہی پس بصورت صدق و تسلیم اسکے اسکا کیا اعتبار ہے اور یہہ ہمارے شق القمر کے لئے مخالف و معارض کیونکر ٹھہر سکتے ہین کما لا یخفی وثالثا فرضا اگر شاہ صاحب اسکے منکر ہی ہون تو کیا فقط اونکے انکار سے عدم وقوع شق القمر لازم آجاویگا ہرگز نہین دیکھیئے بعض حضرات وجود سموات واجنہ وغیرہا کے جو منکر ہین تو کیا محققین متین کے نزدیک وہ سب معدوم وغیر مثبت ہوجاوینگے

تتمّا و کلاہ بیان پر بعض حضرات بہ پشت پناہی رسائل مولوی وکیل احمد جو یہہ فرماتے ہین کہ عبارت تفہیمات و عبائر فتح الخبیر و فتح الرحمان وغیرہا باخودہا متعارض ہین پھر اون سے کیونکر احتجاج مستقیم ہوسکتا ہے تو اولا مین یہہ عرض کرتا ہون کہ اسمین ہرگز تعرض نہین کما سلف فتذکر وہ جیسا اوپر گزر چکا پس یاد کرو۔ وثانیا بصورت تعارض بموجب اذا تعارضا تساقطا۔ جب دونون باخودہا متعارض ہوئے تو ساقط ہوجاوینگے۔ یکے دونون ساقط ہوجاوینگے۔

والاعمال بالمحتمل اولی من الاہمال سیما اذا یفضینا الی طعن

اور عمل دینا ساتھ محتمل کے اولی ہے بالکل رائیگان چھوڑ دینے سے خاصکر جبکہ پہونچادے ہمکو طرف طعن

احد من الاجلة واهل الكمال لان رفع الالزام احسن من الزام

کسی کے بزرگون مین سے اور اہل کمال سے کیونکہ الزام کا رفع کرنا اچھا ہے الزام کے لازم

الالزام كما لا يخفى على ذوي الافهام -

کرنے سے جیسا کہ پوشیدہ نہین اوپر دانشمند ونکے -

وثالثاً بشرط تسلیم تناقض وتعارض بہی حضرت شاہ صاحب اس معجزہ کے منکر نہین ٹہر سکتے دیکھئے مولوی عبدالحی ابراز الغی مین لکھتے ہین -

وقد تقرر ان العالم اذا صدر منه كلامان مختلفان فاحقهما

بتحقیق ثابت ہوچکا ہے کہ جب کسی عالم سے دو کلام مختلف صادر ہون تو احق ان دونون کا وہ ہے کہ موافق

ما وافق فيه غيره من الاجلة ودلت عليه الادلة انتهى -

ہو بیچ اوسکے غیر اوسکا بزرگون سے اور دلالت کرین اوسپر دلیلین -

اب بعض نکتہ چین جو یہہ قابلیت چھانٹتے ہین کہ اگر شاہ صاحب کی غرض تفہیمات سے بہی یہی تہی جو سرور المحزون وغیرہ سے ہے تو اوسکو مجمل ومعقد کیون کردیا صاف مفصل کیون نہ بیان کردیا کہ یہہ جھگڑا نہ پڑتا اور اونکا کلام محل اختلاف ونزاع نہ واقع ہوتا تو اونکو ہم بشائستگی اولاً یہہ سمجھا دیتے ہین کہ درحقیقت عبارت تفہیمات چندان معقد وپیچدار نہین لیکن ع گر نہ بیند بروز شپرہ چشم * چشمۂ آفتاب راچہ گناہ * وثانیاً یہہ عرض کرتے ہین کہ مطابق اسکے تو یہی اعتراض قرآن شریف پر بہی وارد ہوتا ہے کہ خداوند تعالے نے او لامستم النساء یا چھوؤ عورتون کو مین لمس کے معنی مفصل کیون نفرمادیا کہ اس سے جماع مراد ہے یا ہاتہ سے چھونا مقصود ہے اور علی ہذا القیاس وامسحوا برؤسکم وارجلکم اور مسح کرو سرونکو اور پیرونکو کو بجملہ مفصلہ کیون نہ تعبیر کیا جس سے صاف معلوم ہوجاتا کہ ارجلکم روسکم پر عطف ہے یا وجوہکم پر اور یہہ اختلاف بین الایمۃ من اہل السنۃ والجماعۃ وبینہم وبین الشیعۃ نہ واقع ہوتا اور محل نزاع نہ ٹہرتا وامثال

هذه الهفوات السقطة والايرادات الواهية كما لا يخفى

ان بیہودہ باتون اور واہیات اعتراضون کے وزن سکات مین جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے

اب مولویصاحب جو یہہ لکھتے ہین کہ حدیثین جو حضرت ابن عباس سے اس باب
مین ہین اوسپر بہی جرح ہوچکی ہے کہ وہ اوسوقت تک پیدا ہی نہوئی تہی حضرت
انس کی حدیثون پر بہی قدح ہوچکی ہے کہ وہ مدینہ مین چار برس کے تہے
تو مین عرض کرتا ہون کہ اسمین کچہہ ضرر نہین اور وقوع شق القمر مین اس سے
کچہہ اختلال نہین لازم آسکتا مولوی عبد الحلیم صاحب نظم الدرر مین لکھتے ہین

ان انشقاق القمر کان قبل الھجرۃ بخمس سنین ولم یولد ابن عباس
بتحقیق انشقاق قمر پانچ برس قبل ہجرت کے تہا اور ابن عباس اوس

فی ذالک الزمان واما انس فکان فی المدینۃ بعد اربع سنین
زمانہ مین پیدا ہی نہوئے تہے اور انس پس مدینہ مین چار یا پانچ برس کے تہی

او خمس کذا قال القسطلانی فی شرح صحیح البخاری فکیف
ایسا ہی کہا ہے قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین پس

رویا حدیث شق القمر الجواب ما رویا انا رایناہ فکان روایتھما
کیونکر روایت کیا ان دونون نے حدیث شق القمر کو جواب یہہ ہے کہ نہین روایت کیا ان دونون

بالسمع من آخر ولا مضایقۃ فیہ قال الافندی فی شرح الشفاء
نے کہ ہم نے دیکہا اوسکو بس ہے روایت اون دونون کے ساتہہ سننے کے دوسرے سے اور

حدیث انس من مراسیل الصحابۃ وھو من مرجحات حدیث
اسمین کچہہ مضایقہ نہین کہا افندی نے شرح شفا مین حدیث انس کے مراسیل صحابہ سے ہے اور وہ مرجحات حدیث

ابن مسعود انتھی۔
ابن مسعود سے ہے انتہے۔

وفی السیف الماضی این روایت ایشان از مراسیل صحابہ است پس از شواہد
حدیث ابن مسعود خواہد بود ودر تقریب نواوی میگوید کہ۔

اما مرسل الصحابی کاخبارہ عن شیٔ فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مرسل صحابی مانند خبر دینے ایک شے سے کہ کیا اوسکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مولوی عبدالعلی صاحب

ونحوه مما يعلم انه لم يحضره لصغر سنه او تاخر اسلامه فحكم
یا مثل اسکے اوس سے کہ جانا گیا ہے کہ بباعث صغر سن کے وہ اوسمین حاضر نہین ہوا اور پیچھے
بصحته على المذهب الصحيح الذى قطع به الجمهور من اصحابنا
اسلام لایا پس حکم کیا گیا ہے ساتھ صحت اوسکے کے اوپر مذہب صحیح کے وہ کہ یقین کیا ہے
وغيرهم واطبق عليه المحدثون والمشترطون للصحيح القائلون
جمہور نے ہمارے اصحاب وغیرہ سے اور اتفاق کیا ہے اوپر اسکے اون محدثون نے کہ جو شرط لگانیوالے
بضعف المرسل انتهى وهكذا فى عامة الكتاب كما لا يخفى على
ہین واسطے صحیح کے اور کہنے والے ہین ساتھ ضعف مرسل کے انتہے اور ایسا ہی ہے عام کتابونمین جیسا کہ نہین پوشیدہ
اولى النهى والالباب -
ہے اوپر صاحبان عقل کے -

اب مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین پس جبکہ علمار مین بحث اسکے منصوص ومتواتر
ہونے پر ہو رہی ہے تو کفر کا اطلاق کرنا اوسکے انکار پر تحقیق سے بیخبری پر دلیل ہے
ایک بیخبری کی بات ہے کیونکہ محققین علمار مین اسکے نفس منصوص ومتواتر ہونے پر
بحث نہین ہے بلکہ اسکے طرق مین البتہ کلام واختلاف ہے اور وہ اصل مقصود کے
لئے کچھ مضر نہین صاحب السیف الماضی لکھتے ہین در فتح الباری از ابن عبد البر
نقل کردہ کہ حدیث شق قمر از جماعت کثیرہ صحابہ جلیل القدر مروی است واز ین صحابہ
جماعتے کثیر از تابعین واز ایشان گروہا گروہ از تبع تابعین روایت کردہ اند کہ
ہمین سان بمار سید ومویدا ینست آیتہ کریمہ
اقتربت الساعة وانشق القمر قریب ہوئی قیامت اور پھٹ گیا چاند -
پس نماند برائے استبعاد مستبعد عذری انتہی ودر تفسیر کبیر گفتہ کہ صحیح آنست کہ
حدیث شق قمر مشہور است انتہی وعلامہ عبد الوہاب بن سبکی گفتہ کہ حدیث انشقاق
قمر متواتر است انتہی واولی درجہ تواتر بعضے علمار چہار عدد نوشتہ اند چنانچہ
صاحب جامع الاصول از قاضی باقلانی نقل کردہ وصاحب توضیح الافکار در شرح

تنقیح الانظار بہمین معنی اشارہ نمودہ و امام تاج الدین سبکی در شرح مختصر ابن حاجب
و سید شریف در شرح مواقف و جلال الدین در رسالہ متواترات و شیخ عبدالحق دہلوی
در ترجمہ مشکوۃ شریف و صاحب تفسیر رحمانی و غیرہم صراحت نوشتہ اند کہ روایت
شق القمر متواتر است چنانچہ گذشت و نیز در فتح الباری نوشتہ کہ حنین استون
حنانہ و انشقاق قمر ہر دو بنقل مستفیض منقول اند کہ مفید قطع است نزد کسیکہ بر طرق
حدیث مطلع است انتہی اور یہہ اوپر ہی مین لکھا ہے کہ امام تاج الدین سبکی در شرح
مختصر ابن حاجب نوشتہ کہ بالفرض اگر ثبوت این معجزہ مقدسہ بتواتر طرق
حدیث تصور نگردیدہ شود تاہم فقط ناطق بودن قرآن کریم بر ثبوت و ظہور آن
برہان ساطع و دلیل قاطع کافی است تمسک تواتر طرق حدیث حاجتی نیست
انتہی پس اب اسکے نفس وقوع کے منکر کی تکفیر و تضلیل مین کیا محل کلام ہے
اور تحقیق دقیق سے بیخبری کیونکر ہے نظم اللآلی مین لکھا ہے۔

اعلم انہ قد مر ان حدیث شق القمر خبر مشہور او متواتر
جان تو کہ تحقیق گزر چکا کہ حدیث شق القمر کی خبر مشہور یا متواتر ہے
فعلی الاول منکرہ یضلل و علی الثانی یکفر و فیہ و فی الخلاصۃ
پس اوپر اول کے منکر اسکا گمراہ ہے اور اوپر ثانی کافر اور اوسی مین ہے
من رد حدیثا قال بعض مشایخنا یکفر و قال المتاخرون ان کان
اور خلاصہ مین ہے جو شخص کہ رد کرے کسی حدیث کو تو کہا ہی ہمارے بعض مشائخ نے کہ کافر ہو جاتا ہے
متواترا کفر اقول ہذا ہو الصحیح انتہی۔
اور کہا متاخرین نے اگر ہے متواتر تو کافر ہو جاویگا کہتا ہون کہ یہی صحیح ہے۔

اور مولوی نجف علی صاحب[۵] تذکرہ شق القمر مین لکھتے ہین اگر احدی از اہل اسلام
و فردے از ارباب ایمان با تمام فلاسفہ یا اغوای مغوی و اضلال گمراہی باتباع
انشقاق قمر زبان کشاید از دائرہ اسلام بیرون افتد و از احاطہ ایمان بدور
رود انتہی اب بعض مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ یہہ انشقاق قمر معجزات

[۵] یہہ ایک بزرگ قاضی زادہ قصبہ جہیر کے ہین اور یہہ رسالہ بحسب الحکم جناب نواب صاحب والی ملک معظم بنارس کے تالیف ہوا ہے ۱۲

مقترحہ سے نہین اور حدیثین جو اس بارے مین وارد ہوئی ہین وہ سب طبقہ رابعہ
وغیرہ کی ہین کہ بدون شواہد اونکا اعتبار نہین اور بصورت معتبر ہونے کے
بہی جو بعض روایتون مین —
سألوا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يريهم اية - وارد ہوا ہے
سوال کیا اون لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ دکہلاوین انکو کوئی معجزہ —
وہ مکرر ہے اور سے یہہ آیت خاصہ معینہ مراد لینا زبردستی ہے اور
پھر اگر آیات مقترحہ سے ہوتا تو اسکے وقوع کے بعد منکرین کو ہلاک ہو جانا چاہیے
تہا کما هو اقتضاء ايات المقترحة والاول ہم باطل کما لا یخفی تو مین
عرض کرونگا کہ اولاً تو نفس نص یعنی وان يروا اية يعرضوا ويقولوا سحر
مستمر سے اسکا معجزہ مقترحہ ہونا ثابت ہے —
لان المنكر لا ينكر عنادا والكافر لا ينسب الامر الخارق للعادة
کیونکہ منکر نہین انکار کرتا ہے از روے عناد کے اور کافر نہین نسبت کرتا ہی امر خلاف عادت کو
الى السحر الا اذا كان احد ادعى ان هذا الامر الخارق من
طرف جادو کے مگر جبکہ کوئی دعوی کرتا ہے کہ یہہ امر خلاف عادت میرے معجزات
معجزاتي او كراماتي هكذا في اظهار الحق -
یا کرامات سے ہے ایسا ہی ہے اظہار الحق مین —
اور ثانیاً بہت سے احادیث صحیحہ تو یہ بہی اسکی مثبت ہین —
منها ما روى البخاري من طريق مجاهد عن ابي معمر عن
بعض اون مین سے وہ ہے کہ روایت کیا بخاری نے طریق سے مجاہد کے ابی معمر سے
عبد الله بن مسعود قال انشق القمر ونحن مع النبي صلى الله عليه
اوس نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا پہٹ گیا چاند اور ہم لوگ ساتہ نبی صلی اللہ علیہ
واله وسلم فصار فرقتين فقال لنا اشهدوا واشهدوا وروي
و آلہ وسلم کے ہے پس ہوگیا دو ٹکڑے پس فرمایا ہم لوگون کو گواہ رہو گواہ رہو اور روایت کیا

من طریق ابراهیم عن ابی معمر عن ابن مسعود قال انشق القمر
طریق ابراہیم سے ابی معمر سے اونہون نے ابن مسعود رضہ سے کہا پھٹ گیا چاند
علی عهد رسول الله صلے الله علیه واله وسلم فرقتین فرقة
بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ٹکڑہ ایک ٹکڑہ
فوق الجبل وفرقة دونه فقال رسول الله صلی الله علیه
اوپر پہاڑ کے اور ایک نیچے اوسکے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اشهدوا وروی من طریق شیبان عن قتادة عن
وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور روایت کیا طریق شیبان سے قتادہ سے اوس نے
انس قال سال اهل مكة ان يريهم اية فاراهم انشقاق القمر
انس سے کہا سوال اہل مکہ نے یہہ کہ دکہلادین اونکو کوئی نشانی پس دکہلایا اونکو
وروی من طریق سعید عن قتادة عن انس رضی الله تعالی
پہٹ جانا چاندکا اور روایت کیا طریق سعید سے قتادہ سے اونہون نے انس رضہ سے کہا
عنه قال ان اهل مكة سالوا رسول الله صلے الله علیه و
کہ بتحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اله وسلم ان یریهم اية فاراهم انشقاق القمر وفی المشکوة
یہہ کہ دکہلادین اونکو کوئی نشانی پس دکہلایا اونکو پہٹ جانا چاند کا
عن انس قال ان اهل مكة سالوا رسول الله صلے الله علیه
اور مشکوة مین ہے انس رضہ سے کہا کہ بتحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
واله وسلم ان يريهم اية فاراهم القمر شقتين حتى راوا حراء
وآلہ وسلم سے یہہ کہ دکہلادین اونکو کوئی نشانی پس دکہلا دیا اونکو چاند دو ٹکڑہ یہانتک
بينهما متفق علیه ای رواه البخاری ومسلم قال فی النظم وتعقبه[۵]
کہ دیکہا اون لوگون نے حرا کو درمیان اون دونون ٹکڑونکے متفق علیہ یعنی روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے
بعض الكرماء فی الدرة المحمدیة بقوله اقول لیست جملة حتی
کہا بیچ نظم الدرر مین اور تعقب کیا اسکے بعض کرماء نے سیرت محمدیہ مین ساتہ قول اپنے کے یعنی ہے جملہ حتی

۵ التعقب پیچہا کرنا اور کسیکی غلطی نکالنا عبدالمجید منہ

راواحراء بینهما فی مسلم فتکون من افراد البخاری انتهی وروی مسلم
راو احرار بینہا مسلم مین پس ہو گی افراد بخاری سے اور روایت کیا مسلم نے
من طریق مجاهد عن ابی معمر عن عبد الله بن مسعود قال انشق
طریق مجاہد سے ابی معمر سے عبد اللہ بن مسعود سے کہا پھٹ گیا
القمر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بشقتین فقال رسول
چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ٹکڑے پس فرمایا رسول
الله صلی الله علیه وآله وسلم اشهدوا وروی من طریق ابراهیم عن ابی
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور روایت کیا طریق ابراہیم سے ابی
معمر عن عبد الله بن مسعود قال بینما نحن مع رسول الله صلی الله
معمر سے اونہون نے عبد اللہ بن مسعود سے کہا درمیان اسکے کہ ہم لوگ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ
علیه وآله وسلم بمنی اذا انفلق القمر فلقتین فکانت فلقة وراء الجبل
علیہ وآلہ وسلم کے منی مین تھے اچانک پھٹ گیا چاند دو ٹکڑے پس ہو گیا ایک ٹکڑہ پیچھے پہاڑ کے
ودونه فقال لنا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اشهدوا
ٹکڑہ نیچے اسکے پس فرمایا واسطے ہم لوگون کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو
من طریق اعمش عن ابراهیم عن ابی معمر عن ابن مسعود قال
روایت کیا طریق اعمش سے ابراہیم سے ابی معمر سے اونہون نے ابن مسعود سے کہا
شق القمر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فلقتین
پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو ٹکڑے
الجبل فلقة وکانت فلقة فوق الجبل فقال رسول الله صلی الله
پہاڑ کو ایک ٹکڑے نے اور تھا ایک ٹکڑہ اوپر پہاڑ کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
وسلم اللهم اشهد وروی من طریق شیبان عن قتادة
وسلم نے ای بار خدایا گواہ رہ اور روایت کیا طریق شیبان سے قتادہ سے
ان اهل مکة سالوا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
کہا کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

ان یریهم اٰیة فاراهم انشقاق القمر وروی الترمذی من طریق مجاهد
یہ کہ دکھلاوین اونکو کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو پھٹ جانا چاندکا اور روایت کیا ترمذی نے طریق مجاہد سے
عن ابی معمر عن ابن مسعود قال انشق القمر علی عهد رسول الله صلی الله
ابی معمر سے اونھون نے ابن مسعود سے کہا پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ
علیه واله وسلم فقال لنا النبی صلی الله علیه واله وسلم اشهدوا وقال هذا
علیہ وآلہ وسلم کے پس فرمایا واسطے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور کہا ترمذی نے
حدیث صحیح حسن وروی من طریق ابراهیم عن ابی معمر عن ابن
یہ حدیث صحیح حسن ہے اور روایت کیا طریق ابراہیم سے ابی معمر سے اونھون نے ابن
مسعود قال بینما نحن مع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بمنیٰ
مسعود سے کہا درمیان اسکے کہ ہم لوگ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منی بیچ تھے
فانشق القمر فلقتین فلقة من وراء الجبل وفلقة دونه فقال لنا رسول
پھٹ گیا چاند دو ٹکڑے ایک ٹکڑہ پیچھے پہاڑ کے اور ایک ٹکڑہ نیچے اوسکے پس فرمایا رسول
الله صلی الله علیه واله وسلم اشهدوا وقال هذا حدیث حسن
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو اور کہا یہ حدیث حسن ہے
روی عن ابن عمر قال انفلق القمر علی عهد رسول الله صلی
روایت کیا ابن عمر نے کہا پھٹ گیا چاند بیچ زمانہ رسول اللہ صلی
علیه واله وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اشهد
علیہ وآلہ وسلم کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گواہ رہو

وقال هذا حدیث حسن صحیح
اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

پس یہ سب شین خصوصاً جملہ اشهدوا صاف شهادت دیرہے ہین کہ انشقاق قمر معجزہ مقترحہ
تھا اور جو ہے فی الدر المنثور اخرج ابو نعیم فی الدلائل من طر
وہ کہ لایا اوسکو درمنثور مین نکالا ابو نعیم نے دلائل مین طر

والضحاك عن ابن عباس رضی الله عنه فی قوله اقتربت الساعة وانشق

اور ضحاک سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے اقتربت الساعة وانشق

القمر قال اجتمع المشرکون علی عهد رسول الله صلی الله علیه واله

القمر کے کہا جمع ہوئے مشرک سب بیچ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم منهم الولید بن المغیرة وابوجهل بن هشام والعاص بن وائل

وسلم کے بعض ان میں سے ولید بن مغیرہ اور ابوجہل بن ہشام اور عاص بن وائل

والعاص بن هشام والاسود بن عبد یغوث والاسود بن المطلب و

اور عاص بن ہشام اور اسود بن عبد یغوث اور اسود بن مطلب اور

ربیعة بن الاسود والنضر بن الحارث فقالوا للنبی صلی الله علیه واله

ربیعہ بن اسود اور نضر بن الحارث تھے پس کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم ان کنت صادقا فشق لنا القمر فرقتین نصفا علی ابی قبیس

وسلم سے اگر تم نبی ہو تو پھاڑ دو ہمارے لئے چاند کو دو ٹکڑے آدھا ابی قبیس پہاڑ پر اور

ونصفا علی قیقعان فقال لهم النبی صلی الله علیه واله وسلم ان فعلت

اور آدھا قیقعان پر پس فرمایا ان سبھوں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر کر دوں میں

تؤمنوا قالوا نعم وکانت لیلة بدر فسال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم

تو ایمان لاؤ گے تم کہا انہوں نے ہاں اور تھی رات چودھویں پس دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ربه ان یعطیه ما سالوا فامسی القمر قد مثل نصفا علی ابی قبیس

اپنے خدا سے کہ دیوے انکو وہ کہ سوال کیا انہوں نے پس ہو گیا چاند تحقیق مثل اسکے کہ آدھا اوپر ابی قبیس کے

ونصفا علی قیقعان ورسول الله صلی الله علیه واله وسلم ینادی یا ابا سلمة

اور آدھا اوپر قیقعان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارتے تھے یا ابا سلمہ

بن عبد الاسد والارقم بن الارقم اشهدوا وما روی البغوی عن انس بن

بن عبد الاسد اور ارقم بن ارقم گواہ رہیو اور وہ کہ روایت کیا بغوی نے انس بن

مالك ان اهل مکة سالوا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان یریهم

مالک سے کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کہ دکھلاویں ان کو

آیة فأراهم القمر شقتین رأوا حراء بینهما قال شیبان عن
کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو چاند دو ٹکڑے دیکھا اونہون نے حرا کو درمیان دونون ٹکڑون کے کہا شیبان نے
قتادة فأراهم انشقاق القمر مرتین انتهی وغیرهما
قتادہ سے پس دکھلایا اونکو پہٹ جانا چاند کا دو ٹکڑے انتہی اور غیر ان دونون کے
جنکو مولویصاحب نامعتبر سمجھتے تھے بشواہد ہا معتبر اور اوسکے موید ثبت ہو گئین
کما لا یخفی اب مولویصاحب جو یہ فرماتے ہین کہ ان احادیث و آیت مین لفظ
آیۃ نکرہ ہے اوس سے یہ آیت خاصہ معینہ مراد لینا زبردستی ہے تو مین عرض
کرتا ہون کہ قرآن شریف مین ان یروا آیۃ (اگر دیکھین کوئی نشانی) اور احادیث مین جملہ اشہدوا (گواہ رہو)
صاف اسکے تعین پر دلالت کر رہا ہے کما مر و لا یخفی علی من له ادنی حظ
(جیسا گذر گیا اور نہین پوشیدہ اوپر اوسکے کہ جسکو ادنی حصہ ہے) اور بخاری کا اپنے ترجمہ باب کو اس عنوان سے منعقد کرنا کہ

باب سوال المشرکین ان یریهم النبی صلی الله علیه وآله وسلم
باب سوال مشرکون کا یہ کہ دکھلا دین اونکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آیة فأراهم انشقاق القمر
کوئی نشانی پس دکھلایا اونکو پہٹ جانا چاند کا

اسی کا موید ہے اور امام نووی کے کلام سے بہی یہی ثابت ہوتا ہے چنانچہ شرح صحیح مسلم مین فرماتے ہین
ان هذا الانشقاق حصلت فی اللیل لقوم سألوها واقترحوا رؤیتها
تحقیق یہ پہٹنا حاصل ہوا رات کو واسطے اوس قوم کے کہ سوال کیا اونہون نے اسکا اور طلب کیا اوسکا دیکھنا

فلم ینتبه غیرهم لها
پس نہ خبردار ہوئے غیر اونکے واسطے اوسکے

اور ایسا ہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح بہی مدارج النبوة مین لکہتے ہین طلب کرد
کفار قریش از آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم آیتی را وگفتند که اگر توصادقی دو پاره
کن قمر را پس اشارت کرد آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم بقمر دو شق شد و دیدند جبل
حرا را درمیان و فرمود آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم اشهدوا اور پہر اوسی مین

چند سطرون کے بعد لکھتے ہین "و دیدن و نمودن نزد اہل حق در قدرت الٰہی است
ہر کرا خواہد بنماید و ہر کرا خواہد ننماید و مقصود نمودن بجماعت مخصوص بود کہ تحدی
کردہ بودند و درخواستہ بودند این آیت را از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آنہا را نمودند و دیگران را ننمودند و خود مسافران از اقطار آمدند و خبر دادند تمام عالم
را چہ درکار است اور صاحب تفسیر حسینی بھی لکھتے ہین کفار قریش از سید عالم معجزہ طلبیدند
و آنحضرت علیہ السلام برای ایشان ماہ را بدو نیم کرد بر وجہیکہ کوہ حرا در میان ہر دو
قطعہ قمر دیدند انتہی وھکذا فی عامۃ الکتاب کما لا یخفی علی اولی النہی والالباب
اب مولویصاحب جو یہ ارشاد کرتے ہین کہ اگر آیات مقترحہ سے ہوتا تو اسکے وقوع
کے بعد منکرین ہلاک ہوجاتے تو اسکی تحقیق علامہ ابو طاہر فتنی نے مجمع البحار مین
کر دیا ہے اور اس معجزہ کی تحقیق مین ایک تقریر لطیف لکھی ہے جسکا نقل کرنا مؤید
المرام و مثبتا للکلام مناسب مقام معلوم ہوتا ہے

وھو ھذا انشق القمر انکر حقیقتہ قوم ولا لتواتر لتوفر الدواعی
اور وہ یہ ہے پھٹ گیا چاند انکار کیا حقیقت کو اسکی ایک قوم نے اور اگر نہین تو متواتر ہوتا واسطے زیادتی داعی کے
لنقلہ لغرابتہ وعدم خفائہ لانہ محسوس والناس فیہ شرکاء
واسطے نقل اوسکی کے واسطے غرابت اوسکے اور نہ پوشیدہ رہنے اوسکے کے کیونکہ وہ محسوس ہے اور سب آدمی اوس مین برابر شریک ہین
واجیب بانہ کان لطلب قوم خاص لیلا واکثرھم فیہ نیام فی
اور جواب دیا گیا ہے باینطور کہ تہا واسطے طلب ایک قوم خاص کے رات کو اور اکثر لوگ اوسمین گھرون کے پردون مین
الابنیۃ والحجب والایقاظ البارزون فی الصحاری لھم مشاغیل
سوئے رہتے ہین اور جو لوگ باہر صحرا وغیرہ مین جاگتے رہتے ہین واسطے انکے بہت سی مشغولیان ہین
امر یکونوا رافعی رؤسھم وقد یقع الکسوف فلا یشعر بہ الناس
اپنے سرونکو بلند نہین کیے رہتے ہین اور کبھی واقع ہوتا ہے کسوف پس نہین خبردار ہوتے ہین ساتہ اوسکے لوگ
حتی یخبرھم الاحاد مع طول زمانہ وھذا انما کان لحظۃ من
یہان تک کہ خبر دیوے انکو کوئی باوجود دراز ہونے زمانہ اوسکے کے اور یہ شق القمر تو سوا اسکے نہین کہ ایک لحظہ بہر تہا ازرئے زمانی

و تزلزلت الارض فی بلدنا النهروان لیلة ولم یشعر به الا
اور ہل گئی زمین ہمارے شہر نہروان مین ایک رات اور نہ خبردار ہوئے ساتھ اوسکے مگر
الاحاد مع انه اغرب الغرائب فی هذه النواحی ک
کوئی کوئی باوجودیکہ یہ اغرب الغرائب ہے اس ملک مین
فان قلت ما جوابك عن قول بعض الفلاسفة ان الفلکیات
پس اگر کہے تو کیا ہے جواب تیرا قول سے بعض فلاسفہ کے کہ فلکیات
لا تقبل الخرق قلت بینت فساده فی شرح المواقف وشرح
نہین قبول کرتی ہے خرق کو کہونگا مین بیان کیا مینے فساد اسکا شرح مواقف مین
فاراهم القمر شقین بکسر شین ای نصفین وجی بیان فی
پس دکھلایا اونکو چاند دو شق بکسر شین ہے یعنی دو آدہا اور آتا ہے بیان
قوته وانما قال اشهدوا لانه معجزة عظیمة بش
قوت کے ساتھ اور سوا اسکے نہین کہ فرمایا گواہ رہو کیونکہ یہ معجزہ عظیمہ ہے
ای اشهدوا علی نبوتی ومعجزتی او احضروا وانظروا
یعنی گواہ رہو تم لوگ اوپر نبوت میری اور معجزہ میرے کے یا حاضر ہو اور دیکھو
القاضی اجمع المفسرون واهل السنة علی وقوعه قلت وفیه
قاضی عیاض اجماع کیا مفسرون اور اہل سنت نے اوپر واقع ہونے اوسکے کہتا ہون مین اور بیچ
نظر وقد قیل بانه سینشق عند مجی الساعة قوله اراهم
نظر ہے اور تحقیق کہا گیا ہے کہ تحقیق پہٹیگا بوقت آنے قیامت کے قول اونکا دکھلایا اونکو
القمر مرتین انشقاقه هو بدل اشتمال من القمر
چاند دو ٹکڑے یعنے پہٹ جانا اوسکا یہ بدل اشتمال ہے قمر سے
قوله مرتین ای فلقتین ولم یرد زمانین اذ لم یقع
قول اوسکا دو مرتبہ یعنی دو ٹکڑے اور نہین ارادہ کیا دو زمانہ اسواسطے کہ نہین واقع ہوا
الانشقاق الا مرة ن هو من امهات المعجزات رواه عدة
چاند کا پہٹنا مگر ایک ہی مرتبہ (نووی شرح مسلم) یہ بڑے معجزون مین سے ہے روایت کیا اسکو بہتون نے

من الصحابة وانكره بعض المبتدعة ولا اشترك في
صحابہ مین سے اور انکار کیا اسکا بعض بتدعین نے اور اگر نہین تو برابر شریک ہوتے
معرفته اهل الارض ومنع الملازمة فقد يقع في بعض
اسکے پہچاننے مین تمام زمین کے لوگ اور یہ ملازمت منع ہے پس تحقیق واقع ہوتا ہے بعض
الاحيان كسوف وشهب عظام وانوار طوالع ولا يحدث
وقتون مین گہن اور بڑے بڑے ٹوٹتے ستارے اور روشنیان طلوع اور ظاہر ہوا کرتی ہین اور
بها الا الاحاد وقد يكون القمر ح في منازل تظهر لبعض
اوسکو مگر کوئی کوئی اور ہو سکتا ہے کہ چاند اوسوقت ایسی منزل مین رہا ہو کہ بعض
الافق دون غيره كما يجد الكسوف اهل بلد دون غيره ط
افق مین ظاہر ہوا ہو اور بعض مین نہوا ہو جیسا کہ گہن کو ایک شہر والے پاتے ہین اور دوسرے نہین پاتے
واوله قوم بانه يكون يوم القيامة ولو وقع لتواتر واجيب
تاویل کی اوسکی ایک قوم نے یہ کہ دن قیامت کو ہوگا اور اگر واقع ہوتا تو البتہ متواتر ہوتا اور جواب دیا گیا
بان الموافق نقله وتواتر والمخالف ربما ذهل او حسب انه
اسطور کہ موافق نے تو نقل کیا اور بالتواتر اسکو ثابت کیا اور مخالف کو کبھی بھول ہی ہو جایا کرتا ہے یا اسکو
نحو الخسوف وانما كان لحظة ولو دام حتى تطلع الكافة
مثل گہن کے خیال کر لیا ہو اور سوا اسکے نہین کہ یہ تو ایک لحظہ تھا اور اگر برابر رہتا یہان تک کہ سب لوگ اسکو دیکھتے
ولم يومنوا لاهلكوا اذ جرت عادته تعالى بان الاية اذا كانت
اور پھر بھی نہ ایمان لاتے تو ہلاک کر دیئے جاتے اسواسطے کہ اللہ تعالی کی عادت اس طرح جاری ہے کہ جب کوئی معجزہ
محسوسة فمن يكفر بعد يعذب انتهى —
محسوس ہو اور پھر سب لوگ اوسکے بعد بھی کفر کرین تو عذاب کیے جاتے ہین | اور حاشیہ بخاری مین لکھا ہے
وقد انكر بعضهم هذا الخبر فقالوا لو كان له حقيقة لم يخف
اور تحقیق انکار کیا بعض اونکے نے اس خبر کا پس کہا اونہون نے اگر ہوتی واسطے اسکے کوئی حقیقت تو نہ پوشیدہ
امره على عوام الناس ولتواترت به الاخبار لانه امر
رہتا اوپر عوام لوگون کے ہو البتہ خبرین بطور تواتر کے منقول ہوتین کیونکہ یہ ا

محسوس مشاهد والناس فيه شركاء والنفوس دواع
محسوس اور مشاہد ہے اور سب آدمی اس مین برابر ہین اور نفس خواہشمند ہے
على نقل الامر الغريب والخبر العجيب ولو كان لذكر في الكتب
اوپر نقل کرنے امر غریب اور خبر عجیب کے اور اگر ہوتا تو البتہ کتابون مین ذکر کیا جاتا
ودون في الصحف ولكان اهل التنجيم والسير والتواريخ
اور صحیفون مین مدون ہوتا اور البتہ نجومی اور علماء سیر اور تواریخ
عارفين به اذلا يجوز اطباقهم على اغفاله مع جلالة شانه و
اسکو پہچانتے ہوتے کیونکہ ان سبھون کا غفلت پر متفق ہونا باوجود جلالت شان اور
جلاء امره الجواب ان الامر خارج عما ذهبوا اليه لانه شي
جلاء امر اسکی نہین جائز ہے جواب یہ ہے کہ حقیقت امر خارج ہے اوس سے کہ گئے وہ لوگ طرف اسکے کیونکہ یہ ایک شی تھی
طلبه قوم خاص من اهل مكة وكان ذلك ليلا واكثر الناس
کہ طلب کیا اوسکو ایک قوم خاص نے اہل مکہ سے اور تھا یہ رات کو اور اکثر لوگ
فيه نيام مستكنون بالحجب والابنية والايقاظ البارزون
رات کو مکانون اور پردون مین پوشیدہ سوئے رہا کرتے ہین اور جو لوگ باہر جگتے ہون کے
في الصحاري لهم مشاغيل عن ذلك وكيف ولم يكونوا رافعين
صحرا وغیرہ مین اونکے لئے اسکے سوا اور شغلین ہونگی کہ اوسمین مشغول ہونگے اور کیونکر سب دیکھتے کیونکہ اپنے سرون کو
رؤسهم الى السماء مترصدين مركز القمر من الفلك حتى اذا
آسمان کی طرف بلند کرکے فلک سے مرکز قمر کو ٹک نہ لگائے ہوئے تھے کہ جرم قمر مین پھٹنا
حدث بجرم القمر ما حدث من الانشقاق ابصروه وكثيرا ما يقع
وغیرہ جو کچھ حادث ہوتا اوسکو سب لوگ دیکھتے اور بہت ایسا ہوتا ہے
له الكسوف فلا يشعر به الناس حتى تخبرهم الاحاد منهم مع
کہ چاند مین گہن لگتا ہے اور لوگ نہین جانتے یہان تک کہ کوئی کوئی اون مین سے خبر دیتا ہے باوجود
طول زمانه وهذا انما كان في قدر اللحظة التي هي
دراز ہونے زمانہ اسکے کے اور یہ تو سوا اسکے نہین کہ بمقدار ایک لحظہ کے کہ وہ

مدرك البصر ولو دامت هذه الاية حتى يشترك فيها العامة
مدرک بصر ہی تہا اور اگر برابر رہتی یہ نشانی یہان تک کہ شریک ہوتے اسکے دیکھنے مین عام
والخاصة ثم لم يؤمنوا لاستؤصلوا بالهلاك فان من سنة
اور خاص پھر نہین ایمان لاتے تو البتہ ہلاک کرکے جڑ سے اوکھاڑ ڈالے جاتے کیونکہ طریقہ
الله تعالى في الامم التي قبلنا ان نبيهم كان اذا اتى باية عامة
اللہ تعالی کا اون امتون مین کہ جو ہمارے قبل تہین یہ تہا کہ جب نبی اونکا کوئی ایسی عام نشانی لاتا
يدركها الحس فلم يؤمنوا اهلكوا وخص هذه الامة بالرحمة
کہ جسکو سب لوگ دریافت کرلیتے اور پھر بہی نہ ایمان لاتے تو ہلاک کردیے جاتے اور خاص کیا اس امت کو ساتہ رحمت کے
فجعل اية نبيهم صلى الله عليه واله وسلم عقلية قال العيني
پس گردانا نشانی نبی کو اونکی درود اللہ کا اون پر اور اونکی آل پر اور سلام عقلیہ کہا عینی نے
اى لفظ فقال القوم هذا سحر ابن ابي كبشة فاسألوا السفار
یعنی لفظ پس کہا قوم نے یہ جادو ابن ابی کبشہ کا ہے پس پوچھو مسافرون سے
يقدمون عليكم فان كان مثل ما رايتم فقد صدق والا فهو
کہ آوین تمپر پس اگر ہے مثل اسکے کہ دیکھا تمنے تو پس سچ ہے اور اگر نہین تو
سحر فقدموا السفار فسالوهم فقالوا رايناه قد انشق ثم قال و
جادو ہے پس آئے مسافر لوگ پس پوچھا اونسے پس کہا اونہون نے دیکھا ہمنے چاند کو تحقیق پھٹ گیا پھر کہا اور
لا يلتفت الى اعتراض مخذول بانه لو كان هذا لم يخف على الارض
نہین التفات کیا جاویگا طرف اعتراض مخذول کے باینطور کہ اگر ہوتا یہ تو نہ پوشیدہ رہتا اوپر زمین کے
لامرين احدهما قد ذكرنا صحته قول السفار برؤية ذلك والاخر
دو سبب سے ایک تو وہی ہے کہ ذکر کیا ہمنے صحت مین اوسکی قول مسافرون کا ساتہ دیکھنے اسکے اور دوسرا
لم ينقل الينا عن اهل الارض انهم رصدوه تلك الليلة فلم يروه
نہین نقل کیا گیا طرف ہمارے اہل زمین سے کہ وہ لوگ اوس رات رصد لگائے ہوئے تہے پس نہینہ دیکھا اونہون نے
الشق ولو نقل الينا عمن لا يجوز نقله بشدتهم في الكذب لما
پہٹنا اور اگر منقول ہوتا طرف ہمارے اون لوگون سے کہ جنکی نقل مین جہوٹہ جائز نہین ہوسکتا ہے تو البتہ

كانت علينا حجة اذ ليس القمر في حد واحد لجميع اهل الارض فقد
ہم پر حجت ہوتی کیونکہ چاند تمام زمین والون کے لئے ایک ہی حد وحالت پر نہین ہے کیونکہ تحقیق
يطلع على قوم قبل ان يطلع على آخرين وقد يكون من قوم بقيد
طلوع ہوتا ہے ایک قوم پر قبل اسکے کہ طلوع ہووے دوسرون پر اور کبھی کسی قوم کے لئے اونکے
ما هو من مقابلهم من اقطار الارض او تحويل بين قوم وبينه
مقابلہ مین زمین کا کوئی ٹکڑہ یا درمیان اونکے بدلی یا پہاڑ بہی حائل
بسحاب او جبال ولهذا تحدث الكسوفات في بعض البلاد دون بعض
ہو سکتا ہے اور اسواسطے گہن بعض شہرون مین ہوتا ہے اور بعض مین نہین ہوتا
وفي بعضها جزئية وبعضها كلية وفي بعضها لا يعرفها الا المدعون لعلمها
اور بعض جزئیہ ہوتا ہے اور بعض مین کلیہ اور بعض مین نہین پہچان سکتے ہین اوسکو مگر فقط مدعی اوسکے علم
ذلك تقدير العزيز العليم انتهى والله اعلم بالصواب قال ابن عبد البر
یہ اندازہ غالب جاننے والے کا ہے انتہی واللہ اعلم بالصواب کہا ابن عبد البر
قد روى حديث انشقاق القمر عن جماعة كثيرة من الصحابة
نے تحقیق روایت کی گئی حدیث پھٹنے چاند کی بہت جماعت صحابہ سے
وروى ذلك عنهم امثالهم من التابعين ثم نقله عنهم الجم الغفير
اور روایت کیا ایسے ہی بہتون نے تابعین سے پھر نقل کیا اون سے جم غفیر نے
الى ان انتهى الينا وتايد بالاية الكريمة وفي المجمع قال القاضي اجمع
یہان تک کہ پہونچے ہم لوگون تک اور تائید ہوتی ہے اسکو ساتھ آیہ کریمہ کے اور مجمع البحار مین ہے کہا قاضی نے اجماع کیا
المفسرون على وقوعه قلت وفيه نظر وقد قيل بانه سينشق
مفسرون نے اسکے واقع ہونے پر کہتا ہون مین اور اس مین نظر ہے اور تحقیق کہا گیا کہ عنقریب پھٹیگا
عند مجي الساعة انتهى وفي المرقاة قال الزجاج زعم قوم عدلوا عن
بوقت آنے قیامت کے انتہی اور مرقاۃ مین ہے کہا زجاج نے گمان کیا اوس قوم نے کہ تجاوز کیا
القصد وما عليه اهل العلم ان تاويله ان القمر ينشق يوم القيامة
اونہون نے راہ توسط سے اور اوس سے کہ جس پر اہل علم مین کہ تاویل اوسکی یہ ہے کہ چاند پھٹیگا دن قیامت کو

والامر بیّن فی اللفظ بقوله تعالی وان یروا اٰیة یعرضوا و یقولوا
اور حالانکہ امر ظاہر ہے لفظ مین ساتھ قول اوس اللہ تعالی کے اور جب دیکھتے ہین کوئی نشانی پھر جاتے ہین اور کہتے ہین
سحر مستمر فکیف یکون هذا یوم القیامة انتهی لان الکفار لا یقولون
جادو ہے مضبوط پس کیونکر ہوگا دن قیامت کو انتہی کیونکہ کافر لوگ نہین کہین گے
ذلک یوم القیامة لمعات وهکذا قال فی مدارج النبوت ایضًا
دن قیامت کو ایسا ہی ہے لمعات مین اور ایسا ہی کہا ہے مدارج النبوت مین بہی
اب کوئی مولوی صاحب یا اونکے سننے سنانے کوئی پنڈت یا پادری صاحب اگر
یہ فرماوین کہ اگر ہم احادیث شق القمر کو مان لین اور اونکو مشہور یا متواتر ہی
تسلیم کرین تو بعض احادیث سے اوسکا وقوع مکہ مین سمجھا جاتا ہے اور بعضون
سے بمقام منیٰ مفہوم ہوتا ہے پس بنا بر اسکے یا تو اسکو دو واقعہ تصور کرین
یا حدیثون کو باخود ہا متعارض پاکر بموجب قاعدہ مسلمہ
اذا تعارضا تساقطا
جب ایک دوسرے مین متعارض ہوتے ہین تو دونون ساقط ہو جاتے ہین
کے جملہ احادیث مروّیہ کو ساقط عن الاعتبار سمجھین ور جیسے تم شکل اول کو باطل سمجھتے ہو (اور بعض روایات مین حملہ
فارا هم انشقاق القمر مرتین کما فی البغوی وغیره
پس دکھلایا اونکو پھٹنا چاند کا دو مرتبہ جیسا کہ بغوی وغیرہ مین ہے
وارد ہے تاویل کرتے اور یعنی شقتین بیان کرتے ہو
کما قال الافندی فی شرح الشفاء قال ابن القیم فی کتاب اغاثة
جیسا کہ کہا افندی نے شرح شفاء مین کہا ابن قیم نے کتاب اغاثة
اللهفان المرات یراد بها الافعال تارة والاعیان اخری واکثر
اللهفان مین مرات مراد لی جاتی ہے ساتھ اسکے کبھی افعال اور کبھی اعیان اور اکثر
ما یستعمل فی الافعال واما فی الاعیان فکقوله فی الحدیث انشق
استعمال کیا جاتا ہے افعال مین اور لیکن اعیان مین پس مانند قول اوسکے حدیث مین پھٹ گیا

لے یعنی تعدد بھی ... ۱۲

القمر مرتين اى فلقتين ولما خفى هذا على بعضهم من عمران

چاند دو مرتبہ یعنی دو ٹکڑے اور چونکہ پوشیدہ رہ گیا یہ اوپر بعض اونکے گمان کیا کہ

الانشقاق وقع مرتين انتهى ويحتمل ان يكون لفظ مرتين

پھٹنا دو مرتبہ واقع ہوا انتہی اور احتمال ہے یہ کہ ہو لفظ مرتین

متعلقا بالاراءة يعنى انه تعددت الاراءة فانه روى انه صلى الله

متعلق ساتھ اراءۃ کے یعنی متعدد ہوا دکھلانا کیونکہ روایت کی گئی ہے کہ تحقیق نبی

عليه واله وسلم اشار مرة الى قطعة وقال يا فلان يا فلان اشهد ثم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کیا ایک مرتبہ طرف ایک قطعہ کے اور فرمایا ای فلانے ای فلانے گواہ رہو

اشار الى قطعة اخرى مرة اخرى وقال اشهدوا كذا قيل هكذا فى نظم الدرر

پھر اشارہ کیا طرف دوسرے قطعہ کے اور فرمایا گواہ رہو ایسا ہی کہا گیا ہے ایسا ہی ہے نظم الدررین

ہم بہی بخیال تعارض احادیث مرویہ وبتصور قاعدہ مسلمہ تساقط کے ان سب کو ساقط کردین تو یہ کیونکر ثابت ہوگا اور پھر اس حالت مین اگر ہم اسکا انکار کر بیٹھیں تو کافر وضال کیونکر ہونگے تو ہم عرض کرینگے اس طرح سے کہ ان خدشات کے جواب ہمارے علما محققین بخوبی دے چکے ہین اور ان خطرات وشبہات کو جیسا چاہیے دفع وازالہ فرمائے ہین چنانچہ نظم الدررین بہی لکھتا ہے

فان قلت بعض الروايات المذكورة دلت على ان انشقاق

پس اگر کہے تو کہ بعض روایات مذکورہ دلالت کرتی ہین اوپر اس بات کے کہ انشقاق

القمر كان بمكة وبعضها ناطقة على انه كان بمنى وهذا عين

قمر تہا مکہ مین اور بعض روایتین ناطقہ ہین اسپر کہ وہ منی مین تہا اور یہ عین

التعدد قلت كان انشقاق القمر بمنى وابن مسعود الراوى هناك

تعدد ہے کہتا ہون مین تہا انشقاق قمر منی مین اور ابن مسعود راوی وہین تہا

كما نطق به الحديث السابع والثامن وغيرهما وما فى بعض الروايات

جیسا کہ گویا ہے ساتھ اسکے حدیث ساتوین اور آٹھوین وغیرہ ہما اور وہ جو بعض روایتوں مین

من لفظة مكة فلا ينافيه لان من كان بمنى فكانه بمكة ويحتمل
لفظ مکہ کی آئی ہے تو بس وہ اسکے منافی نہیں ہے کیونکہ جو منی مین تہا پس وہ گویا مکہ ہی مین تہا اور احتمال ہے
ان يكون ذكر مكة اشارة الى ان شق القمر كان قبل الهجرة
یہ بھی کہ ہو ذکر مکہ کا اشارہ طرف اس بات کے کہ شق القمر ہجرت کے قبل تہا
كما يومي اليه الحديث الخامس حيث قال فيه بمكة قبل مخرج
جیسا کہ اشارہ کرتی ہے طرف اسکے حدیث پانچوین اس حیثیت سے کہ کہا اوس مکہ مین پہلے نکلنے
النبي صلى الله عليه وآله وسلم كذا قال الزرقاني وغيره
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ایسا ہی کہا زرقانی وغیرہ نے
اب کوئی صاحب اگر یہ فرماوین کہ اچہا اگر ہم اسکو مان لین تو بعض روایتون سے
جو یہ ثابت ہوتا ہے کہ دیکہنے والون نے جبل حرا کو درمیان دو پارہ مشقوقہ قمر کے دیکہا
كما روى البغوي عن انس بن مالك ان اهل مكة سألوا رسول الله
جیسا کہ روایت کیا بغوی نے انس بن مالک سے کہ تحقیق اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ
صلى الله عليه وآله وسلم ان يريهم آية فأراهم القمر شقتين راوا حراء بينهما الخ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ کہ دکہلاوین اونکو کوئی نشانی پس دکہلایا اونکو چاند دو ٹکڑے دیکہا اونہون نے حرا کو درمیان
اور بعضون سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ایک پارہ کو جبل ابی قبیس اور ایک کو سویدا پر دیکہا
كما قال السيوطي في الدر المنثور شقه على ابي قبيس وشقه على
جیسا کہ کہا سیوطی نے در منثور مین ایک ٹکڑہ اوسکا اوپر ابی قبیس کے اور ایک ٹکڑہ اوسکا اوپر
السويداء اور بعضون سے فرقة على قعيقعان وفرقة على ابي قبيس
سویدا کے ایک ٹکڑہ قعیقعان پر اور ایک پارہ ابی قبیس پر
كما قال الكواشي مفہوم ہوتا ہے اور بعضون سے نصفا على الصفا
جیسا کہ کہا کواشی نے آدہا صفا پر
ونصفا على قعيقعان كما رواه ابو نعيم عن ابن عباس رضي الله عنهما
اور آدہا اوپر قعیقعان کے جیسا کہ روایت کیا اسکو ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

سمجھا جاتا ہے تو ان سبھون سے بہی وہی تعدد ثابت ہے یا تعارض بین الاحادیث ٹھہرتا ہے پھر اسکا
کیا جواب ہے تو مین عرض کرونگا کہ اسکا بہی کتاب بنیع جواب دیا گیا ہے چنانچہ نظم الدرر مین لکھا ہے
فان قلت ان بعض الروایات ناطقة علی انھم راوا جبل حراء بین
پس اگر کہے تو کہ بعض روایتین ناطق ہین اوپر اسکے کہ دیکھا اون لوگون نے حرا کو درمیان
شقتی القمر وبعضھا نطقت علی ان شقة منھما کانت علی ابی قبیس
دو پارہ چاند کے اور بعض روایتین ناطق ہین اوپر اسکے کہ ایک پارہ اونکا ابی قبیس پر
وشقه اخری علی السویداء وقنیقاع فلو لم یحمل هذه الاحادیث
اور دوسرا ایک پارہ سویدار و قنیقاع پر تھا پس اگر نہ حمل کی جاوین یہ احادیث
علی تکثر الازمنة ولم یؤمن بتعدد شق القمر لزم التعارض
اوپر تکثر ازمنہ کے اور نہ ایمان لایا جاوے ساتھ تعدد شق القمر کے تو لازم آویگا تعارض درمیان
بینھا قلت لا تعارض بینھا فان کل ناظر اخبر علی حسب رؤیته
ان احادیث کے کہتا ہون مین نہین تعارض درمیان انکے کیونکہ ہر دیکھنے والے نے خبر دیا اوپر حسب دیکھنے
وتخمینه وکان القمر فی تلك اللیلة فی وسط السماء بحذاء
اور تخمینہ اپنے کے اور تھا چاند اوس رات کو درمیان آسمان کے مقابل مین
حراء وغیرها من جبال مکة واماکن بعیدة وبعد الشق وقع
حرا و غیرہا کے مکہ کے پہاڑون اور اماکن بعیدہ سے اور بعد پھٹ جانے کے واقع ہوئی
تباعد کثیر بین الشقین لتبین هذه المعجزة بابین وجه فیحتمل
بہت دوری درمیان دونون ٹکڑون کے تاکہ ظاہر ہو یہ معجزہ ساتھ واضح تر وجہ کے پس احتمال ہے
انه کان الراوی فی منی علی جبل مرتفع بحیث رای من هناك
کہ رہا ہو راوی منی مین اوپر ایک بلند پہاڑ کے اس حیثیت سے کہ دیکھا ہو وہان لوگون نے
حرف جبل ابی قبیس واخبر ما اخبر وانه کان فی منی وعائن
کہ وہان پر تہے کنارہ پہاڑ ابی قبیس کا اور خبر دیا ہو جو خبر دیا یا یہ کہ وہ منی مین ہو اور دیکھا ہو
الشق ثم جاء بمکة ورای نصفه علی جبل ابی قبیس واخبر ما
پھٹ جانے کو پھر آیا ہو مکہ مین اور دیکھا ہو آدہا اوسکا اوپر پہاڑ ابی قبیس کے اور خبر دیا ہو جو

اخبر بکان انشقاقه قد استمر الی هذه المدة وقس علی هذا لذا قیل انتهی
خبر دیا اور انشقاق برابر اتنی مدت تک رہا اور قیاس کرلو اسی پر اور جگہونکو بھی ایسا ہی کہا گیا انتہی
اب کوئی صاحب اگر یہ کہین کہ اچھا ہمنے یہ سب مان لیا مگر یہ جو لوگ کہا کرتے ہین کہ ماہتاب کا ایک ٹکڑہ اپنی جگہہ پر رہا اور ایک پارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جیب مبارک مین داخل ہوکر آستین شریف سے نکل گیا تو یہ صریح محال و مستبعد معلوم ہوتا ہے تو مین عرض کرونگا کہ کوئی پادری یا پنڈت صاحب اگر یہ کہین گے تو مین اونسے یہ کہونگا کہ جب مینے اوپر بدلائل قویہ اسکو ثابت کردیا کہ اللہ جلشانہ اپنی مخلوقات مین ہر طرح سے تصرف ہوسکتا اور ہر محال عادیہ کو ممکن کرسکتا ہے تو اگر اسکو بھی ایسا ہی کر دیا ہو تو اس پر کیا قباحت عقلی اور کون شناعت عرفی پائی جاتی ہے اور کون استحالہ و استبعاد لازم آتا ہے کیا یہ حضرت موسی کے دریا چیرنے اور پتھر سے پانی نکالنے اور سورج کی لنگ کو پوجا کرنے اور برہما کو بید پڑہانے وغیرہ محالات عادیہ سے بھی بڑھکر ہے سچ ہے اپنی آنکھون کے شہتیر نظر نہین پڑتے اور دوسرونکا تنکا دیکھنے کو چار آنکھین ہوجاتی ہین اور حضرات مسلمین کی خدمات شریف مین عرض کرونگا کہ یہ قصہ محض بے اصل ہے اسکا کچھ اعتبار نہین جیسا کہ جمل حاشیہ جلالین اور مواہب و مدارج مین لکھا ہے اور مولوی عبد الحلیم صاحب بھی نظم الدرر مین فرماتے ہین

وما یذکرہ بعض القصاص من ان شقة من القمر نزلت ودخلت
اور وہ کہ ذکر کیا اوسکو بعض قصہ گویون نے کہ ایک ٹکڑا چاند سے اوترا اور داخل ہوا
فی جیب النبی صلی الله علیه واله وسلم وخرجت من کمه الشریف
جیب مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نکل گیا آپ کی آستین شریف سے
لا اصل له نقله الشیخ بدر الدین الزرکشی من شیخه عماد
اسکی کوئی اصل نہین نقل کیا اسکو شیخ بدر الدین زرکشی نے اپنی شیخ عماد
بن کثیر کذا فی المواهب اللدنیة انتهی
بن کثیر سے ایسا ہی مواہب اللدنیہ مین ہے انتہی

اب پادری عماد الدین صاحب جو اپنے نغمہ طنبوری مین غن غن غناتے ہین کہ آیۃ اقتربت الساعۃ وانشق القمر مین دو فعل ماضی کے اجتماع سے بتحذیف اذا استقبال کے معنی ہو گئے اسکے سوا لفظ الساعۃ قرآن مین الف لام کے ساتھ عین دن قیامت کے معنی دیتا ہے اسلئے مفسرون کے درمیان وقوع و عدم وقوع مین اختلاف پڑ گیا ہے تو اولاً مین یہ کہتا ہون کہ پہلے پادری صاحب بھلا کوئی ایسا قاعدہ تو نکالدین کہ جہان جہان اجتماع دو فعل ماضی کا ہوا کرے وہان اذا حذف ہو جاوے اور وہ ماضی بمعنی مستقبل ہو جایا کرے افسوس کہ پادری صاحب حسب زعم خود بتقدیر حذف اذا ماضی کو مستقبل بناتے ہین اور حال یہ ہے کہ بصورت موجود رہنے اذا کے بھی ماضی ماضی ہی رہتا ہے کما فی قولہ تعالی حتی اذا بلغ بین السدین وجد من دونھما قوما وقال حتی اذا ساوی بین الصدفین قال انفخوا وقال حتی اذا جعلہ نارا قال اتونی افرغ علیہ قطرا وثانیاً بصورت تسلیم بھی یہ معنی مجازی ہو گئے اور رجوع الی المجاز بصورت درستگی معنی حقیقی ہرگز جائز نہین کما لا یخفی اور پادری صاحب جو برسبیل ترقی یہ لکھتے ہین اسکے سوا لفظ الساعۃ قرآن مین الف لام کے ساتھ عین دن قیامت کے معنی دیتا ہے ایک جملہ بمعنی و تقریر مہمل ہے کیونکہ کوئی مسلمان اسکا منکر نہین پس اسنے پادری صاحب کو کیا فائدہ بخشا ہیچ ہے تبدیل ملت سے قطع نظر زوال ایمان کے لیاقت مکتسبہ وغیرہ مین بھی کچھ دھبا لگ جایا کرتا ہے اور رسالہ وجہۃ الایمان مین (جسکو کسی عیسائی نے ایک فرضی یوسف علی و عبد المسیح کے نام سے تالیف کرکے لودھیانہ کے مشن پریس مین ۱۸۷۶ء مین نارتھ انڈیا ٹریکٹ سوسائٹی کے اہتمام سے چھپوایا ہے) مین جو لکھا ہے کہ اگر یہ بات سچ بھی ہو کہ ماہتاب دوپارہ کیا گیا تھا تو بھی اوس سے محمد کی فضیلت نہین نکلتی ہے کیونکہ قرآن کی رو سے یہ معجزہ محمد سے صادر ہوتا نظر نہین آتا جیسا کہ سورۂ قمر مین لکھا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر یعنی پاس آلگی وہ گھڑی اور پھٹ گیا چاند

پس لحاظ کیجئے کہ اس مقام مین محمدؐ کا کچھ نام ونشان نہین ہے اسکے علاوہ کئی مفسرون
نے جیسا کہ صاحب کشاف اور بیضاوی نے اس مقام کی تفسیر یون کی ہے وہ تنبیہ
اور پیشین گوئی واسطے روز حشر کی ہے کیونکہ اُس دن سے آگے ماہتاب دوپارہ کیا جاویگا
دوسرا جواب یہ ہے کہ چاند دوپارہ ہوا یا پھٹ گیا اسپر کوئی دلیل نہین ایسا معجزہ
کہ جسکی معجوبیت مین مطلق اندیشہ نہین ہے اگر واقع ہوتا پر نشتہر اوسکی ایک ولایت
مین کیا معنی رکھتی ہے بلکہ سارے جہان مین مشہور ہوتے اور سب جگہ پر لوگ اوسکی
گواہی دیتے لیکن برعکس اسکے یہ ماجرا عجیب فقط اہل اسلام مین مشہور ہوا اور
کسی دوسری قوم مین نہین انتہی تو اولاً مین یہ کہتا ہون کہ شاید ان حضرت نے
قرآن شریف کو کبھی دیکھا نہین کیونکہ اوس مین اسی آیت کے بعد یہ لکھا ہوا ہے
وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر وثانیاً یہ عرض کرتا ہون کہ دیکھئے
خود بیضاوی اور کشاف ہی مین (جنسے یہ حضرت استدلال کرتے ہین) لکھا ہے
روی ان الکفار سالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایۃ
روایت کی گئی ہے کہ تحقیق کافرون نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی معجزہ
فانشق القمر وقیل معناہ سینشق القمر یوم القیامۃ ولو ید الاول
پس پھٹ گیا چاند اور کہا گیا ہے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ عنقریب پھٹیگا چاند دن قیامت کے اور تائید کرتا ہے اول کو
انہ قری وقد انشق القمر ای اقتربت الساعۃ وقد حصل من ایات
یہ کہ پڑھا گیا ہے اور تحقیق پھٹ گیا چاند یعنی قریب ہوئی قیامت اور حاصل ہوا نشانیون سے
اقترابہا انشقاق القمر وقولہ وان یروا ایۃ یعرضوا عن تاملہا
اوسکے نزدیک پھٹ جانا چاند کا اور قول اوسکا اور جب دیکھتے ہین کوئی نشانی تو پھر جاتے ہین اوسمین فکر کرنے سے
والایمان بہا ویقولوا سحر مستمر مطرد وھو یدل علی انہ را وا
اور اوسپر ایمان لانے سے اور کہتے ہین جادو مضبوط اور یہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ انہون نے دیکھتے
قبلہ ایات اخری مترادفۃ ومعجزات متتابعۃ حتی قالوا ذلک
قبل اسکے بہت سی نشانیان یکی با دیگرے اور معجزات پے در پے یہان تک کہ کہا اونہون نے یہ
انتھی اور شیخ زادہ نے حاشیہ بیضاوی مین لکھا ہے عن ابن مسعود رضہ
انتہی روایت ہے ابن مسعود رضہ سے

انه قال ما وعد الله رسوله من اشراط الساعة كلها قد مضى
کہ تحقیق اونہون نے کہا کہ جو اللہ نے اپنے رسول کو قیامت کی نشانیون کا وعدہ کیا تہا سب گذر گئین
الا اربعة طلوع الشمس من مغربها ودابة الارض وخروج الدجال
مگر چار نکلنا آفتاب کا پچہم سے اور دابة الارض اور نکلنا دجال کا
وخروج یاجوج وماجوج انتہی اور کشاف مین ہے وعن بعض الناس
اور نکلنا یاجوج اور ماجوج کا انتہی اور روایت ہے بعض آدمیون سے
ان معناه ینشق یوم القیامة وقوله وان یروا ایة یعرضوا ویقولوا
کہ تحقیق معنی اوسکے یہ ہین کہ پہٹ جاویگا دن قیامت کو اور قول اوسکا وان یروا
سحر مستمر یرده وکفی به رادا قرءة حذیفة وقد انشق القمر
رد کرتا ہے اور کافی انکار کرنے والا پڑہنا حذیفہ وقد انشق القمر
ای اقتربت الساعة وقد حصل من ایات اقترابها ان القمر قد
یعنی قریب ہوئی قیامت اور تحقیق حاصل ہوا اوسکے قریب ہونے کی نشانیون سے یہ کہ تحقیق پہٹ گیا
انشق کما تقول اقبل الامیر وقد جاء البشیر لقدومه وعن
چاند جیساکہ تم کہتے ہو آیا امیر اور تحقیق آیا خوشخبری دینے والا اوسکے آنے کی اور
حذیفة انه خطب بالمدائن ثم قال الا ان الساعة قد اقتربت
مروی ہے حذیفہ سے کہ اونہون نے خطبہ پڑہا مدائن مین پہر کہا کہ خبردار ہو کہ قیامت قریب ہوئی
وان القمر قد انشق علی عهد نبیکم انتہی اور تفسیر فتح البیان مین ہے
اور تحقیق چاند تمہارے نبی کے زمانہ مین پہٹ گیا انتہی
قال الزمخشری وفی هذه الایة اعظم دلیل علی ان الانشقاق قد
کہا زمخشری نے اور اس آیت مین بہت بڑی دلیل ہے اوپر اس بات کے کہ انشقاق تہا
کان فی زمن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کما قررناه سابقا
زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جیساکہ ہم پہلے ثابت کر چکے
انتہی اور تفسیر نیشاپوری مین ہے انه تعالی جعل انشقاق القمر
انتہی تحقیق اللہ تعالی نے گردانا چاند کے پہٹ جانے کو

ایة من الایات لرسوله ولو کانت مجرد علامة القیامة
ایک نشانی نشانیون مین سے واسطے رسول اپنے کے اور اگر ہوتی فقط علامت قیامت کی
لم یکن له اعجاز کما لم یکن خروج دابة الارض وطلوع الشمس
تو نہ ہوتا واسطے رسول کے اعجاز جیسا کہ نہین ہے نکلنا دابة الارض کا اور نکلنا سورج کا
من مغربها وغیرهما معجزات له نعم کلها مشترکة
پچھم سے وغیرہما معجزہ واسطے رسول اللہ کے ہان یہ سب مشترک
فی نوع اخر من الاعجاز وهو الاخبار عن الغیب انتهی
ایک دوسری طرح کے اعجاز مین یعنی غیب کی خبر دیتے ہین انتہی
وثانیاً یہ بہی سنائے دیتا ہون کہ درحقیقت یہ پادری فانڈر صاحب کی بے سمجھی بوجھی
تقریر کا عصارہ ہے جسکا جواب صاحب استفسار[له] نے بخوبی دیدیا ہے لیکن
چونکہ شاید ان پادری صاحب کو اب تک اسکی خبر نہین یا پادریصاحب مرحوم کی
روح خوش کرنے کے لئے جان کرانجان ہوئے جاتے ہین اوسکا نقل کرنا بہی یہان
فائدہ سے خالی نہین لہذا بعینہ مین اوسکو نقل کئے دیتا ہون وهو[٥ـه] هذا قوله
صفحہ ۲۳۹ سطر ۹ نہایت بعض اوقات محمدیان آیت سورة القمر را
چنانکہ اقتربت الساعة وانشق القمر الی قوله دلیل آوردہ میخواہند کہ
از آیت مزبور معجزہ محمد صلعم ثابت کنند باوجودیکہ ازمعنی خود آیت معلوم ویقین
نمیگردد کہ بمحمد نسبت داشتہ باشد بلکہ موافق قاعدہ تفسیر صحیح معنی آیت بروز
قیامت منسوب است الی قوله قاضی بیضاوی وغیرہ کلمات اقتربت
الساعة بمعنی روز قیامت تفسیر نمودہ ونسبت دادہ میگویند کہ یکی از علامات
روز قیامت موافق مضمون این آیت اینست کہ ماہ شگافتہ خواہد شد
جواب یہ جو پادریصاحب نے کہا کہ موافق قاعدہ تفسیر کے یہ خبر قیامت کی معلوم
ہوتی ہے سو محض غلط کہا اسلئے کہ اوسکے بعد والی آیت یہ ہے ان یروا
ایة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یعنی نا انصاف بے دینون کا یہ حال ہے

[له] مراد مولوی آل حسن صاحب
[٥ـه] قول پادری فانڈر صاحب ۱۲ منہ

کہ اگر دیکھتے ہین کوئی معجزہ تو کہتے ہین کہ یہ تو جادو ہے کہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے پس قاعدہ تفسیر کا مقتضی ہماری مطلب کی صحت کو ہے نہ کہ پادریصاحب کے اور بعد اسکے جو اس سورہ مین قیامت کا ذکر کیا تو اسکی تمہید کے لیئے اس معجزہ کو ذکر کیا ورنہ اسکے ذکر کی کچھہ حاجت نہ تھی یعنی قیامت سے بے دین لوگ جو منکر ہین تو اپنے انکار کے وجہون مین بعضی یہ بہی کہتے ہین کہ قیامت مستلزم ہے اجرام علویہ کی خرابی کے اور اجرام علویہ کا خراب ہونا یعنی ٹوٹ پہوٹ جانا محال ہے پس قیامت بہی محال ہے اسواسطے شروع سورہ مین شق القمر کے معجزہ کا ذکر کیا یعنی استدلال اور استبعاد عقلی ماخوذ ہوتا ہے بدیہیات سے اور جبکہ بداہتہ عقل گواہی دیتی ہے کہ ٹوٹنا اجرام علویہ کا محال نہین ہے تو نظر اور فکر کی حاجت درباب اوسکے استحالہ اور عدم استحالہ کے کیا رہی پس معنی آیت کے یہ ہین کہ دور آخر الزمان کا پہونچا اور قیامت پاس آلگی اور چاند بہی پہٹ چکا یعنی وہ اصل فاسد امتناع خرق والتیام اجرام علویہ کا ببداہتہ عقل باطل ہو چکا اب اوسکے آنے مین ویسے شبہات واہیہ نکیا کرو اور یہ جو پادریصاحب نے لکہا ہے کہ بیضاوی والے اور اور مفسرون نے اس آیت کو بمعنی سینشق القمر لکہا ہے یعنے آگے چل کر چاند پہٹیگا سو پادریصاحب نے خود مغالطہ کہایا ہے یا یہ کہ مغالطہ دینے کے لئے یہ تقریر انہون نے لکہی ہے اسلئے کہ کسی مفسر معتمد علیہ نے جن کی کتابین متداول اور مستند ہین اور جنکی جلالت شان اور وثاقت حال بکمال شہرت سے ثابت ہے اپنا مذہب یا اپنی تحقیق اس طرح پر نہین لکہی ہے کہ انشق القمر اس جگہہ بمعنی سینشق القمر بلکہ جسنے لکہا ہے بلاذکر نام قائل یون لکہا ہے کہ بعضی ایسا کہتے ہین اور اوسکے قول کو پھر رد بہی کیا ہے لیکن بیضاوی والے نے بطور اپنی تفسیر کے دستور کے اوس قول کو رد تو کیا مگر رد کی تقریر شد و مد سے نہین لکہی بخلاف اور تفسیرون کے چنانچہ تفسیر کبیر مین لکہا ہے کہ یہ سخن یعنی انشق القمر کو بمعنی سینشق القمر

کہنا اونہین لوگونکا قول ہے جنپر مسائل طبیعیات ارسطو کے غالب آگئے ہین
اور اسلام اونکا صرف برای نام ہے کسی صحابی یا عالم تابعی یا تبع تابعی جلیل
القدر یا کسی مجتہد کا یہ قول نہین ہے کہ انشق القمر بمعنی سینشق القمر ہے
اصل حقیقت یہ ہے کہ اکناف عالم مین اسلام کے پہیلنے کے سبب سے بہت لوگ
طبعًا ظاہر مین مسلمان اور باطن مین دشمن پیغمبر خدا کے ہوئے ہین خصوصًا
مجوسی لوگ چنانچہ خود اونہین کے پیغمبر چہار دہم ساسان نخستین نے خبر دی ہے
پس جب تک کسی عالم کی حقیقت حال بکمال وضوح نہ معلوم ہو اور اوسی کے
بات کے کئی شواہد اور متابعات بہم نہ پہونچین تب تک ہر ایک طرح کی بات
اوسکی قابل سننے کے نہین ہے اور جیسا کہ ڈاکٹر ٹسٹلر صاحب نے لب التواریخ
کے دفتر اول کے پینتالیسوین باب کے چوتہی فصل مین لکہا کہ ابتدا مین اون
قابل شخصون کے سبب سے بہی جنہون نے قصد کیا کہ احکام دین مسیح کو گبرون
کے حکماء کے حکمت سے تطبیق دین مسیحی کلیسیا نے بہت ضرر اوٹہایا بعضی علماء
اسلام بہی اسی بلا مین پڑے اور ببتو دائی لتتبعن من کان قبلکم کے حکماء
پارس اور یونان کے پچہلے مذہب کے موافق جسکا رواج بہت ہو گیا تہا
حتی الوسع آیات قرآنی اور احادیث مصطفویہ کے ہیر پہار کی تاویلین
کین پس کسی اگلے شخص نے انشق القمر کے مضمون کو خلاف مسئلہ حکمت
مشہورہ یونانیون اور گبرون کے دیکہا اوسکی توجیہ کی اور انشقاق اور
انفطار جو قیامت کو ہونے والا تہا اوسکو محمول تجویز کر کے کہنے لگے کہ یہ
اشارہ ہے مصیبت عظمی اور داہیہ کبری کے واقع ہونے کا جیسا کہ اکثر مسیحی
حضرت عیسی کی اوس بات کو کہ آسمان کے تارے جہڑ پڑینگے اور قوۃ فلکی
بودی ہو جاے گی اور چاند سورج بے نور ہو جاینگے بعضے جنہون سے تاویل
کر کے کہتے ہین کہ اشارہ ہے ایک بڑی مصیبت سے جسکا ظہور بعد واقعہ
صلیب کے پچاس برس گذرنے پر طیطوس رومی کے ہاتہہ سے اورشلیم پر ہوا

بالجملہ ہر ایک مستور الحال کے کچھ کہنے سے قرآن اور حدیث کے لفظی معنی نہین بدل سکتے ہین اور اگر کسی کے اپنی فہم ناقص کے موافق خدا کے کلام کی تاویل بیجا کرنے سے اصل مطلب مین فتور آتا ہو تو چاہیئے کہ رومن کاتھلک اور پوپون کی باتون سے جو انجیل کے معنی اپنے طور پر کہا اور پھیرا کرتے ہین اصل دین مسیحی یا انجیل مین خلل آجاوے حالانکہ آپ لوگ کہتے ہین کہ کچھ خلل نہین آیا اسی طرح جسنے انشق القمر کے معنی سینشق القمر ٹھہرائے اوسکے ٹھہرانے سے انشق کے لفظ کے معنی نہین بدل جاسکتے وہ جس طرح پر ہین اوسی طرح پر ہین بالجملہ جس طرح معجزہ شق القمر کا صادر ہونا حضرت خاتم النبئین سے ثابت ہے اوس طرح معجزہ توقف شمس وسط السماء مین چار پہر تک حضرت یوشع سے اور معجزہ رد الشمس دس درجہ تک حضرت اشعیا سے اور تاریک ہو جانا آفتاب کا حضرت عیسی کی صلیب کے وقت انتہی ورابعًا اب ایک تقریر لطیف اظہار الحق مؤلفہ مولوی رحمۃ اللہ صاحب سے نقل کرتا ہون جس سے پادری فانڈر صاحب کی کارستانیان اور اونکے بعد اونکے تبعین خصوصًا صاحب وجہۃ الایمان و پادری عماد الدین وغیرہما کی چالاکیان ظاہر ہو جائین اور ان حضرتون کی سب قلعیان کھل جاتی ہین

وهو هذا و قال صاحب[1] ميزان الحق في النسخة المطبوعة

اور وہ یہ ہے اور کہا مؤلف میزان الحق نے اوس نسخہ مین جو چھاپی گئی

سنہ ۱۸۴۳ء في مرزاپور (معنى الاية على قاعدة التفسير

سنہ ۱۸۴۳ء مین مرزاپور مین معنی آیت کے اوپر قاعدہ تفسیر کے

منسوب الى يوم القيامة لان لفظ الساعة المعرف

منسوب ہے طرف دن قیامت کے کیونکہ لفظ ساعۃ معرف ہے

[1] پادری فانڈر صاحب ۱۲ منہ

باللام قصد منه الساعة المعلومة والوقت المعلوم اعنی القیامة
ساتھ الف لام کے قصد کیا جاتا ہے اوس سے ساعۃ معلومہ اور وقت معلوم کے یعنی قیامت
کما ان ھذا اللفظ جاء بھذا المعنی فی الایات التی ھی فی اخر ھذہ
جیسا کہ یہ لفظ آیا ہے ساتھ اسی معنی کے اون آیتون مین کہ جو اسی سورہ کے آخر
السورۃ ولاجل ذلک فسر بعض المفسرین منھم القاضی
مین ہین اور اسی واسطے تفسیر کیا بعض مفسرون نے اون مین سے قاضی
البیضاوی وغیرہ لفظ الساعۃ بمعنی القیامۃ وقالوا ان من
بیضاوی وغیرہ نے لفظ ساعت کو بمعنی قیامت کے اور کہا اون لوگون نے
علامات یوم القیامۃ بحکم ھذہ الایۃ ھذہ العلامۃ
علامات دن قیامت سے بحکم اس آیت کے یہ علامت بھی ہے
ایضا ان القمر سینشق انتھی) کلامہ فادعی امرین
کہ چاند پھٹے گا تمام ہوا کلام اوسکا پس دعوی کیا اوسنے دو امر کا
الاول ان الصحیح علی قاعدۃ التفسیر ان یکون انشق
اول یہ کہ صحیح اوپر قاعدہ تفسیر کے یہ ہے کہ ہو انشق
بمعنی سینشق والثانی ان بعض المفسرین منھم القاضی
بمعنی سینشق کے اور دوسرے یہ کہ بعض مفسرین اون مین سے قاضی
البیضاوی وغیرہ فسروہ ھکذا وکلاھما غلطان
بیضاوی وغیرہ نے تفسیر کیا اس آیت کی ایسے ہی اور یہ دونون غلط ہین
اما الاول فلان انشق صیغۃ ماض وحملہ علی معنی
لیکن اول پس اسواسطے کہ انشق صیغہ ماضی کا ہے اور حمل کرنا اوسکا اوپر معنی
سینشق مجاز ولا یصار الی المجاز ما لم یتعذر الحمل علی
سینشق کے مجاز ہے اور نہین پھیرا جاتا ہے طرف مجاز کے تا وقتیکہ نہ متعذر ہو حمل اوپر

الحقيقة وههنا لم يتعذر بل يجب الحمل على معناه
حقیقت کے اور یہان نہین متعذر ہے بلکہ واجب ہے حمل کرنا اوپر معنی حقیقی اوسکے کے
كما عرفت آنفا واما الثانی فلانہ بہتان صرف علی البیضاوی
جیساکہ پہچانا تونے ابہی اور لیکن ثانی پس اسواسطے کہ بہتان صرف ہے اوپر بیضاوی کے
وهو ما فسر انشق بسینشق بل فسر بمعناه الماضی لکنه
کیونکہ اوسنے نہین تفسیر کیا انشق کو بمعنی سینشق کے بلکہ تفسیر کیا بمعنی ماضی کے لیکن بعد
بعد ما فسر علی مختاره نقل قول البعض بصیغة التمریض
اسکے کہ تفسیر کیا اوپر مختار اپنے کے نقل کیا قول بعض کو ساتھ صیغہ تمریض کے
ثم رد قوله فهذ القول مردود عنده ولما اعترض صاحب
پھر رد کیا قول اوسی بعض کو پس یہ قول مردود ہے نزدیک اوسکے اور جبکہ اعتراض کیا صاحب
الاستفسار علی مؤلف المیزان علی العبارة المذکورة وقال
استفسار نے اوپر مؤلف میزان کے اوپر اسی عبارۃ مذکورہ کے اور کہا
(ان القسیس اما غالط او مغلط للعوام) تنبه المؤلف
کہ پادری یا تو غلطی کرنے والا ہے یا عوام کو غلطی مین ڈالنے والا ہے تو خبردار ہوا مؤلف
المذکور وغیر هذه العبارة فی النسخة الجدیدة الفارسیة
مذکور اور بدل ڈالا اس عبارت کو نسخہ جدیدہ فارسیہ مین
المطبوعة سنه ۱۸۴۹ ونسخة اردو المطبوعة سنه ۱۸۵۰ وقال لفظ
جو چھاپا گیا سنہ ۱۸۴۹ع مین اور نسخہ اردو مین جو چھاپا گیا سنہ ۱۸۵۰ع مین اور کہا لفظ
الساعة المعرف باللام فی حالة الافراد جاء فی كل موضع من
الساعہ معرف باللام حالت افراد مین آیا ہے ہر مقام پر قرآن
القرآن بمعنی یوم القیمة وجملة انشق القمر بسبب واو العطف
مین بمعنی دن قیامت کے اور جملہ انشق القمر بسبب واو عطف کے

الحقت بجملة اقتربت الساعة وتوجد فی کل من الجملتين
لاحق ہوگیا ساتھ جملہ اقتربت الساعۃ کے اور پایا جاتا ہے ان دونون جملون مین
صيغة الماضی فکما ان الفعل الاول اقتربت بمعنی المستقبل
صیغہ ماضی کا پس جیسے کہ فعل اول اقتربت بمعنی مستقبل کے ہے
یعنی سیجیئ یوم القیامة فکذا الفعل الثانی انشق ایضا
یعنی آوسے گی دن قیامت کے پس ایسے ہی فعل ثانی انشق بھی
بمعنی سینشق یعنی اذا جاء یوم القیامة ینشق القمر و
بمعنی سینشق کے ہے یعنی جب آوسے گی قیامت تو پھٹ جاویگا چاند اور
بعض العلماء المفسرین ایضا فسروا هکذا مثلا الزمخشری
بعض علماء مفسرین نے بھی تفسیر کی اس آیت کی ایسے ہی مثلا زمخشری
والبیضاوی وان اعتقدا فی تفسیرهما ان هذه الاية معجزة
اور بیضاوی اگرچہ معتقد ہوئے ہین دونون اپنی اپنی تفسیر مین کہ یہ آیت معجزہ ہے
محمد صلی الله علیه واله وسلم لکنهما صرحا هکذا ایضا وعن بعض
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لیکن تصریح کی اون دونون نے اسکو بھی اور بعض
الناس ان معناه ینشق یوم القیامة وفی قراءة حذیفة وقد
آدمیون سے منقول ہے کہ معنی اوسکے یہ ہین کہ پھٹیگا دن قیامت کو اور قراءت مین حذیفہ مین وقد
انشق القمر ای اقتربت الساعة وقد حصل من ایات اقترابها
انشق القمر ہے یعنی قریب ہوئی قیامت اور بتحقیق حاصل ہوا اوسکے نزدیک ہونیکی نشانیون سے
ان القمر قد انشق وقال البیضاوی وقیل معناه سینشق
یہ کہ چاند پھٹ گیا اور کہا بیضاوی نے اور کہا گیا ہے معنی اوسکے قریب پھٹیگا
یوم القیامة انتهی ملخصا فتنبه صاحب المیزان وغیر العبارة
دن قیامت کو انتهی ملخصا پس خبردار ہوا صاحب میزان اور بدل ڈالا اس عبارت کو

لكنه اعجب فی تلخیص عبارة الكشاف حیث اسقط بعض
لیکن ایک عجیب کام کیا بیچ خلاصہ کرنے عبارت کشاف کے اس حیثیت سے کہ ساقط کردیا بعض
العبارة زعما انها غیر مفیدة ونقل قوله وفی قرأة حذیفة
عبارت کو اس گمان سے کہ یہ اوسکو غیر مفید ہے اور نقل کیا قول اوسکا اور بیچ قرأة حذیفہ کے ہے
وقد انشق القمر الخ وهذا القول لا یناسب مقصوده لانه نص
وقد انشق القمر ہے الخ اور یہ قول نہین مناسب ہے مقصود کو اوسکے کیونکہ یہ نص ہے
فی ثبوت المعجزة المذكورة ان قیل نقل هذا القول طردا
بیچ ثبوت معجزہ مذکورہ کے اگر کہا جاوے کہ نقل کیا اس قول کو بطور طرد کے
قلت فحینئذ لا وجه لاسقاط بعض العبارة وعبارة الكشاف
تو مین کہتا ہون کہ پس اس وقت مین کوئی وجہ نہین ہے واسطے ساقط کردینے بعض عبارت کے اور عبارت کشاف کی
هكذا (وعن بعض الناس ان معناه لینشق یوم القیامة وقوله
اس طرح ہے اور منقول ہے بعض آدمیون سے کہ معنی اوسکے پھٹے گا دن قیامت کو ہی حالانکہ قول اوسکا
وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر یرده وكفی به رادا
اور اگر دیکھین نشانی پھر جاوین اور کہین جادو ہے مضبوط رد کرتا ہے اوسکو اور کافی ہے رد کرنے والا
قرأة حذیفة وقد انشق القمر ای اقتربت الساعة وقد حصل
پڑھنا حذیفہ کا اور قد انشق القمر یعنی قریب ہوئی قیامت اور حاصل ہوا
من آیات اقترابها ان القمر قد انشق كما تقول اقبل الامیر و
علامات قرب سے اوسکے یہ کہ چاند پھٹ گیا جیسا کہ کہتے ہو تم آیا امیر اور
قد جاء البشیر بقدومه وعن حذیفة انه خطب بالمدائن ثم
تحقیق آگیا بشارت دینے والا ساتھ آنے اوسکے کے اور مروی ہے حذیفہ سے کہ اونہون نے خطبہ پڑھا مدائن بیچ
قال ان الساعة قد اقتربت وان القمر قد انشق علی عهد
کہا بیشک قیامت قریب ہوئی اور چاند تمہارے نبی کے زمانہ مین پھٹ گیا

نبیکم انتھی کلامه بلفظه قوله لفظ الساعة المعرف
انتھی کلامہ بلفظہ قول پادری فانڈر کا کہ لفظ ساعۃ معرف
باللام الخ وکذا قوله جملة انشق القمر بسبب واو العطف الخ
باللام ہے الخ اور ایسے ہی قول اوسکا جملہ انشق القمر بسبب واو عطف کے الخ
لا یحصل منهما مقصوده لعله فهم ان لفظ الساعة لما کان
نہین حاصل ہوتا ہے اون دونون سے مقصود اوسکا شاید کہ اوسنے سمجھا کہ لفظ ساعت کے جبکہ ہے
بمعنی القیامة وانشقاق القمر من علاماته فلا بد ان یکون
بمعنی قیامت کے اور پھٹنا چاند کا علامات سے اوسکی ہے پس ضرور ہے یہ کہ ہووے
متصلا بها واقعا فیها وهذا غلط نشاء من عدم التامل قال
اوسکے ساتھ متصل اور اوس مین واقع ہو اور یہ غلط ہے کہ پیدا ہوا ہے نہ غور کرنے سے فرمایا
الله تعالی فی سورة محمد (فهل ینظرون الا الساعة ان تاتیهم
اللہ تعالی نے سورہ محمد مین پس نہین انتظار کرتے ہین مگر قیامت کا یہ آجاوے
بغتة فقد جاء اشراطها یدل علی ان اشراطها قد تحققت لان
اچانک پس تحقیق آگئین اوسکی نشانیان دلالت کرتا ہے اوپر اس بات کے کہ اوسکی علامتین متحقق ہوگئین
لفظة قد اذا دخلت علی الماضی تکون نصا علی وجود الفعل
کیونکہ لفظ قد جبکہ داخل ہوا کرتا ہے اوپر ماضی کے تو ہوتی ہے نص اوپر وجود فعل کے
فی الزمان الماضی القریب من الحال فلذلك فسر المفسرون
زمانہ ماضی مین کہ جو قریب ہو حال سے پس اسی واسطے تفسیر کیا مفسرون نے
هذا القول هکذا فی البیضاوی لانه قد ظهر اماراتها کمبعث
اس قول کو اس طرح ایسا ہی ہے بیضاوی مین کیونکہ ظاہر ہوئین نشانیان مانند مبعوث
النبی وانشقاق القمر وفی التفسیر الکبیر (الاشراط العلامات
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور پھٹ جانے چاند کے اور تفسیر کبیر مین ہے کہ اشراط کے معنی علامات کی ہین

فی المستقبل لا یکون الا فی یوم القیامة خاصة و فی هذا الیوم
مستقبل مین نہ ہوگا مگر بیچ دن قیامت کے خاصة اور بیچ اوس دن کے
لا یقول الکفار انها سحر مستمر لظهور امر القیامة فی هذا الیوم
نہین کہین گے کافر لوگ کہ یہ جادو مستمرہ ہے واسطے ظاہر ہونے امر قیامت کے اوس دن مین
علی کل احد الا ان یکون احد منهم عاقلا معاندا مثل هذا الموجه
اوپر ہر شخص کے مگر یہ کہ ہو کوئی عاقل معاند مثل اس توجیہ کرنے والے کے
فلعله یقول بزعمه او یتفوه بهذا القول هذا الموجه بنفسه
پس شاید کہ وہ کہے گا مطابق اپنے زعم کے یا خود یہ توجیہ کرنے والا یہ بات کہے گا
او امثاله من علماء بروتستنت بعد انبعاثهم من اجداثهم
یا اوسکے مانند علماء پروٹسٹنٹ بعد اوٹھنے اونکے قبرون اپنی کے
لرسوخ عناد الدین المحمدی فی قلوبهم ثم قال فیه و قال
باعث جم جانے دشمنی دین محمدی کے اونکے دلون مین پھر کہا مولوی رحمت اللہ صاحب نے اوسی
صاحب وجهة الایمان منکرا لهذه المعجزة (عدة اشخاص من
صاحب وجہة الایمان نے درآنحالیکہ انکار کرنے والا ہے اس معجزہ کا چند شخصون نے
المفسرین مثل الزمخشری و البیضاوی فسروا هذا المقام
مفسرون مین سے مثل زمخشری اور بیضاوی کے تفسیر کی ہے اس مقام کی
بان القمر ینشق یوم القیامة و لو وقع اشتهر فی جمیع العالم
اس طرح پر کہ چاند پھٹے گا دن قیامت کو اور اگر واقع ہوتا تو تمام عالم مین مشتہر ہوجاتا
ولا معنی لاشتهاره فی اقلیم واحد انتهی کلامه ملخصا)
اور فقط معنی ایک اقلیم مین اسکے مشتہر ہونے کے کوئی نہین تمام ہوا کلام اوسکا بطور خلاصہ کے
و قد ظهر لك مما ذکرنا ان کلا الامرین لیسا بصحیحین یقینا
اور بتحقیق ظاہر ہے تم پر اوس سے کہ ہمنے ذکر کیا کہ یہ دونون امر یقیناً صحیح نہین ہین

اسی نے کہا مولوی رحمت اللہ نے ازالۃ الشکوک صفحہ ۱۲۰

وهذا القسيس فاق مؤلف الميزان حيث اورد الدليل النقلي
اور یہ پادری صاحب تو پادری فانڈر صاحب پر بڑہ گئے اسطرح پر کہ لائے دلیل نقلی
والعقلي وصرح باسم الكشاف ايضا لعله رأى في النسخة
اور عقلی اور تصریح کی ساتہہ اسم کشاف کے بہی شاید کہ انہون نے نسخہ
القديمة للميزان لفظ كالبيضاوي وغيره فظن ان المراد
پورانے مین میزان الحق کے بیضاوی وغیرہ کو دیکھا پس خیال کرلیا کہ مراد
بالغير الكشاف لان البيضاوي له مناسبة كثيرة بالكشاف
ساتہہ غیر کے کشاف ہے کیونکہ بیضاوی کو کشاف کے ساتہہ بہت مناسبت ہے
بالنسبة الى التفاسير الاخرى فصرح باسم الكشاف ليحصل له
بہ نسبت اور تفسیرون کے پس صاف نام کشاف کا لے دیا تاکہ حاصل ہو
الفضل على مؤلف الميزان وصاحب الكشاف قال في مبدئ
ایک فضل خاص اوپر مؤلف میزان کے حالانکہ صاحب کشاف نے اس سورت کے شروع
تفسير هذه السورة (انشقاق القمر من آيات رسول الله
ہی مین کہدیا ہے کہ پہٹنا چاند کا نشانیون سے رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم ومن معجزاته النيرة انتهى كلامه)
صلی الله علیہ و آلہ وسلم کے اور آپ کے معجزات نبوت سے ہے تمام ہوا کلام اوسکا
وقال صاحب الرسالة التي الفها في جواب مكتوب الفاضل
اور کہا اوس رسالہ والے نے کہ تالیف کیا ہے اوسکو جواب مین مکتوب فاضل
نعمت علي الهندي معترضا على هذه المعجزة (لا يثبت
نعمت علی ہندی کے دراںحالیکہ وہ اعتراض کرنے والا ہے اس معجزہ پر نہین ثابت ہوتا ہے
من هذه الآية ان هذه المعجزة صدرت عن محمد صلى الله عليه
اس آیت سے کہ یہ معجزہ صادر ہوا محمد صلی الله علیہ

وسلم ولا يثبت هذا الامر من التفاسير انتهى) وهذا الثالث باكحبر
وسلم سے اور نہین ثابت ہوتا ہے یہ امر تفسیرون سے انتہی اور یہ تیسرے صاحب ساتہہ خبر
المنبشق الاولین فاق کلاهما حیث قال لا یثبت هذا الامر من
بہنکے ہوئے پہلے دونون کے بڑہ گئے اون دونون سے یہانتک کہ کہہ بیٹھے کہ نہین ثابت ہوتا ہے یہ امر
التفاسیر لعله اعتقد ان القسیس الاول صادق فی قوله
تفسیرون سے شاید کہ اعتقاد کیا کہ پادری اول سچا ہے اپنے قول
کالبیضاوی وغیره والقسیس الثانی صادق فی قوله مثل
کالبیضاوی وغیرہ مین اور دوسرا پادری سچا ہے اپنے قول مثل
الزمخشری والبیضاوی ثم قاس حال سائر التفاسیر علی هذین
زمخشری والبیضاوی مین پھر قیاس کرلیا حال اور سب تفسیرونکا ان دونون
التفسیرین فقال ولا یثبت هذا الامر من التفاسیر لیحصل
تفسیرون پر پس کہہ بیٹھا کہ نہین ثابت ہوتا ہے یہ امر تمام تفسیرون سے تاکہ حاصل ہو
له الفضل علی القسیسین الاولین ویظهر تبحره عند قومه
اوسکو فضل اوپر پہلے دونون پادریون پر اور ظاہر ہو تبحر اوسکا نزدیک قوم اوسکے کے
بانه طالع التفاسیر کلها فظهر ان کل لاحق من هؤلاء الثلثة
کہ انہون نے سب تفسیرون کا مطالعہ کیا ہے پس ظاہر ہوا کہ ہر لاحق ان تینون مین سے
زاد علی سابقه وهذا لیس بعجیب لان مثل هذا الامر قد شاع
زیادہ ہے اوپر سابق اپنے کے اور یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہے کیونکہ مثل اس امر کے شائع تہا
بین المسیحیین فی القرن الاول کما یظهر من رسائل الحواریین
درمیان عیسائیون کے قرن اول مین جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے رسائل حواریون سے
وصار من المستحسنات الدینیة فی القرن الثانی من قرون
اور ہوگیا مستحسنات دینیہ سے قرن ثانی مین قرون

المسيحية كما قال المؤرخ موشيم فی بیان حال علماء
مسیحیہ سے جیسا کہ کہا مؤرخ موشیم نے بیان مین حال علماء
القرن الثانی من القرون المسیحیة فی الصفحة ٦٥ من المجلد
قرن ثانی کے قرون مسیحیہ سے صفحہ ٦٥ مین جلد
الاول من تاریخه المطبوع سنه ۱۸۳۱ (کان بین متبعی رای
اول کی اپنی تاریخ مطبوعہ سنہ ۱۸۳۱ کے تھا درمیان تبعین رای
افلاطون وفیساغورس مقوله مشهورة ان الکذب والخداع
افلاطون اور فیساغورس کے یہ مقولہ مشہور تہا کہ جھوٹھ اور فریب
لاجل ان یزداد الصدق وعبادة الله لیسا بجائزین فقط بل
اسواسطے کہ صدق زیادہ ہو اور واسطے عبادت اللہ تعالے کے فقط جائز ہی نہین ہے بلکہ
قابلان للتحسین وتعلموا ولا منهم یهود مصر هذه المقولة
قابل تحسین کے ہے اور اون سے پہلے یہ مقولہ یہود مصر نے سیکھہ لیا
قبل المسیح کما یظهر هذا جزما من کثیر من الکتب القدیمة ثم
قبل مسیح کے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے یہ یقیناً بہت سی کتب قدیمہ سے پھر
اثر وباء هذا الغلط السوء فی المسیحیین کما یظهر هذا الامر
پھیل پڑی یہ عام بیماری بُری غلط کی مسیحیون مین جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے یہ امر
من الکتب الکثیرة التی نسبت الی الکبار کذبا انتهی کلامه)
بہت سی اون کتابون سے کہ منسوب ہین طرف بڑون کے جھوٹھ تمام ہوا کلام اوسکا
وقال آدم کلارک فی المجلد السادس من تفسیره فی شرح
اور کہا آدم کلارک نے اپنی تفسیر کی چھٹی جلد مین شرح مین
الباب الاول من رسالة بولس الی اهل غلاطیه (هذا الامر
باب اول رسالہ بولس کی طرف اہل غلاطیہ کے. یہ امر

محقق ان الاناجیل الکثیرۃ الکاذبۃ کانت رایجۃ فی اول
محقق ہے کہ بہت سی جھوٹی انجیلین رائج ہو گئین تھین اول
القرون المسیحیۃ وکثرۃ ہذہ الاحوال الکاذبۃ الغیر
قرن مسیحیہ مین اور کثرت انہین جھوٹی غیر صحیح حالون نے
الصحیحۃ ہیجت لوقا علی تحریر الاناجیل باقیۃ انتہی
اوبھارا لوقا کو اوپر لکھنے باقی انجیلون کے انتہی
واذا نسب اسلافہم اکثر من سبعین انجیلا الی المسیح و
اور جبکہ نسبت کیا انکے اسلاف نے اکثر ستر انجیل سے طرف مسیح اور
الحواریین ومریم علیہا السلام فای عجب لو نسب ہؤلاء
حواریون اور مریم علیہا السلام کے توپس کیا عجب ہے اگر نسبت کر دیا ان
القسوس الثلاثۃ لاجل تغلیط عوام اہل الاسلام بعض الامور
تینون پادریون نے واسطے غلطی مین ڈالنے عوام اہل اسلام کے بعض امور کو
الی تفاسیر القرآن واعلم ان الرسالۃ الاخیرۃ کانت مشہورۃ
طرف تفاسیر قرآن کے اور جانو تم کہ رسالہ اخیرہ مشہور ہے
فی الہند وکان القسیسون یقسمونہا کثیرا فی بلادہ لکن لما
ہندوستان مین اور پادری لوگ بہت بانٹا کرتے تھے اوسکو ہندوستانکے شہرون مین لیکن
کتب عدۃ من علماء الاسلام علیہا ردا واشتہر ما کتبوا ترکوہا
چند شخصون نے علمار اسلام سے جبکہ اوسپر رد لکھا وہ بھی مشہور ہو گیا تو بانٹنا چھوڑ دیا
وطبع ثلاثۃ کتب من کتب الرد علیہا الاول (۱) التحفۃ المسیحیۃ
اور تین کتابین اوسکے رد کی چھپ گئین ہین پہلے تحفہ مسیحیہ
لسید الدین الہاشمی والثانی (۲) تائید المسلمین لبعض اقارب
تصنیف سید الدین ہاشمی کی اور دوسرے تائید المسلمین تصنیف بعض عزیزون

ہ یعنی وجہۃ الایمان ۱۲ منہ

مجتهد شيعة لكهنو والثالث (۳) خلاصة سيف المسلمين
مجتہد شیعۂ لکھنؤ کی اور تیسری خلاصہ سیف المسلمین

للفاضل حيدر علی القرشي انتهى اور جواب اعتراض ثانی کا ہمارے
تصنیف فاضل حیدر علی قریشی کی انتہی

تقاریر سابقہ سے بما لا مزيد عليه ظاهر هى فلا نعيده اعتمادا
ساتھ اوسکے کہ نہین زیادتی ہوسکتی اوپر اوسکے پس نہین دوہراتے ہین ہم اوسکو اوپر

عليها و ايصارا اليها فهذا آوان الاختتام مما كنا عليه من
اعتماد کرکے اور اوسی کی طرف رجوع کراکر پس یہ وقت ختم کرنے کا ہے اوس چیز سے کہ تہے ہم اوپر اوسکے

اثبات المرام بتائيد الملك العلام الكاشف ظلام الشكوك
ثابت کرنے مطلب سے ساتھہ مدد بادشاہ بڑے جاننے والے کہولنے والے تاریکی شکوک

والاوهام و هذا ما سنح فی خاطری الفاتر من التحقيقات
اور وہمون کے اور یہ سب وہ مضمون ہین کہ ظاہر ہوئی ہمارے سست دل مین تحقیقات سے

نظرا الی كتب الثقات و فوق كل ذی علم عليم و فهم مستقيم
بحالیکہ ہم نظر کرنے والے تہے طرف کتابون معتبر کے اور اوپر ہر جاننے والے کے ایک جاننے والا اور سیدہی سمجھ والا ہے

فلعل الله يحدث بعد ذلك امرا الا انه يفسد امرا ويصلح امرا
پس شاید کہ اللہ پیدا کر دیوے بعد اسکے کوئی امر کیونکہ وہ خدا بگاڑا کرتا ہے بہت امر کو اور بنایا کرتا ہے بہت امرونکو

وانا العبد الكئيب المذنب الاواه الراجی الی رحمة الله
اور مین ایک غمگین بندہ ہون گنہگار آہ آہ کرنے والا اور امیدوار خدا کی رحمت کا ہون

محمد المدعو بعبد الله اصلحه الله و وفقه بما يحب
اور میرا نام محمد اور مشہور عبد اللہ ہے خدا اوسکو صلاحیت عطا کرے اور ایسے کامونکی توفیق دیوے

ويرضاه واوصله الى غاية مايتمناه المدرس المدرسة
کہ جسکو وہ دوست اور پسند رکہتا ہے اور اوسکو اوسکی سب آرزوؤن کے ساتھہ ملاوے اور یہ محمد عبد اللہ مدرس مدرسہ

الصولتية المحمدية الواقعة فی بلدة كلكتة المحمية ابن

صولتیہ محمدیہ کا جو محفوظ شہر کلکتہ مین واقع ہے [redacted]

الحامل كلام الله الاحد الشهير بحافظ فتح محمد صانه الله

اوس شخص کا جو خدای پاک کا کلام ... ماننے والا اور مشہور ہے وہ شخص ساتھ حافظ فتح محمد کے خدا اوسکو نگاہ رکھے

عن الجد والجهد ابن الزائر المهاجر الی الله [redacted]

کوششون اور شقتون سے اور وہ بیٹا ہے اوس شخص کا کہ جو زیارت کرنے والا [redacted]

الحاج رمضان علی غفر له الله العلی

حاجی رمضان علی ہے خدای پاک اوسکو بخش دیوے

تمت بالخیر

تمام ہوا

ساتھہ خیر سے

تقریظ

معروف الوقت وجنید الزمان فرید الدهر ووحید الدوران مولانا
الحافظ الحاج محمد شبلی العمری ابن المهاجر الی الله العلی مولانا المکرم المفضال
المعروف بسخاوت علی الجونفوری رح الحمد لله لمن نزل اقتربت الساعة
وانشق القمر علی صاحب العزة والقدر وشفعه علی من یسر له الامر
والصلوة علی حبیبه الذی شرح صدره الصدر وعلی صحبه الغرر
امابعد میگوید ضعف الازل الضعضع الاقل محمد شبلی العمری الجونفوری صانه الله
عن عصیان المعنوی وطغیان الصوری که این صحیفه ایست من صحف ابراهیم و
موسی و وریقه ایست من اوراق شیث وعیسی ولحنی ایست من لحن داودی و
آیتی ایست من آیات محمودی علماء وعقلاء را مقبول ودلپذیر حکما وجهلا را بدیع منیر

باحقاق حق کافی وابطال باطل وافی معجزه ایست از معجزات نبوی وکرامتی
ایست از کرامات مصطفوی قول مشهور است الصانع اعرف بمعرفة المصنوع
والواضع محقق بحقیقة الموضوع جلالت شان ورفعت مکان حضرت
جامع سلمه که صانع این مصنوع وواضع این موضوع اند برارباب بصیرت
واصحاب خبرت مخفی ومکتوم مباد وآن عزیز القدر لوذعی فطین فاضل
متین عالمی است بی عدیل وعارفیست عدیم المثیل اعنی شمس العلوم وقمر
الفهوم مولوی حافظ محمد عبد الله رقاه الله الی ما یتمناه من سکان
ضلع سارن صانه الله عن شرور الفتن مدرس مدرسة المحمدیة
الواقعة فی بلدة کلکتة المحمیة کلک دوزبانم عاجز از بیان وقاصر از
تبیان احسان جامع سلمه براعناق خلائق از همه فائق وکافران نعمت راخارق
وادای شکر بر عامه مسلمین اوجب والزم چه شکر محسن برمشکور حق اعظم

از دست وزبانیکه برآید	کز عهدهٔ شکرش بدر آید

جزاه الله عنی وعن سائر المسلمین لان الله لا یضیع اجر المحسنین
وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین آمین آمین ثم آمین

کتبه بقلمه محمد شبلی العمری الجونفوری

المرقوم ۲۵ شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن سنه ۱۲۹۷ هجری
فی الجونفور

تقریظ

عالم یلمعی فاضل لوذعی مولوی حاجی محمد عبد الحی
مدرس مدرسه راجه ڈومرانون ابن المولوی
الحاج السید سخاوت علی البلیاوی مدرس
مدرسه خاص ضلع بلیا دام ظلهما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس و حمد ہے اوس خالق جہان کے لئے
زمین اوسنے کیا سطح آسمان کے لئے

کیا سفینۂ شمس و قمر بہ فلک
رواں بعین مصالح ز شرق غرب تلک

فلک کو مصدر تاثیر بیکران کیا
زمین کو مہبط آثار آسمان کیا

کیا ہے قبہ گردون نجوم سے پر نور
کیا ہے سطح زمین جن و انس سے معمور

نجوم چرخ صغائر ہین یا کبائر ہین
اوسی کے امر سے لیل و نہار دائر ہین

درود لاتعد اوس نور کبریا پہ نثار
جو ایک پل مین گیا جرم نہ فلک کے پار

فلک سے گذرا وہ جسم لطیف نور الہ
بہ ایک چشم زدن جیسے آئینہ سے نگاہ

کیا اشارہ سے جب اوسنے جرم ماہ کو شق
یہ حال دیکھ ہوا چہرہ کافرون کا فق

ہوا دو حصۂ مہتاب اس طرح سے جدا
کہ درمیان مین کوہ حرا نظر آیا

یہ معجزہ ہوا روشن ہزارون نظرو نمین
بہت سے لوگون مین اور دور دور شہر و زمین

جو دور دور سے اہل تجارت آتے تھے
تعجبانہ روایت زبان پہ لاتے تھے

چنانچہ دہار کا راجہ جو ملک ہند مین تہا
دو ٹکڑے چاند کو ہوتے بچشم خود دیکھا

نجومیون سے جو پوچھا تو یہ ثبوت ہوا
عرب مین خاتم پیغمبران ہوئے پیدا

یہ معجزہ ہے اونہین کا کہ چاند دو ہو جائے
بصیر و خیرہ یہان دیدۂ عدو ہو جائے

اگرچہ بعض حکیمون کا ہے خلاف بیان
کہ جرم ماہ مین ممکن بھلا شگاف کہان

یہ قول بعض حکیمون کا کچھ قیام نہین
کہ جرم کوکبہ مین خرق والتیام نہین

ہونے خرق کواکب پہ کچھ دلیل نہین
ہے ادعاء محض جسکی کچھ سبیل نہین

حکیم انگلشیہ و کل یہود و نصرانی
فلک کے خرق کے قائل ہین جملہ یونانی

باتفاق ہین بیان کل حکیم اشراقین
کہ فصل و وصل کواکب ہے مثل سطح زمین

سنا ہے حال مین پھر کوئی پنڈت تحمل
ہوا ہے منکر شق القمر بہ قول و دل

کئے ہین چند دلیل عدم ثبوت بہم
قوی قوی کہ نہین تار عنکبوت سے کم

بحمدہ کہ بدفع سوال منکر دین
ہوا رسالہ نافع بحق اہل یقین

زہی رسالہ معجز ۱۰ در فریدیہ — کہ ہیچو نور قمر پرتوش تمام رسید
بعون حق کہ وہ دندان شکن جواب دیا — دہانِ منکرِ طاعن کو لاجواب کیا
ہے یہ دلائل عقلی و حجت نقلی — ثبوت شق قمر مین بہت متین و قوی
بجا ہے صف مین اسکے زبان پر گر لائے — کہ پُر نمود مؤلف بکوزہ در یای
یہ لاجواب نہ کیون ہو کہ ہے بزور قلم — ادیب بے بدل و منشی نجوم رقم
فقیہ و عالم معقول و فاضل منقول — فصیح اہل لغت جامع فروع و اصول
ذکی و المعی و لوذعی ذہین و فطین — فہیم واقف اسرار شرع و ملت و دین
نکات غامضہ اسرار دین سے آگاہ — جناب مولوی حافظ محمد عبد اللہ
مکین قصبہ گویان بہ ضلعہ جہیرا — رکھے سلامت و قائم اونہین ہمیشہ خدا
خدای پاک کرے اونکی سعی کو مشکور — کرے جہان مین رسالہ کو چون قمر مشہور

مثال سیف کرے قطع حجت کفار
بحق احمد مختار و آلہ الاطہار

تقریظ

یلمعی لوذعی مولوی حافظ حاجی واعظ مولوی عبد الشکور مرحبا ابن الواعظ الحافظ المولوی عباد اللہ غفر لہ اللہ

اللہم زدنی علما سبحان اللہ یہ رسالہ وہ عمدہ و بیمثال ہے کہ اس کی تعریف مین دہن گویا گنگ و زبان کلک لال ہے بنظر اجمالی من اولہ الی آخرہ ایک بار اسے مینے دیکھا ہے ہر جواب کو برجستہ و لاجواب پایا ہے گو پنڈت جی نے بڑی آب و تاب سے سوال کیا تہا مگر بفضلہ تعالی ان جواب ہای دندان شکن نے ایسے اونکے دانت کہٹے کیے کہ یقین ہے تا دم

مرگ دو تلخ کام رہین گے اور کیون نہو کہ جناب فرید دہر و وحید عصر حضرت مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب چھپروی شاگرد رشید و تلمیذ سعید امیر العلما و رئیس الفضلا حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب حنفی لکھنوی قدس سرہ کی یہ تحریر ہے جنکی لیاقت و فضیلت کا قائل برنا و پیر ہے اور الحال حضرت مصنف بشہر کلکتہ مدرسہ محمدیہ واقع مقام سونڈہ مین کرسی مدرسی پر رونق افزا ہین اونکی ذات بابرکات سے مستفیض مدرسہ مذکورہ وغیرہ کے سارے طلبا ہین جزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء عنی وعن سائر المسلمین اب ایک قطعہ تاریخ سال تصنیف پر تقریظ ہذا کو تمام کرتا ہون و السلام

نمقہ کمترین موفور الخطا محمد عبد الشکور مرجا حنفی متوطن بلدہ مشہورہ ٹانڈہ ضلع فیض آباد ابن مولانا حافظ عباد اللہ واعظ قدس سرہ

قطعۂ تاریخ

مرحبا واہ مصنف نے وہ لکھا ہے جواب
اُف انکار سے منکر کے نہ گل ہوگا کبھی

ہوش پنڈت نے کیا سنتے ہی جسکے پرواز
معجزہ شق قمر کا ہے چراغ اعجاز

۸۶ ۱۲ فصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایہا الاحباب رایت ہذا الکتاب فوجدتہ مملوا بالصدق و الصواب وصحیحا جامعا فی الباب وشافیا للجواب ووافیا للایاب کیف لا وهو من نتائج افکار من هو فخر الاماجد والاماثل حائز الفضل و الفضائل محسود الاقران والاشباہ اخینا وصدیقنا المولانا المولوی الحافظ محمد عبد اللہ رقاہ اللہ علی مدارج العلیا فرقاہ کتبت ہذا عند نزولی عندہ فی الکلکتۃ التی هو فائق البلدان البتۃ وکان ہذا فی یوم

الخامس والعشرين من شهر الصفر بعد الثلاث وتسعين و مائتين والف من هجرة سيد بني عدنان ومضر عليه الصلوة اتمها والتحيات اكملها وانا العبد الملتجي الى باب الله ذي المنن مملوّ الاحزان و الشجن المسمى بمحمد والمدعو بشريف حسن نجني الله وجميع المسلمين عن الحزن في الدار الاخرة وهذه الدار المحن ۵

تقريظ

جناب مولوی صوفی ابو نعیم محمد عبد العظیم صاحب سلمہ

كتاب لو تامله ضرير	لعاد كريمتاه بلا ارتياب
مجيب حائز الافضال طرا	لعمري وهو شيخ في الشباب

جزاه الله تعالى عني وعن سائر المسلمين خير الجزاء ما ابتسمت ثغور الاحباء عند اللقاء وانا العبد المنعم بنعمة الله العظيم ابو نعيم محمد عبد العظيم اليوسف فوري الغازي فوري وطنا والمحمدي الاحمدي منتسبا اللهم احيني على هذا وامتني على هذا آمين

التماس مصنف

تاریخ ۸ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ ہجری کو نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر نے چند کتابین اپنی تالیفات سے میرے پاس بھیجدین اوس مین سے حضرات التجلی مین یہ عبارت دیکھی گئی اور اسکو ہمارے اس رسالہ سے ایک تعلق خاص ہے اسواسطے اس رسالہ کے اخیر مین بطور ضمیمہ کے درج کی جاتی ہے فقط

بسم الله الرحمن الرحيم

فمنها ما رويناه عن انس ابن مالك انه قال ان اهل مكة سألوا نبي الله صلعم
ان يريهم اية فاراهم انشقاق القمر مرتين رواه البيهقي بسنده وعن ابن مسعود
قال انشق القمر بمكة حتى صار فرقتين فقال كفار اهل مكة هذا سحر سحركم به ابن ابي كبشة
انظروا السفار فان كانوا راوا ما رأيتم فقد صدق وان كانوا لم يروا ما رأيتم فهو سحر سحركم
به قال فسئل السفار وقدموا من كل وجه فقالوا رأينا اخرجه البيهقي والكلام على هذه
المعجزة يطول ذكره وقد حررنا ما ينبغي تحريره في ذلك في تفسيرنا فتح البيان وللشيخ
رفيع الدين الدهلوي في هذا رسالة فارسية اتى فيها في اثبات هذه المعجزة بما يشفي
ويكفي لكل احد ولوالده الشيخ الاجل مسند الوقت احمد ولي الله المحدث الدهلوي طريقة
اخرى انيقة في بيان هذا الاعجاز تفرد بها رح في كتابه التفهيمات وحيث اوضحه بكلام
بليغ في غاية المتانة واللطافة والتحقيق والتدقيق لم يشعر به بعض من يدعي الفضل
الذي هو من الفضول لا من الفضيلة ونسب " " ابه العلي انكار تلك المعجزة وحاشا
ياابه العلي ان يرمى بامثال هذه المساءة في الفهم والعقل بل اتى لا اتي به من قبل نفسه
الامارة بالسوء كما قيل في المثل السائر رمتني بدائها وانسلت فكان قوله ردا عليه مضر
بابه على وجهه عند من يرجع في درك المعلوم والاعتناء بمنطوقه والمفهوم اليه
وعلى نفسها براقش تجني وبيان ذلك ان حضرة الشيخ رح " " اوضح هذا المقام
وحرر في كتابه ناقلا لاحاديث ما يشفي الاوام ويبرئ الاسقام ... قوله قدس سره و
بالجملة فتحدث هذه الحوادث فيجعلها الله تعالى معجزة لنبي من الانبياء بوجه من
الوجوه مثل ان يخبر بحدوثها قبل ان تحدث او تكون موافقة لما انزل الله
عليه من سنة المجازاة ونحو ذلك كما اهلك الله عادا وثمود بمعاصيهم
المستوجبة للاهلاك فجعلها الله معجزة لهود وصالح عليهما السلام ومن هذا
القبيل انشقاق القمر فانه حادثة قليل الوقوع جعلها الله امارة لقرب
القيامة كما جعل الخسف والزلازل والملاحم ايات له وجعلها معجزة

لنبينا صلى الله عليه وآله وسلم من حيث انهم سألوه اية فأخبر ان الله تعالى سيريهم اية فلما انشق القمر اراهم ذلك وليس يجب ان يكون انشقاقه البتة انشقاقا لعين القمر بل يمكن ان يكون ذالك بمنزلة الدخان وانقضاض الكوكب والكسوف والخسوف مما يظهر في الجو لاعين الناس فيستعمل بإذائها في اللغة العربية الفاظ وضعت لما يقع على نفس هذه الاشياء وانما نزل القران على لغة العرب ونظير ذالك ما ذكر عبدالله ابن مسعود وناهيك به انهم اصابهم قحط فكانوا كلما نظروا ابصروا دخانا في السماء وفي ذلك نزلت يوم تأتى السماء بدخان مبين وقال ابن الماجشون وهو امام من ائمة الهدى ان الله تعالى لا يتحول يوم القيامة من صورة الى صورة ولكن يراه الناس في صور شتى واری ان سبب هذه الحادثة اجتماع اجزاء مائية صيقلة ملتئمة كالسطح الواحد وراءها جبل او سحاب غليظ فيصير ... ة وينطبع فيها القمر فيرى الناس في الجو قمرين وربما كان المنطبع ... دون ... ى في السماء وربما استر عين القمر وظهرت فلقتان في الجو ومثل ذالك كله ... الخسوف والكسوف وانقضاض الكوكب وقد جاء النص بانها كلها ايات هذ ذكرته على الامكان ولا قدرة الله تسع الكل والعلم عند الله ولا يذهب عليك ان الطريق المستقيم في هذه المسئلة وما يشبهها من التشبيهات كاليد والرجل ومن المعاديات وغيرها ان يمرها الانسان على ظواهرها ولا يشتغل بكيفية وجودها ويعتقد في الجملة ان ما اراد الله ورسوله فهو حق ولا يقول اراد ها او لم يردها ونحو ذلك ولذلك لا ترى النبي صلى الله عليه وآله وسلم ولا اصحابه ولا التابعين لهم باحسان يشتغلون بشيء من ذالك وانما جاء الاشتغال به من المعتزلة حين استرقوا من الفلاسفة ثم استرق اهل السنة من المعتزلة وقد اوضحنا استراق المعتزلة من الفلاسفة واستراق اهل السنة من المعتزلة بما لا مزيد عليه في بعض كلامنا فراجع انتهى المقصود منه واول هذا الكلام

تاویل لا شك فیه وآخره تفویض لا ریب فیه فثبت من هذا ان المراد من التاویل المذکور کون المعجزة فی هذا الامر هو الاخبار بانشقاق القمر آیة لقرب الساعة فوقع کما اخبر وهذا اعجاز للنبی صلی الله علیه وآله وسلم والمراد من التفویض ان یمر العالم انشقاق القمر نفسه علی ظاهره ولا یکیف ولا یأول بل یقول به کما وردت به الاحادیث الصحیحة فی الصحیح وغیره وکما نطقت به آثار الصحابة ومن تبعهم بالاحسان فانهم رووا معجزة شق القمر من دون تاویل ولا تکییف ولم یرد منهم فی ذالك شیئ وعلیه درج جمهور اهل العلم سلفا وخلفا ولم یتوقف فیه احد منهم الی الآن والذی یظهر لی فی هذا المقام ان الاخبار شق القمر قبل وقوعه خبر عن الغیب والخبر عن الغیب باعلام الله تعالی لاحد من انبیائه معجزة ایضاً وشق القمر نفسه وظهوره علی ید احد من الرسل ایضا معجزة فلیس فیما ذهب الیه الشاه ولی الله المحدث الدهلوی وتفرد به عن غیره فساد فی العقیدة او انکار لهذه المعجزة وانما قال به نبأ علی ما ظهر عنده من طرق المعجزة وسبل الحوادث والکوائن للانبیاء والرسل جمیعا فالتحامل علیه فی هذا الامر تحامل من جاهل غشوم علی عالم معلوم علمه وفضله ومرتبه علی اهل عصره وبلوغه فی ذلك الی ما لا سبیل لاحد من نظائره واهل عصره الیه ولو بمعشار ما آتاه الله سبحانه وتعالی وقد کان اماما من ائمة الهدی جامعا بین العلوم الظاهرة والفنون الباطنة کاملا فی کلیهما مکملا لغیر من العباد الصلحاء الطلباء للدین والمعرفة والاحسان والیقین موصلا لهم الی اتباع الشریعة والی سبیل الله رب العالمین

والله اعلم

تمام شد

والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ نافع و مفید دربیان معجزہ حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

القول الصبیحۃ

لرد الشمس

حسب الحکم جناب یمین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علیخان صاحب بہادر دام اقبالہ

طبع فی المطبع المفید عام الکائن فی بلدۃ اکبراباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

حضرت پیغمبر اسلام نے جو اشارہ سے سورج کو روک دیا تھا تو یہہ بعید از قیاس ہے
کیونکہ اگر سورج رک جاتا تو بالکل ستارونکی گردش مین خرابی آجاتی اور جتنی گھڑی
وغیرہ یا دیگر آلہ جو واسطے دریافت اوقات کے اوسوقت ہونگی خراب ہو جاتین
اور بہت لوگ اس بات کی خبر اپنے اپنے ملک کی تواریخون مین درج کرتے علاوہ اسکے
قدرت خدائی مین بہت فرق آجاتا انتہی بلفظہ

الجواب

ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے سورج کو نہین پھیرا تھا ہان آپکی
دعا سے البتہ آفتاب پھر آیا تھا اور اوسکا یہہ پھر آنا عقلاً کچھہ محال نہین کیونکہ علم ہیئت
سے ثابت ہے کہ جمیع کواکب مثل زمین کے کثیف ہین اور خرق والتیام وکون وفساد
قبول کرتے ہین اور سکون فلک الافلاک البتہ مطابق قواعد مقررہ بعض کے محال ہے
اور اوسکے ماتحت افلاک کا قایم ہو جانا کچھہ محال نہین اور یہہ بات ظاہر ہے کہ سورج

آسمان چہارم پر ہے پس اگر وہ ٹھہر جاوے تو عقلاً و قاعدۃً اسمین کیا خرابی ہے -

اور پنڈت صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ اگر سورج رک جاتا تو بالکل ستارون کی گردش مین خرابی آجاتی تو ہم کہتے ہین کہ آپ اون ستارونکی گردش کو تابع گردش آفتاب قرار دیتے ہین یا اونکی گردشون کو علحدہ مستقل تصور فرماتے ہین بصورت اول جسطرح آفتاب کو سکون ہوا اونکا ساکن ہوجانا بھی محال نہین اور بشق ثانی اسکے سکون سے اونکی حرکات مین کچھہ فساد نہین آسکتا -

اور پنڈت صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ جتنی گھڑی وغیرہ آلہ دریافت اوقات جو اوس وقت ہونگے خراب ہوجاتے - تو اولاً ہم یہہ کہتے ہین کہ خراب ہونے کا کیا ثبوت ہے وثانیاً گھڑی وغیرہ آلہ شناخت اوقات کے ایجاد اوسکے بہت بعد ہوئی ہے - چنانچہ کتب تواریخ وغیرہ سے ظاہر ہے اسیواسطے ہم مسلمانون کے علماؤن نے فتوا دیا ہے کہ تعین اوقات صلوۃ کو بنکایات جداریہ (دیواری گھڑی ۱۲) و ساعات جیبیہ (جیبی گھڑی ۱۲) سے لازم و ضروری سمجھنا بدعت ہے پس ظاہر شناخت اوقات کے لئے اوسوقت بجز سایہ آفتاب کے اور کچھہ نتھا اور رات کو یا بوقت ابر و باران وغیرہ فقط گمان و انداز پر لوگ شناخت اوقات وتعین ساعات کیا کرتے تھے -

وثالثاً کیا گھڑی وغیرہ آلہ شناخت اوقات کے لئے ہر وقت آفتاب کا ظاہر رہنا شرط ہے یا مجرد مطلقاً اوسکا وجود کافی ہے کہ ایک مرتبہ اوسکے چال وحساب پر گھڑی بنالی پھر برابر چلی جاتی ہے اور کبھی کبھی ملا بھی لی یا یہہ ہے کہ ہر گھڑی گھڑی گھڑی کو آفتاب سے ملایا کرین اگر ایسا ہی ہے تو پنڈت صاحب کی گھڑی کا حال رات کو یا بوقت کسوف آفتاب یا ابر محیط کے کیا ہوا کرتا ہے -

اور معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت صاحب ہم مسلمانون کی کتب سے کچھہ واقفیت نہین رکھتے ہین کیونکہ ہمارے یہان وقوف شمس یعنی آفتاب کا ٹھہرنا نہین ہے بلکہ آفتاب کا پھرانا ہے -

اور اسکا خلاصہ قصہ اسطرح پر ہے کہ ایک روز ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم عصر پڑہ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زانو مبارک پر سر رکہے ہوئے تہے کہ آپ کو
وحی آگئی اسلئے آپ نے اپنے سر مبارک کو اونکے زانو سے نہ اوٹہایا اور اونہون نے
بہی بپاس ادب نہ سرکایا یہانتک کہ اسی حالت مین آفتاب ڈوب گیا بعد اوس کے
جب وحی منقطع ہوگئی تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچہا کہ تم نے نماز
عصر اداکی اونہون نے عرض کیا کہ نہین تب آپ نے درگاہ باریتعالے مین عرض
کیا کہ اے بارخدایا تو جانتا ہے کہ علی تیرے اور تیرے رسول کے کام مین تہا
پس آفتاب کو تو پہیر لا پس مطابق آپکی دعا کے آفتاب پہر آیا اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ نے نماز عصر اداکی پس اسمین آفتاب کا ٹہرنا ہی نہین ہے کہ پنڈت صاحب
کے اعتراضات عاید بحال سلین ہون شاید پنڈت صاحب نے کہین اس زمانہ
کے تورات کے کسی ورق کو دیکہ لیا کہ اوسمین لکہا ہے کہ حضرت یوشع کی دعا سے آفتاب
وسط السما مین چار پہر کے قریب تک کہڑا رہا اور حضرت اشعیاء کے لئے دس درجہ
تک رد شمس ہوگیا اور کہین بازار مین لوگون سے یہہ سن سنا کر کہ مسلمان بہی
توریت و انجیل کے قایل ہین یہہ اعتراض کردیا حالانکہ ہمارے یہان درحقیقت
رد شمس ہے اور اوسمین وقوف یعنی ٹہرنا لازم ہی نہین آتا کہ پنڈت صاحب
کی گہڑی بگڑے غایتہ ما فی الباب پنڈت صاحب یہہ شکایت کرسکتے ہین کہ
گہڑی بگڑتی نہین تو اولٹ تو جاتی ہے تو مین کہونگا کہ بعض ستارونکی حرکت منقلب
ہوا کرتی ہے اور وہ اپنی جہات مخالف مین بہی حرکت کیا کرتے ہین اور شمس کے لئے
مطالع مختلف ہین اور با خود ناگرمیون اور جاڑون کے مطالع مین بہت ہی فرق
پڑجایا کرتا ہے اور انمین آپ اپنی گہڑی درست کرلیا کرتے ہین تو مہربانی کرکے
اس مین بہی درست کرلیا کیجیے۔

اب یہان پر ایک بات یہہ رہ گئی کہ حضرت یوشع کی دعا سے جو آفتاب چار پہر تک
وسط السماء مین ٹہر گیا تہا اور حضرت اشعیاء کے لئے دس درجہ تک لوٹ آیا
تہا تو گو اوسکا جواب ہم مسلمانون کی گردن پہ باعتبار ان نسخون تورات کے

نہین ہے لیکن چونکہ ہم بھی بمقابلہ پنڈت صاحب کے اہل کتاب ہین معدود
ہین اور یوشع اور اشعیا علیہما السلام ہمارے بھی پیغمبر ہین تو اس لگاو کی وجہ سے
اونکے جواب مین بھی اگر ہم یہہ عرض کرین کہ اونہین دلایل مصرحہ قابل
کون و فساد سے اسکا جواب بھی ہو سکتا ہے تو کچہہ بعید و بے موقع نہوگا
اور یقین ہے کہ اگر پنڈت صاحب وغیرہ اونکو بغور ملاحظہ کرینگے تو اسکا
جواب شافی بھی وہین سے نکل آویگا اور اگر اسپر قناعت نکرین تو جواب اپنے
ہنومان جی کے آفتاب کو بغل مین رکھہ لینے اور ہر روز بمقابل کاشی کے ٹھہر جانے
اور راہو کے پکڑنے سے گہن لگنے وغیرہ کا جواب دیوین وہ ہی اسکا بھی تصور
کرلین باقی جو یہہ فرماتے ہین کہ بہت لوگ اس بات کی خبر اپنی اپنی ملکی تواریخون
مین درج کرتے تو مین کہتا ہون کہ یہہ کچہہ ضرور نہین کہ ہر حال و حادثہ تواریخون
مین درج کیا جاوے ہزارون واقعہ واقعی اور حادثہ تحقیقی ہین کہ اونکا ذکر
تواریخ قدیمہ مین نہین اور لاکہون قضایا مسلمہ آپکے ہین کہ کسی کتاب مین اونکا
نشان و پتہ بھی نہین مثلاً ویدون کا کتب الٰہی ہونا اور رام و سیتا کے وقایع اور کرشن کی لیلا کی کیفیتین
اور کرشن اور گوپیون کے شب وصال کا چھہ مہینے تک بڑہجانا وغیرہ حکایات
کتب غیر ہنود خصوص عرب وغیرہ مین نہین اور پنڈت صاحب جو یہہ کہتے ہین
کہ علاوہ اسکے قدرت خدای مین بہت فرق آجاتا تو معلوم نہین کہ اس سے
کیا مراد لیتے ہین آیا یہہ غرض رکہتے ہین کہ کبھی قدرت خدا ایک شے کی حرکت
سے متعلق ہوتی اور کبھی اوسکے سکون سے علاقہ رکھتی یا یہہ مطلب ہے کہ
اس تبدل و تغیر مین معاذ اللہ قدرت خدا مین کچہہ نقص لازم آجاتا پس اگر
اول ہے تو اوس مین کچہہ خرابی نہین اور اگر ثانی ہے تو اس تغیر و تبدل سے
معاذ اللہ قدرت قادر بیچون مین کچہہ نقص لازم نہین آسکتا اگر ایسا ہی ہے
تو ہر شے کی حرکت و سکون مین خدا کی قدرت مین نقصان و تناقض لازم
آیا کرے وھو باطل کما لا یخفی۔

واضح ہو کہ جب مین پنڈت صاحب کا یہہ دندان شکن جواب دے چکا تو مجھکو
بعض مولوی صاحبون نے گھبرا کہ حدیث رد شمس تو ضعیف بلکہ موضوع ہے
بنا ر مخاصمت اوسپر کب مطبوع ہے پس ہر چند مین نے اونکو سمجھایا کہ حضرت بصورت
تسلیم بہی احادیث کے موضوع ہونے سے نفس قضیہ واصل واقعہ موضوع
نہین ہوسکتا اور احادیث ضعاف بتطرق طرق درجہ حسن کو پہونچ جاتے ہین
اور پہر یہہ اعتراض ایک مخالف کا ہے اسکا جواب اگر بہ تسلیم احادیث ضعاف بہی
دیا جاوے تو چندان محل کلام نہین ہوسکتا لیکن یہہ حضرات ملا لکیر کے فقیر کب
مانتے ہین ناچار مجھکو اسپر مجبور کئے کہ کچہہ انکی بہی خبر لون اور قدرے اس
حدیث کی بہی تحقیق کرون ورنہ اوس تحقیق کو اس بحث مین ملانا گولر کے پہول
کو نیم کی جڑ مین لگانا ہے لیکن ضرورت بہی ایسی بن دیکہی بلا ہے کہ خواہ مخواہ
الضروارت تبیح المحظورات پر عمل کرنا ہی پڑتا ہے پس یہہ حضرات بہی اب
ذرا خیال فرمائین اور بگوش ہوش سنین۔

قال المحقق المؤید بتائید اللہ القوی مولانا الشاہ ولی اللہ

کہا محقق موید ساتہہ تائید اللہ قوی کے مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

المحدث الدہلوی فی ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء فی مدایح علی

نے ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء مین بیچ بیان مدایح حضرت علی

المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بعین الرضا قرئ علی شیخنا ابی طاہر

مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بعین الرضا کے پڑہا گیا اوپر شیخ ہمارے ابی طاہر

محمد بن ابراہیم الکردی المدنی وانا اسمع فی بیتہ بظاہر المدینۃ

محمد بن ابراہیم کردی مدنی کے اور مین سنتا تہا اونکے گہر مین ظاہر مدینہ

المشرفۃ ۱۱۴۴ھ قال اخبرنی ابی الشیخ ابراہیم بن الحسن الکردی

مشرفہ مین ۱۱۴۴ھ مین کہا اونہون نے خبر دی مجھکو میرے باپ شیخ ابراہیم بن حسن کردی

ثم المدنی اخبرنا شیخنا الامام صفی الدین احمد بن محمد المدنی

ثم المدنی نے اونہون نے کہا کہ خبر دیا مجھکو ہمارے شیخ امام صفی الدین احمد بن محمد مدنی نے

عن الشمس الرملی عن الشیخ زین الدین زکریاء عن العز الدین

شمس رملی سے اونہون نے شیخ زین الدین زکریا سے اونہون نے عز الدین

عبد الرحیم بن محمد الفرات عن ابی الثناء محمود بن خلیفة

عبد الرحیم بن محمد فرات سے اونہون نے ابی الثنا محمود بن خلیفة المنبجی سے

المنبجی عن الحافظ شرف الدین عبد المومن خلف الدمیاطی عن

اونہون نے حافظ شرف الدین عبد المومن خلف الدمیاطی سے اونہون نے

ابی الحسن علی بن الحسین ابن المقیر البغدادی عن الحافظ

ابی الحسن علی بن الحسین ابن المقیر البغدادی سے اونہون نے حافظ

ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی بسماعه عن الخطیب

ابی الفضل محمد بن ناصر السلامی الحنبلی سے ساتھ سماع اپنے کے خطیب

ابی الطاهر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سنه ۴۷۳ھ

ابی الطاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابی الصقر الانباری سے سنه ۴۷۳ھ مین

بقراته علی ابی البرکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل

ساتھ قرأة اپنے اوپر ابی برکات احمد بن عبد الواحد بن الفضل بن لطیف

بن لطیف بن عبد الله القراء بمصر سنه ۴۲۸ بسماعه علی ابی

بن عبد الله القراء کے مصر مین سنه ۴۲۸ ساتھ سماع اپنے اوپر ابی

محمد الحسن بن رشیق العسکری حدثنا ابو بشر محمد بن احمد

محمد حسن بن رشیق عسکری کے اونہون نے کہا کہ حدیث کیا مجھکو ابو بشر محمد بن احمد

بن حماد الانصاری الدولابی قال حدثنی اسحق بن

بن حماد انصاری دولابی نے اونہون نے کہا کہ حدیث کیا مجھکو اسحق بن

یونس حدثنا سوید بن سعید عن المطلب بن زیاد عن
یونس نے اونھون نے کہا کہ حدیث کیا ہمکو سوید بن سعید نے مطلب بن زیاد سے اونھون
ابراھیم بن حیان عن عبد الله بن الحسن عن فاطمة بنت
نے ابراہیم بن حیان سے اونھون نے عبد اللہ بن حسن اونھون نے فاطمہ بنت
الحسین عن اسماء بنت عمیس قالت کان راس رسول الله
حسین سے اونھون نے اسماء بنت عمیس سے اونھون نے کہا کہ تھا سر مبارک رسول اللہ
صلی الله علیه وآله وسلم فی حجر علی وکان یوحی الیه فلما سری
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گود مین علی رض کے اور وحی کی جاتی تھی طرف آپ
عنه قال لی یا علی صلیت الفرض قال لا قال اللهم انك تعلم
کے پس جبکہ وحی منقطع ہوگئی اونسے فرمایا آپنے ای علی تمنے عصر کی نماز پڑھ لی اونھون نے عرض کیا نہیں تب فرمایا آپنے
انه کان فی حاجتك وحاجة رسولك فرد علیه الشمس
اے بارخدایا تو جانتا ہے کہ علی تیرے اور تیرے رسول کے حاجت مین مشغول تھے پس پھیرلا
فردها علیه فصلی وغابت الشمس قری شیخنا ابی طاه
اوپر اوسکے آفتاب کو پس پھیرلایا اوسکو اوپر پس نماز پڑھ لی تب غایب ہوگیا پڑھا شیخ ہمارے ابو
وانا اسمع عن ابیه الشیخ ابراهیم عن احمد بن محمد بن المدنی
نے اور مین سنتا تھا باپ سے اپنے شیخ ابراہیم سے وہ احمد بن محمد بن المدنی
الشهیر بالقشاشی عن الشمس محمد بن احمد بن حمزة الرملی
مشہور قشاشی سے وہ شمس محمد بن احمد بن حمزۃ الرملی سے
اجازة عن الشیخ زین الدین زکریا عن ابی الفرات
بطور اجازت کے شیخ زین الدین زکریا سے وہ ابی الفرات سے
عن عمر بن الحسن المراغی عن الفخر ابن البخاری عن ابی
وہ عمر بن حسن المراغی سے وہ فخر ابن البخاری سے وہ ابی

جعفر الصدلانی عن فاطمة بنت عبد اللہ الاصبہانی عن الحافظ

جعفر صدلانی سے وہ فاطمہ بنت عبد اللہ الاصبہانی سے وہ حافظ

ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی فی الکبیر حدثنا جعفر بن

ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی سے کبیر مین حدیث کیا ہمکو جعفر بن

احمد بن سنان الواسطی حدثنا علی بن المنذر حدثنا محمد

بن احمد بن سنان الواسطی نے اونہون نے کہا حدیث کیا ہمکو علی بن المنذر نے اونہون نے

فضیل حدثنا فضیل بن مرزوق عن ابراهیم بن الحسین عن

کہا حدیث کیا محمد بن فضیل نے اونہون نے کہا حدیث کیا ہمکو فضیل بن مرزوق نے ابراہیم بن

فاطمة بنت الحسین بن علی عن اسماء بنت عمیس قالت کان

حسین سے اونہون نے فاطمہ بنت حسین بن علی سے اونہون نے اسماء بنت عمیس سے اوس نے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا انزل علیہ الوحی

کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ نازل ہوئی تھی اوپر اونکے وحی

یکاد یغشی علیہ فانزل علیہ یوما وراسه فی حجر علی حتی غابت

قریب تھا کہ بیہوشی ڈالدیجاتی اونپر پس نازل ہوئی اوپر اونکے ایک دن اور سر اونکا گود

الشمس فرفع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم راسه فقال

مین علی کے تھا یہانتک کہ ڈوب گیا آفتاب پس اوٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

له صلیت العصر یا علی قال لا یا رسول اللہ فدعا اللہ تعالی فرد

سر اپنا پس فرمایا واسطے اونکے نماز پڑہی تمنے عصر کی اے علی کہا نہین یارسول اللہ پس دعا

علیه الشمس حتی صلی العصر قالت فرایت الشمس بعد ما غابت

کی اللہ تعالے سے پس پھیر لایا اوپر اونکے آفتاب کو یہانتکہ نماز پڑہ لی عصر کی کہا اسماء نے

حین ردت صلی العصر قال الحافظ جلال الدین السیوطی

پس دیکھا مینے آفتاب کو بعد اسکے کہ ڈوب گیا تہا جبکہ پھیر لایا گیا نماز پڑہی عصر کی کہا حافظ جلال الدین سیوطی نے

في جزء كشف اللبس في حديث رد الشمس ان حديث رد
جزء كشف اللبس نے حديث رد الشمس مين كہ بتحقيق حديث رد شمس
الشمس معجزة لنبينا محمد صلى الله عليه وآله وسلم صححه الامام
كے معجزہ ہے واسطے نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كے صحيح كہا ہے
ابو جعفر الطحاوي وغيره وافرط الحافظ ابو الفرج بن الجوزي
اوسكو امام ابو جعفر طحاوی وغیرہ نے اور زیادتی کی ہے حافظ ابو الفرج ابن الجوزی
فاورده في كتاب الموضوعات وقال تلميذه المحدث ابو عبد الله
نے پس لایا ہے اوسکو کتاب موضوعات مین اور کہا اوسکے شاگرد محدث ابو عبد اللہ
محمد بن يوسف الدمشقي الصالحي في جزء مزيل اللبس عن حديث
محمد بن یوسف دمشقی صالحی نے جزء مزیل اللبس عن حدیث رد الشمس مین
رد الشمس اعلم ان هذا الحديث رواه الطحاوي في كتابه
جان تو بتحقیق یہہ حدیث روایت کیا اوسکو طحاوی نے اپنی کتاب
شرح مشكل الآثار عن اسماء بنت عميس من طريقين وقال
شرح مشکل الآثار مین اسما بنت عمیس سے دو طریقون سے اور کہا یہہ دونو
هذان الحديثان ثابتان ورواتهما ثقات ونقله قاضي عياض
حدیثین ثابت ہین اور راوی انکے معتبر ہین اور نقل کیا اوسکو قاضی عیاض
في الشفاء والحافظ ابن سيد الناس في بشرى اللبيب والحافظ
نے شفاء مین اور حافظ ابن سید الناس نے بشری اللبیب مین اور حافظ
علاء الدين المغلطائي في كتابه الزهر الباسم وصححه ابو الفتح
علاء الدین مغلطائی نے کتاب اپنی زہر الباسم مین اور صحیح کہا اوسکو ابو الفتح
الازدي وحسنه ابو زرعه بن العراقي وشيخنا الحافظ
ازدی نے اور حسن کہا ہے اسکو ابو زرعہ بن عراقی نے اور ہمارے شیخ حافظ

جلال الدین سیوطی فی الدرر المنتثرة فی الاحادیث المشتهرة
جلال الدین سیوطی نے درر المنتثرہ فی الاحادیث المشتہرہ مین
وقال الحافظ احمد بن صالح وناهیک به لا ینبغی لمن سبیله
اور کہا حافظ احمد بن صالح نے اور کافی ہے تجھکو نہین لائق ہے اون
العلم التخلف عن حدیث اسماء لانه من اجل علامات النبوة
لوگونکو کہ سبیل اونکی علم ہے تخلف کرنا حدیث اسماء سے کیونکہ وہ بہت بڑی علامات
وقد انکر الحفاظ علی ابن الجوزی ایراده الحدیث فی کتاب
نبوت سے ہے اور تحقیق انکار کیا ہے حافظون نے اوپر ابن جوزی کے لانے مین اس
الموضوعات قلت واخرجه الطحاوی فی مشکل الآثار من
حدیث کو کتاب موضوعات مین کہتا ہون مین اور نکالا اوسکو طحاوی نے مشکل الآثار
طریقین احدهما طریق فضیل بن مرزوق عن ابراهیم بن الحسین
مین دو طریقون سے ایک اون دونون کا طریق فضیل بن مرزوق کا ہے ابراہیم بن
عن فاطمة بنت الحسین نحو الذی کتبناه بمعناه والثانی حدثنا
حسین سے وہ فاطمہ بنت حسین سے مثل اوسکی کہ لکھا ہمنے اوسکو ساتھ معنی اوسکے کے اور دوسرا
علی بن عبد الرحمن بن محمد بن المغیرة حدثنا احمد بن صالح
یہہ ہے کہ حدیث بیان کی ہمسے عبد الرحمن بن محمد بن مغیرہ نے اونہون نے کہا کہ حدیث
حدثنا ابن ابی فدیک حدثنا محمد بن موسی عن عون بن
بیان کی ہمسے احمد بن صالح نے اونہون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن ابی فدیک نے اونہون نے
محمد عن امه ام جعفر عن اسماء بنت عمیس ان النبی صلی الله
کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن موسی نے عون بن محمد سے اونہون نے اپنی ماں ام جعفر سے اونہون نے اسماء بنت
علیه وآله وسلم صلی الظهر بالصهباء ثم ارسل علیا فی حاجته
عمیس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی صہباء مین پہر بہیجا حضرت علی کو اپنی کسی کام کے لیے

فرجع وقد صلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم العصر فوضع النبي
پس لوٹ آئے وہ اس حال مین کہ نماز پڑھ لی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی پس رکھا نبی
صلى الله عليه وآله وسلم راسه في حجر علي فلم يحركه حتى غابت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک کو اپنے گود مین علیؑ کے پس نہین ہلایا اوسکو
الشمس فقال النبي صلى الله عليه وآله وسلم اللهم ان عبدك
یہانتک کہ ڈوب گیا آفتاب پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے بار خدایا اگر بندہ
عليا احتبس بنفسه على نبيك فرد عليه شرقها قالت اسماء فطلعت
تیرا علیؑ لگ رہا اپنے نفس سے تیرے نبی کے کام مین تو پھیر لا اوسپر آفتاب کی روشنی
الشمس حتى وقعت على الجبال وعلى الارض ثم قام علي فتوضأ
کو کہا اسمار نے پس نکل آیا آفتاب یہانتک کہ واقع ہوئی روشنی اوپر پہاڑ دن کے
وصلى العصر ثم غابت وذالك في الصهباء وقالت الطحاوي
اوپر زمین کے پھر کھڑے ہوکے حضرت علیؑ پھر وضو کیا اور پڑھی عصر کی نماز اوسکے بعد
محمد بن موسى المدني المعروف بالقطري وهو محمود في
آفتاب ڈوبا اور یہ واقعہ مقام صہبا مین ہوا کہا طحاوی نے محمد بن موسی مدنی معروف بنام
رواية وعون بن محمد هو عون بن محمد بن علي بن ابي طالب
قطری کے ہی اور وہ محمود ہے روایت مین اور عون بن محمد وہ عون بن محمد بن
وامه هي ام جعفر ابنة محمد بن جعفر بن ابي طالب ثم
علی ابن ابی طالب اور ماں انکی ماں ہی ام جعفر بیٹی محمد بن جعفر بن ابی طالب کے ہین پھر
عارض الحديث بما روي من طرق عن ابي هريرة رفعه
معارضہ کیا اس حدیث کو کہ مروی ہے چند طریقوں سے حضرت ابی ہریرہ کہ مرفوع
لم يحبس الشمس على احد الا ليوشع واجاب بانه يمكن ان
کیا اوسکو کہ نہین روکا گیا آفتاب اوپر کسی کے مگر واسطے یوشع علیہ السلام اور جواب دیا بانیطور کہ ممکن ہے

يكون المخصوص بيوشع ردها بعد الغيبوبة ثم رد الجواب
يعنی کہ ہو مخصوص ساتھ یوشع کے رد اوسکا بعد غایب ہوجانے کے پہر رد کیا جواب کو
بحديث لفظه فحبسها الله عليه اى على يوشع انتهى حاصل
ساتھ اوس حدیث کے کہ لفظ اوسکی یہہ ہین پس روک رکہا اوسکو اللہ نے اوپر اونکے
كلام الطحاوى انتهى اور المصنوع فى الاحاديث الموضوع نوشته ملا على قارى کے حاشیہ مین لکہا ہے
یعنی اوپر یوشع کے تمام ہوا حاصل کلام طحاوی کا
حديث رد شمس لعلى وورد من حديث اسماء اخرجه احمد بن صالح
حدیث رد شمس کیواسطے حضرت علیؓ کے ہے اور وارد ہوئی حدیث اسماء سے نکالا اوسکو
المصرى وابو امية الطرسوسى والطحاوى والطبرانى وابن
احمد بن صالح مصری اور ابو امیہ طرسوسی اور طحاوی اور طبرانی اور ابن مندہ
منده وابن شاهين وصححه احمد بن صالح والطحاوى وتبعها
اور ابن شاہین نے اور صحیح کہا اوسکو احمد بن صالح اور طحاوی نے
الحافظ الازدى وعياض وابن سيد الناس ومغلطاى وحسنه
اور پیروی کی اون دونون کی حافظون مین سے ازدی اور عیاض اور ابن
الحافظ ابو زرعه وابن العراقى وورد عن ابى هريرة اخرجه
سید الناس اور مغلطائی نے اور حسن کہا اوسکو حافظ ابو زرعہ اور ابن عراقی نے اور روایت
ابن مردوية وكذا من حديث على وابنه الحسين وجابر و
کی گئی ہے ابو ہریرہ سے نکالا اوسکو ابن مردویہ نے اور ایسے ہی حدیث حضرت علی سے اور
ابى سعيد وممن اثبته الحافظ المحب الطبرى والسمهودى
اونکے بیٹے حسین اور جابر اور ابی سعید اور ان لوگوںمین سے کہ ثابت رکہا اوسکو حافظون مین سے محب طبری
وابن حجر والسيوطى وله جزء فى اثباته سماه كشف اللبس
اور سمہودی اور ابن حجر اور سیوطی نے اور واسطے سیوطی کے اوسکے اثبات مین ایک رسالہ ہے جسکا نام اونہون نے

في حديث رد الشمس والقسطلاني وابن دبيع وابن عراق
في حديث رد الشمس رکھا ہے اور قسطلانی اور ابن دبیع اور ابن عراقی
وابن حجر المكي والقاري والخفاجي والتلمساني والدلجي والحلبي
اور ابن حجر مکی اور قاری اور خفاجی اور تلمسانی اور دلجی اور حلبی
والشبراملي والقشاشي والكردي وردوا على الدولابي و
اور شبراملی اور قشاشی اور کردی مین اور رد کیا اون لوگون نے
ابن الجوزي وابن تيمية قولهم موضوع وابن كثير قوله منكر
اوپر دولابی اور ابن الجوزی اور ابن تیمیہ کے قول مین اونکی کہ یہہ موضوع ہے اور اوپر ابن
واجابوا عن الامور التي اعلوه بها باجوبة شافية قوله
کثیر قول مین اوسکے کہ منکر ہی اور جواب دیا اون لوگون نے اون امور سے کہ علت ٹھہرایا ہی اون
على طريق الاستيفاء ذكر المصنف فيه انه اختلف المحدثون
لوگون نے ساتھ اوسکے ساتھ جوابون شافیہ کے قول اوسکا اوپر طریق استیفا کے ذکر کیا مصنف
في تصحيحه وتضعيفه ووضعه والاكثرون على ضعفه فهو
نے بیچ اوسکے کہ تحقیق اختلاف کیا ہی محدثون نے بیچ تصحیح اور تضعیف اور وضع اوسکے اور اکثر اوپر
في الجملة ثابت باصله وقد تقوى بتعاضد الاسانيد الى
ضعیف اوسکے ہین پس وہ فی الجملۃ ثابت ہے ساتھ اصل اپنے کے اور تحقیق قوی ہوجاتی ہی ساتھ
ان يصل الى مرتبة حسنة فيصح الاحتجاج به انتهى ثم رد
مدد سندونکے یہانتک کہ پہونچ جاتی ہی مرتبہ حسن تک پس صحیح ہے حجت پکڑنا ساتھ اوسکے انتہی پھر رد کیا
على ابن الجوزي ومن تبعه قوله بوضعه ونقل عن
اوپر ابن الجوزی اور تبعین اوسکے کے اس قول مین کہ وہ موضوع ہی اور نقل کیا
القسطلاني ان حديث اسماء اخرجه الطبراني وحسنه
قسطلانی سے کہ تحقیق حدیث اسماء کے نکالا اوسکو طبرانی نے اور حسن کہا اوسکو

العراقی فی شرح التقریب ثم اطال فی ذالک انتھی۔
عراقی نے شرح تقریب مین پھر طول کیا ہے اسمین انتہے۔
اور قرۃ العیون مین ہے کہ حدیث رد شمس کو اگرچہ ابن جوزی نے موضوعات مین گنا ہے مگر محققین محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہہ حدیث صحیح ہے اور ابن جوزی کا اعتراض اسپر غلط ہے انتہی۔
اب بعض مولوی صاحب جو یہہ فرماتے ہین کہ جب آفتاب غروب ہوگیا تو بموجب اعادۃ المعدوم محال کے نماز تو لامحالہ فوت ہوگی پھر اسکی پھرانے سے کیا فایدہ نکلا تو مین عرض کرتا ہون کہ حضرت من اگر آپ اعادۃ المعدوم محال کا کلمہ نہ پڑہیے اور اسلام فلاسفہ پر ایمان نہ لائیے اور بخیال قدرت باریتعالی کے بعینہ اعادہ اوقات کی تصدیق کیجیے تو کیا خرابی ہے۔
اور اگر یہہ آپکے گلے کے نیچے نہ اترسکے تو بمنزلہ پر ایمان لائیے اور اسمین اگر کچھہ تردد ہو تو اعادہ اوقات شرعیہ مین تو کوئی محظور نہین اور اسمین بھی اگر کچھہ کھٹکا ہو تو اسکو منجملہ خصوصیات خاصہ سمجھئیے اور زیادہ شک وشبہہ پر لاحول پڑہیے
چند چند از حکمت یونانیان ۔ حکمت ایمانیان راہم بخوان
قال الشامی فی رد المختار علی الدر المختار لو غربت ثم عادت
کہا شامی نے رد المختار حاشیہ در المختار مین پس اگر ڈوب جاوے
ھل یعود الوقت الظاہر نعم بحث لصاحب النہر حیث قال
آفتاب اور پھر لوٹ آوے تو آیا عود کرتا ہے وقت تو ظاہر یہہ ہے کہ ہان اسمین صاحب نہر نے
ذکر الشافعیۃ ان الوقت یعود لانہ علیہ الصلوۃ والسلام
بحث کی ہے چنانچہ کہا ہے کہ ذکر کیا شافعیہ نے کہ وقت عود کرتا ہے کیونکہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام
نام فی حجر علی رضی اللہ عنہ حتی غربت الشمس فلما استیقظ
سو گئے گود مین علی رض کے یہان تک کہ ڈوب گیا آفتاب پس جب جاگے

ذكر له انه فاتته العصر فقال اللهم انه كان في طاعتك وطاعة رسولك
تو ذکر کیا گیا واسطے آپکے کہ اونکی عصر کی نماز فوت ہوگئی پس فرمایا آپنے اے بار خدایا بیشک
فارددها عليه فردت حتى صلى العصر وكان ذلك بخيبر
وہ تیرے اور تیرے رسول کی فرمانبرداری مین تھا پس سورج کو تو اوسپر پھیرلا پس پھیر دیا گیا
والحديث صححه الطحاوي وعياض واخرجه جماعة
یہانتک کہ نماز پڑھ لی حضرت علی نے عصر کی اور یہہ واقعہ بمقام خیبر مین ہوا اور اس حدیث کو طحاوی
منهم الطبراني بسند حسن واخطاء من جعله موضوعا
اور عیاض نے صحیح کہا ہے اور ایک جماعت نے اسکی تخریج کی ہے اونہین سے طبرانی نے ساتھ سند حسن کے
كابن الجوزي وقواعدنا لا تاباه اه قال ح كانه نظير
اور خطا کی جسنے اسکو موضوع ٹھہرایا مانند ابن جوزی کے اور قواعد ہمارے نہین مخالف ہین اسکے کہا
الميت اذا احياه الله تعالى فانه ياخذ ما بقي من ماله في
اب گویا کہ یہہ واقعہ نظیر مردی کی ہے جب زندہ کردیوے اوسکو اللہ تعالی پس تحقیق وہ جو
ايدي ورثته فيعطى له حكم الاحياء وانظر هل هذا شامل
باقی رہا ہے مال سے اوسکے قبضہ مین وارثون کے پس دیا جاویگا اوسکو حکم زندہ کا اور دیکھنا یا یہہ شامل
لطلوع الشمس من مغربها الذي هو من العلامات الكبرى
ہے واسطے نکلنے آفتاب کے پچھم سے وہ کہ جو بڑی نشانیون مین سے قیامت کے ہے
للساعة اه قال ط والظاهر انه لا يعطى هذا الحكم لانه
کہا طحاوی نے اور ظاہر یہہ ہے کہ نہ دیا جاوے گا یہہ حکم
انما يثبت اذا اعيدت في ان غروبها كما هو واقعة الحديث
اوسکو کیونکہ سوا اسکے نہین ہے کہ یہہ اوسوقت ثابت ہوتا ہی کہ جب اوسکے غروب ہی کے وقت مین
اما طلوعها من مغربها فهو بعد مضي الليل بتمامه اه
لوٹا دیا جاوے جیسا کہ واقعہ ہی حدیث کا ہی لیکن نکلنا اوسکا پچھم سے پس وہ بعد گزرجانے تمام رات کے ہے

قلت على ان الشيخ اسمعيل ردما بحثه فى النهر تبعا للشافعية
کہتا ہون مین علاوہ اسکے کہ شیخ اسمعیل نے رد کر دیا ہے اوسکو کہ بحث کی ہے نہر مین
بان صلوة العصر بغيبوبة الشفق تصير قضاء و رجوعها لا
شافعیون کی پیروی کرکے اسی طرح سے کہ عصر کی نماز شفق کے غایب ہونے سے
يعيدها اداء وما فى الحديث خصوصية لعلى رضى الله عنه
قضا ہو گی اور رجوع آفتاب کا نہین اعادہ کرتا ہے اوسکو بطور ادا کے اور جو اس
كما يعطيه قوله عليه السلام انه كان فى طاعتك وطاعة
حدیث مین ہے تو یہ خصوصیت ہے علیؓ کی جیسا کہ دلالت کرتا ہے اوپر اوسکے قول علیہ السلام کا
رسولك اه قلت ويلزم على الاول بطلان صوم من افطر
کہ بیشک تھا خدایا وہ تیری اور تیرے رسول کی طاعت مین تھا کہتا ہون مین اور لازم آتا ہے
قبل ردها وبطلان صلوته المغرب لو سلمنا عود الوقت بعودها
اوپر اول کے بطلان روزہ اوس شخص کا کہ افطار کر ڈالے قبل رد اوسکے اور بطلان اوسکے
للكل والله تعالى اعلم انتهى وفى السيرة المحمدية والطريقة
نماز مغرب کا اور اگر تسلیم کرین ہم عود وقت کو تو عود کریگا واسطے سب کے واللہ تعالے اعلم انتہی اور
الاحمدية لمولانا كرامت على الدهلوى وطنا والحيدر ابادى
سیرۃ محمدیہ وطریقہ احمدیہ مولفہ مولانا کرامت علی الدہلوی وطناً اور حیدرآبادی نزیلاً ومدفناً
نزيلا ومدفنا قلت دل ثبوت الحديث على ان الصلوة
کہتا ہون مین دلالت کرتا ہے ثبوت حدیث کا اوپر اس بات کے کہ نماز
وقعت اداء وبذلك صرح القرطبى فى التذكرة قال فلو لم
واقع ہوئی ادا اور ساتھ اسکے تصریح کی قرطبی نے تذکرہ مین کہا پس اگر نہوتا
يكن رجوع الشمس نافعا وانه لا يتجدد الوقت لما ردها
رجوع شمس کا نافع اور وہ وقت کو نیا نکرتا تو خدا وند تعالے اوسکو اونپر

عليه ذكره في باب ما بذكر الموت والآخرة من اوائل

نہ بهتر لاتا ذکر کیا اسکو باب ما بذکر الموت والآخرة مین اوایل تذکرہ سے اور وجہ معقول

التذكرة ووجهه ان الشمس لما عادت كانها لم تغب انتهى

اوسکی یہ ہے کہ آفتاب جب لوٹ آیا تو گویا غروب ہی نہ ہوا انتہے -

جاننا چاہئے کہ شیخ عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ تعالے نے مدارج النبوة مین اس بارہ مین ایک تقریر لطیف وجامع مع مالہ وعلیہ لکھی ہے اسلئے مثبتاً للمرام و تنشیطاً للاذہان والافہام بعینہ اوسکا نقل کرنا مناسب مقام معلوم ہوتا ہی فهو هذا از وقایع این غزوہ آنست کہ چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از رجوع از خیبر بمنزل صهبا رسید وباصفیہ زفاف کرد ودر ہمین منزل نماز گزارد وبعد از گزاردن نماز سر مبارک در کنار علی رضی اللہ عنہ کہ نهادہ بود ودر روایتی آمدہ کہ بخواب رفت تا آثار وحی بر آن حضرت ظاہر شدن گرفت وعلی نماز دیگر نگذاردہ بود وزمان وحی چنان دراز شد کہ آفتاب غروب کردہ چون منجلی گشت حضرت از علی پرسید کہ نماز عصر گزاردہ گفت لا یا رسول اللہ نگزاردہ ام حضرت مناجات کرد وگفت خداوندا اگر علی در طاعت تو وطاعت رسول تو بود آفتاب را برای وے باز گردان کہ نماز عصر بگزارد پس حق تعالے مسألت حبیب خود را اجابت کرد وآفتاب بعد از انکہ بمغرب فرو رفتہ بود طالع شد چنانکہ شعاع آن برکوہ وہامون بتافت وخلایق برای العین مشاہدہ کردند وعلی وضو کرد ونماز گزارد وبدانکہ حبس شمس ورد آن از حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در سہ مواضع روایت کردہ اندیکے بعد از شب اسری کہ چون آنحضرت خبر داد کہ دران شب بعد از آنطرف قافلہ قریش را در راہ دید وعلامتی نیز ذکر کرد کہ شتری از ان گریختہ بود وبعضے از اہل قافلہ در پی آن سید دیدند پس گفتند کہ بگو کی میرسد آن قافلہ فرمود روز چهارشنبہ وچون روز چهارشنبہ شد

سہ غزوہ خیبر سنہ ٧ ھ ١٢

یعنی وحی منقطع گردید ١٢

نگران شدند قریش که قافله کے میرسد و روز گذشت و نیامد قافله پس دعا کرد
آنحضرت و زیاده کرده شد روز در ساعتی بحبس شمس پس رسید قافله روایت
کرده است این حدیث را یونس بن بکر در مغازی از ابن اسحق و همچنین روایت
کرده شده است حبس شمس مر آنحضرت را روز خندق وقتیکه مشغول گردانیده
شد از صلوة عصر چنانکه در بعضے روایات آمده است و مشهور آنست که قضا کرد
بعد از غروب دیگر این حدیث است که فوت شد از علی مرتضی نماز عصر پس دعا
کرد آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم و رد کرده شد آفتاب پس گزارد وے رضه
نماز و تکلم کرده اند علما حدیث در این احادیث و گفته اند که اینها مخالف اند
همه حدیث صحیح را که در باب یوشع بن نون علیه السلام آمده که از انجا اختصاص
حبس شمس بیوشع معلوم میگردد و آن حدیث اینست که در مشکوة از بخاری و
مسلم از ابی هریرة آورده که گفت گفت رسول خدا صلی الله علیه و آله وسلم برآمد
بغزا پیغمبری از پیغمبران و گفته اند که مراد باین پیغمبر یوشع بن نون است علیه
السلام پس قریب شد بقریه نزدیک نماز دیگر و نزدیک شد که آفتاب غروب کند
پس فرمود آن پیغمبر مر آفتاب را که تو ماموری و من نیز مامورم و مناجات کرد
بخدا و فرمود خداوندا حبس کن و نگاه دار آفتاب را بر ما پس حبس بسه صورت
متصور است برد کردن بمدارج یا توقف بے رد یا بابطاء سیر پس حبس کرده
شد آفتاب تا فتح کرد خداے تعالے قریه را بر دست وے اگرچه در این روایت
ال حبس بیوشع مذکور نیست اما در روایت دیگر آمده که فرمود آنحضرت
صلی الله علیه و آله وسلم لم یحبس الشمس علی احد الا یوشع بن نون
چنانکه در مواهب آورده که قتال کرد یوشع جباران را روز جمعه و چون نزدیک
بغروب رسید ترسید که غایب گردد آفتاب پیش از آن که فارغ گردد از قتال
پس دعا کرد خدای را پس رد کرد وے تعالے تا فارغ گشت از قتال ایشان و
بعضی از علما جمع کرده اند میان احادیث مذکوره و حدیث یوشع آن که احتمال

دارد کمرا دآن باشد که حبس کرده لشد از جمله انبیا ما تقدم برای غیر یوشع و تأمل هر دو معنی
یکیست یا صد و راین حدیث یوشع از آنحضرت پیش از وقوع رد شمس باشد بر وی
صلی الله علیه وآله وسلم در این مواضع والله اعلم۔
پس معلوم شد که تکلم محدثین در رد حبس شمس مخصوص بحدیث علیؓ نیست بلکه در سایر مواضع
ثلثه است که واقع شده است در آن واما کلام در حدیث رد شمس برای علیؓ انچه علما
گفته اند نقل کنیم بے ثبوت تعصب و تعسف وما علینا الا البلاغ ودر مواهب
لدنیه گفته روایت کرده است اینحدیث طحاوی که از اکابر علمای حنیفه است ودر
اصل شافعی بود رجوع کرد از ان بحنفیه ودر شرح مشکوة الآثار وحکایت کرده است
قاضی عیاض مالکی و گفت طحاوی که احمد بن صالح که از ثقات علمای حدیث است در
مرتبه احمد بن حنبل میگفت سزاوار نیست مرکسی را که از سبیل وی علم است تخلف و
تغافل از حدیث اسما زیراکه وی از علامات نبوت است وبعضی گفته اند این حدیث
صحیح نیست وابن جوزی او را در موضوعات ذکر کرده و گفته است این موضوع است
بیشک در سند وی احمد بن داؤد است ووی متروک الحدیث کذاب است
چنانچه دارقطنی گفته است وابن حبان گفته وضع میکرد حدیث را ونیز ابن جوزی
گفته که روایت کرده است این حدیث را ابن شاهین و گفته این حدیث باطل
واز غفلت واضع اوست که نظر کرده است بصورت فضیلت وتصور نکرده عدم فایده
آن را وندانسته که صلوة عصر بغیبوبت آفتاب قضا گردید ورجوع شمس ادا نمیکرد آنرا
وتحقیق افراد کرده است اینهمه را در تصنیفی علحده در رد بر روافض وذکر کرده است
حدیث را بطریق وی ورجال وی گفت که وی موضوع است و گفته که عجب است از قاضی عیاض (ی شیخ عبدالحق محدث دهلوی ۱۲)
که با جلالت قدر وی وعلو خطر وی در علوم حدیث چگونه ساکت ماند از وی ابهام کننده صحت
او را ونقل کننده ثبوت او را گفت کاتب حروف عفی الله عنه که قول این قائل که نماز عصر
بغروب آفتاب قضا گشت ورجوع شمس وا نمیگرداند او را محل نظر است زیراکه قضا بر
تقدیری گردد که آفتاب باقی ماند بر غیبوبت وفوات وقت اما اگر وقت نیز عاید گردد چرا

ادا نشود و معنی ادا نیست مگر وقوع نماز در وقت اگرچه باعاده وقت باشد و نیز بعد از اعتراف
بجلالت قدر قاضی عیاض و علو خطر وی مناسب توقف و تردد است نه جزم به بطلان
و انکار با وجودیکه مثل طحاوی و احمد بن صالح آنرا تصحیح کرده باشند و ابن جوزی مستعجل
است در حکم بوضع و ادعاء آن و وثوق نیست بقول وی در این باب چنانکه شیخ
ابن حجر عسقلانی در حدیث سد و اکل باب الا باب علی که ادعا کرده است ابن جوزی
وضع آنرا مستعد بصحت حدیث سد و اکل خوخة الا خوخة ابی بکر گفته است و در
تاریخ مدینه مطهره آنرا ذکر کرده ایم و شیخ محمد سخاوی در مقاصد حسنه میگوید که گفته است
احمد لا اصل له و تبعیت کرده است او را ابن جوزی و آورده است آنرا در
موضوعات و تصحیح کرده است آنرا طحاوی و قاضی عیاض و تخریج کرده است ابن منده
و ابن شاهین از حدیث اسماء بنت عمیس و ابن مردویه از حدیث ابی هریره انتهی و
نیز در مواهب گفته که روایت کرده است آنرا طبرانی در معجم کبیر باسناد حسن چنانکه
حکایت کرده است شیخ الاسلام بن عراقی در شرح تقریب از اسماء بنت عمیس و حافظ
ابن کثیر گفته که از حدیث یوشع معلوم شد که رد شمس از خصایص یوشع است پس دلالت
کند بر ضعف حدیثی که روایت کرده شده است در رد شمس برای علی و تصحیح کرده است
آنرا احمد بن صالح مصری و لیکن نقل نکرده شده است در کتب صحاح و حسان با وجود
توفر دواعی بر نقل وی و متفرد شده به نقل وی زنی از بیت مجهوله که شناخته نمیشود
حال وی انتهی پوشیده نماند که قول وی ذکر کرده نشده است در کتب صحاح و
حسان منظور فیه است بآنکه چون طحاوی و احمد بن ابی صالح و طبرانی و قاضی عیاض
قایل اند بصحت و حسن آن و ذکر کرده اند در کتب خود و قول بآن که ذکر کرده
نشده است در کتب صحاح و حسان منظور فیه است بآنکه چون طحاوی و احمد بن
ابی صالح و طبرانی و قاضی عیاض قایل اند بصحت و حسن آن و ذکر کرده اند در
کتب خود و قول بآنکه ذکر کرده نشده است در کتب صحاح و حسان درست نباشد
و لازم نیست که در جمیع کتب صحاح و حسان مذکور گردد و نیز قول بجهالت و عدم

معرفت حال اسمار بنت عمیس ممنوع است زیرا کہ وے امرءۃ جمیلہ جلیلہ عاقلہ کیسہ است کہ احوال وے معلوم و معروف است و بود وے تحت جعفر بن ابی طالب و زائید برائے وے عبد اللہ بن جعفر را و بود در تحت ابی بکر و زائید برای وے محمد را و بعضی مردم گویند کہ تحلف علی مرتضی را گزاردن نماز ہمراہ آنحضرت و تاخیر آن بعید است و ہیچ بعدے ندارد و حوادث و عجایب بسیار است کہ مثل این امور از وے میزاید و روایت کردہ اند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علی را رضی اللہ عنہ بعد از نماز بکارے فرستادہ بود و کارہا در غزوہ خیبر بسیار بود بوی رضی اللہ عنہ و بعد از رفتن علی رضی اللہ عنہ نماز عصر گزاردہ باشد و علی حاضر نبود آنرا پس واقع شد انچہ شد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال انتہی۔

اب یہان پر جو بعضے دیسی عیسائی مونہہ پہاڑ پہاڑ کر یہہ کہتے ہین کہ مسلمانون کا عجب حال ہے کہ فقط ایک ایک عورتون کی باتون کو مدار ایمان ٹہرائے اور ذریعہ نجات سمجھہ لیئے ہین دیکھو محمد صاحب کی فقط ایک دائی آمنہ کے قول پر مسئلہ شق الصدر پر اتفاق ہوگیا اور اکیلے اسمار بنت عمیس کی بات پر اوسکے شوہر علی کے لیئے آفتاب کے پہر آنے پر اجماع جم گیا اور یہہ عجیب بات ہے۔

تو اولاً اونکا یہہ جواب ہے کہ بحث شق القمر مین لکھا گیا ہے کہ کسی حادثہ خاصہ و واقعہ مختصہ کے اظہار و اثبات کے لیئے اونہین لوگون کے اقوال کو ترجیح ہوا کرتی ہے کہ جو اوس صاحب حال سے قربت خاصہ و اختصاص مختصہ رکہتے ہون نہ کہ اجانب و بے واسطہ لوگون کے قولون کو کما ہو ظاہر۔

و ثانیاً ہم مسلمانون نے ان دونون معجزون کو فقط ان دونون عورتون ہی کے کہنے سے سچ نہین سمجھا ہے بلکہ اول تو الم نشرح لک صدرک

آیت قرآنیہ سے بہی ثابت کر دیا ہے۔
اور ثانی کو چونکہ اسما بنت عمیس نے ہزارون آدمیون کے سامنے اس عجیب خبر کو بیان کیا اور کسی نے انکار نہ کیا تو گویا اون سبہون نے کہا پس اتنے لوگون کے اقوال سے یہہ حق و سچ سمجہا گیا ہے لا کما زعمتم۔
وثالثاً اون عیسائیون کی دہن دوزی کے لیے جناب یوحنا کے ۲۰ باب کی ان آیات کو پیش کرتا ہون۔ ہفتہ کے پہلے دن مجدلینی مریم ایسا تڑکے کہ ہنوز اندہیرا تہا قبر پر آئی اور پتہر کو قبر کے مونہہ سے سرکائے ہوئے دیکہا تب وہ شمعون پطرس کے اور اس دوسرے مرید کے پاس جسے یسوع پیار کیا کرتا تہا دوڑی آئی اور اونسے کہا لوگ خداوند کو قبر سے نکال لے گئے اور مین نہین جانتی کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا تب پطرس دوسرے مرید کے ساتہہ ہو کے نکلا اور قبر کی طرف آنے لگا اور وے دونون اکٹہے دوڑے پہر دوسرا مرید پطرس سے آگے دوڑ کر قبر پر پہلے پہونچا اوس نے جہک کے سوتی کپڑے پڑے دیکہے پر وہ اندر نہین گیا شمعون پطرس اسکے بعد پہونچا اور قبر کے اندر گیا اور سوتی کپڑے پڑے ہوئے دیکہے اور وہ رومال جس سے اوسکا سر بندہا تہا اون سوتی کپڑونکے ساتہہ نہین پر جدا لپٹے ہوئے ایک جگہہ پڑے دیکہا تب دوسرا مرید بہی جو قبر پر پہلے آیا تہا اندر گیا اور دیکہہ کے ایمان لایا کہ وے ہنوز کتاب نہین سمجہتے تہے کہ وہ ضرور مردون مین سے جی اوٹہیگا۔
تب وے مرید اپنے گہر مین گئے اسکے بعد مریم باہر قبر پر روتی کہڑی رہی اور روتی ہوئی قبر مین جہک کے نظر کی تو کیا دیکہا کہ دو فرشتہ سفید لباس مین ایک طرف اور دوسرا پائتی جہان یسوع کی لاش رکہی تہی بیٹہے ہین اونہون نے اوس سے کہا اے عورت تو کیون روتی ہے اوس نے کہا اسلیے کہ لوگ میرے خداوند کو لے گئے اور مین نہین جانتی کہ اونہون نے اوسے کہان رکہا یہہ کہہ کے پیچہے پہری اور یسوع کو کہڑے دیکہا اور نہ پہچانا کہ وہ یسوع ہے یسوع نے اوس سے کہا اے عورت تو کیون روتی ہے کسے ڈہونڈہتی ہے اوس نے اوسے باغبان جان کے کہا

صاحب اگر تو اوسے لیگیا ہے تو مجھسے کہہ کہان رکہا ہے کہ مین اوسے لیجاؤن یسوع
نے اوس سے کہا اے مریم اوس نے پہر کے اوس سے کہا اے ربونی یعنی اے مرشد
یسوع نے اوس سے کہا مجھے مت پکڑو کیونکہ مین ا۔بہی اپنے باپ کے پاس اوپر نہین
جاتا ہون پر میرے بہائیون کے پاس جا اور اونسے کہہ کہ مین اوپر اپنے باپ
اور تمہارے باپ پاس اور اپنے خدا اور تمہارے خدا پاس جاتا ہون مجدلیہ مریم آئی
اور مریدونسے کہا کہ مین نے خداوند کو دیکہا اور اوس نے مجھہ سے یہہ باتین کہین
انتہی فما ھو جوابکم فھو جوابنا اب بعض حضرات جو یہہ فرماتے ہین کہ تم نے
یہہ سب تو لکہا مگر حضرت سلیمان کے رد شمس کو کیون نہین ذکر کیا حالانکہ وہ بہی ایک امر
ثابتۃ الاصل و واقعہ مثبتۃ النقل ہے چنانچہ نورالانوار مین بہی لکہا ہے وھذا
الوقف امر ممکن خارق للعادۃ کما کان لسلیمان علیہ السلام حیث عرضت
علیہ بالعشی الصافنات الجیاد فکادت الشمس تغرب فضرب سوقہا
واعناقہا فرد اللہ الشمس حتی صلی العصر وسخر لہ الریح مکان الخیل وھذا
بنص القران انتہی اور قمر الاقمار حاشیہ نورالانوار مین لکہا ہی قولہ وھذا بنص القران
ای فی سورۃ ص انتہی تو مین عرض کرتا ہون کہ اس امر کا ممکن اور خارق العادت ہونا مسلم
مگر حضرت سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے پایا جانا غیر ثابت ہی اور قرآن شریف مین کہین اسکا
کچہہ نشان نہین اور جن لوگون نے ردوھا کی ضمیر کو آفتاب کیطرف پہیرا ہی اونسے یہہ مسامحہ ہوگیا ہے
کیونکہ اسکے بعد جملہ فطفق مسحا بالسوق والاعناق سے صاف وہی گہوڑونکا پہیرا
ثابت ہی نہ کہ آفتاب کا کما لا یخفی علی ارباب السلیقہ واصحاب القریحۃ القویمۃ
واللہ اعلم بالصواب لان عندہ ام الکتاب وانا العبد المذنب المفتقر الی مولاہ
عبدہ المسکین محمد المدعو بعبد اللہ غفر لہ اللہ المدرس المدرسۃ
المحمدیۃ الصولتیۃ الواقعۃ فی بلدۃ کلکتۃ المحمیۃ قد فرغت
من تحریر ھذا التحریر فی ھذا ودہ ۱۲۹۷ من ھجرۃ سید البشیر النذیر صلی
اللہ علیہ وسلم تمت

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام

شد از سبوحیان گردون صدا ده | که سبحان الذی اسری بعبده

درۃ التاج

فی

بیان المعراج

شبی بر نشست از فلک در گذشت | به تمکین و جاه از فلک در گذشت

طبع فی المطبع المفید العام الکائن فی بلدة اکبراباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ
الْاَقْصٰی ۔ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى

سوال

حکماء فرنگ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہہ آسمان کوئی شئے مجسم نہین فقط ایک حد نظر و مد بصر ہے پس تبلائیے کہ محمدیون کے پیغمبر کی معراج کہان ہوئی ۔

الجواب

واقعہ معراج پر اعتراض کرنے والے یا تو اہل کتاب (عام اس سے کہ کتب سماویہ ہین یا غیر سماویہ) ہین یا حکماء اور حکماء مقلدین بہ ہیئت بطلیموس ہین یا متبعین نظام فیثاغورث پس حضرات اول دو حال سے خالی نہین یا ہنود ہونگے یا نصاری و یہود پس حضرات ہنود تو اس پر کسی طرح اعتراض کر ہی نہین سکتے کیونکہ اونکی کتابون مین اونکے حضرات اکابر کا آسمان پر اس کثرت سے آمد و رفت کرنا لکھا ہے کہ جسکا یہہ لوگ کسیطرح انکار نہین کر سکتے مثلاً بہاگوت کے پانچوین ادہیائے گوکرن مہاتم مین لکھا ہے کہ مسمی دہودہ کاری برادر گوکرن مرنے پر بوجہ گناہ بریت یعنی

۵

پاک ہے وہ اللہ جس نے سیر رات کرائی اپنے بندہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو رات مین مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ تک نزدیک ہوا بمقدار دو کمانون کے یا اس سے بھی کم پس وحی کی خدا نے جو چاہا وحی کرنیکو ۱۲

بہوت ہو گیا تب اوسکو گو کرن نے سب ماہ بہاگوت سُنایا یعنی سات روز مین بہاگوت ختم کیا تب دہوندہ کاری کے لئے بیوان سواری کے لئے آیا اور دہوندہ کاری اوسپر چڑہ کر بیکنٹھ مین چلا گیا تب یہہ حال دیکہکر اور مونی و دیوتا لوگون نے بہی سیتا بہاگوت سنا اور وہ لوگ بہی زندہ مجسم بسواری بیوان بیکنٹھ چلے گئے اور بہاگوت کے اسکندر دہم ادہیای ۹ ہم مین لکہا ہے کہ نل کو بیر ونی کریو دونون بہائی بوجہ بد دعای نارد مُن کے بمقام گوکُل درخت ہو گئے اور کرشن چندر اوس درخت کو اکہاڑ کر بد دعا سے رہا کرکے اونکو مجسم بیرلوگ مین بہیجدئے الی غیر ذالک باقی حضرات یہود و نصاری تو پس یہہ لوگ ملاحظہ فرماوین کہ پیدائش کے ۵ باب کی ۲۴ آیت مین لکہا ہے حنوک خدا کے ساتھہ ساتھہ چلتا تہا اور غائب ہو گیا اسلئے کہ خدا نے اوسے لے لیا اور دوسرے سلاطین کے دوسرے باب کی ۱۱ آیت مین ہے اور ایسا ہوا کہ جو نہین وے دونون (ایلیاہ و ادرالیسع) بڑہتے اور باتین کرتے چلے جاتے تہے تو دیکہو ایک آتشی رتہہ اور آتشی گہوڑے ونکے درمیان آکے اون دونون کو جدا کر دیا ایلیاہ بگولے مین ہوکے آسمان پر جاتا رہا اور عبرانیون کے ۱۱ باب کی ۵ آیت مین ہے ایمان کے سبب حنوق اوٹہایا گیا تاکہ موت کو نہ دیکہے اور نہ ملا اسلئے کہ خدا نے اوسکو اوٹہالیا آدم کلارک مفسر بیبل نے لکہا ہے کہ اسمین کچہہ شک نہین کہ ایلیاہ زندہ آسمان مین اوٹہائے گئے اور تبیین الکلام فی شرح التوراۃ والانجیل علی ملۃ الاسلام مین لکہا ہے علمای یہود اور علماء عیسائی اور ہم مسلمان اس بات پر متفق ہین کہ اللہ تعالے نے حضرت ادریسؑ علیہ السلام کو زندہ اوٹہالیا تفسیر کبیرؒ مین لکہا ہے کہ اوٹہالیا کے لفظ سے ایک خالی مکان مین اوٹہا لینا مراد ہے کیونکہ جب کہا جاتا ہے کہ ہمنے ایک مکان مین اوٹہالیا تو اوس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ دوسری جگہہ اوٹہالیا صرف مرتبہ کے بلندی مراد نہین ہوتی پس حضرت ادریس علیہ السلام آسمان مین یا بہشت مین ہین اور بموجب صحیح قول کے زندہ ہین مرے نہین اور مرقس کے ۱۶ باب کی ۱۹ آیت مین ہے غرض

حنوق اور حضرت الیاس علیہ السلام ... زندہ ... آسمان پر ہین ۱۲

۱۲ ان الرفعۃ فی المکان ای فی موضع عال وهذا اولی لان الرفعۃ المقرونۃ بالمکان تکون رفعۃ فی المکان لا فی الدرجۃ انتہی ۱۲

خداوند (عیسیٰ) اونہین ایسا زمانے کے بعد آسمان پر اوٹھایا گیا اور خدا کی داہنے
ہاتہہ بیٹھا اور لوقا کی ۲۴ باب کی ۵۱ آیت مین ہے اور ایسا ہوا کہ جب وہ اونہین
برکت دے رہا تہا اون سے جُدا ہوا اور آسمان پر اوٹھایا گیا اور ۲ قرنتھیون
کے ۱۲ باب کی ۲ آیت مین ہے مسیح کے ایک شخص کو مین جانتا ہون کہ چودہ برس
گزرے ہونگے کہ وہ یا تو بدن کے ساتہہ کہ یہہ مجھے معلوم نہین یا بغیر بدن کے
کہ یہہ بہی مجھے معلوم نہین خدا کو معلوم ہے تیسرے آسمان تک یکایک پہونچایا گیا
اور مین ایسے شخص کو جانتا ہون کہ وہی یا بدن کے ساتہہ یا بدن کے بغیر کہ مجھے
معلوم نہین خدا کو معلوم ہے فردوس تک یکایک پہونچایا گیا اور اوسنے وہ
باتین سُنین جو کہنے کی نہین اور مکاشفات یوحنا کے ۴ باب مین ہے بعد اسکے
جو مین نے نگاہ کی تو دیکہو کہ آسمان پر ایک دروازہ کہلا ہے اور پہلی آواز جو مینے
سُنی نرسنگے کی سی تہی جو مجھہ سے بولتی تہی اسنے کہا کہ ادہر اوپر آ اور مین تجھے
وہ باتین دکہلاؤنگا کہ اسکے بعد ضرور ہونگی تب وونہی مین روح مین شامل
ہوگیا پھر کیا دیکھتا ہون کہ آسمان پر ایک تخت دہرا ہے اور اوس تخت پر کوئی
بیٹھا ہے اور جو اوسپر بیٹھا تہا وہ دیکھنے مین سنگ یشب اور عقیق سا تہا اور
ایک دہنک جو دیکھنے مین زمرد سا تہا اوس تخت کے گرد تہا اور اوس تخت کے
آس پاس چوبیس تخت تہے اور اون تختون پر مینے چوبیس بزرگ سفید پوشاک
پہنے ہوئے بیٹھے دیکھے اور اونکے سرون پر سونے کے تاج تہے اور بجلی اور گرج
اور آوازین اوس تخت سے نکلتی تہین اور آگ کے سات چراغ اوس تخت
کے آگے روشن تہے یہہ خدا کی سات روحین ہین اور اوس تخت کے آگے
شیشہ کا ایک سمندر بلور کی مانند تہا اور تخت کے بیچوں بیچ اور تخت کے گرداگرد
چار جاندار تہے جو آگے پیچھے آنکھون سے بہرے تہے اور پہلا جاندار ببر کے مانند
تہا اور دوسرا جاندار بچھڑے کے مانند اور تیسرے جاندار کا چہرہ انسان کا سا تہا
اور چوتہا جاندار اوڑتے عقاب کا سا اور ان چارون جاندارون مین سے

ایک ایک کے چھہ پر تھے اور اونکے چارون طرف اور اندر آنکھین ہی آنکھین تھا
نہین اور وے رات دن فراغت نہین رکھتے مگر کہتے رہتے کہ قدوس قدوس
قدوس خداوند خدا قادر مطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آنے والا ہے اور جب
وے جاندار اوسکے جو تخت پر بیٹھا ہے اور ابد الآباد زندہ ہے بزرگی اور عزت
اور شکرگزاری کرتے ہین تب وے چوبیس بزرگ اوسکے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے
گر پڑتے ہین اور اوسکو جو ابد تک زندہ ہے سجدہ کرتے ہین اور اپنے تاج کو
یہہ کہتے ہوئے اوس تخت کے آگے ڈالدیتے کہ اے خداوند تو ہی جلال و عزت
اور قدرت کے لایق ہے کیونکہ تو ہی نے ساری چیزین پیدا کین اور وے
تیری ہی مرضی سے ہین اور پیدا ہوئین پس اب محمدیون کے پیغمبر کا آسمان
پر تشریف لیجانا اور بہشت و دوزخ وغیرہا عجائب و غرائب کو دیکھنا اور ملائکہ
و انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کرنا اور خداوند تعالیٰ سے ایسی باتین
کرنی کہ جو کہنے کے لائق نہین ہرگز ان بیانات سے بڑھکر نہین ہین ولکن عین
السخط تبدی المساویا ۵ چشم بداندیش کہ برکندہ باد ؛ عیب نماید ہنرش در نظر
یا دری فانڈر صاحب حل الاشکال مین لکھتے ہین کہ مسیحیون کے عقیدے مین
جو یہہ ہے کہ مسیح بعد صلیب کے جہنم مین داخل ہوا تو یہہ حق ہے لیکن یہان پر
جہنم سے ہادس مراد ہے اور وہ ایک موضع درمیان جہنم اور فلک اصلی کے ہے
پس اپنے تین دن ٹھہرنے کے لئے تو فوراً ایک ہادس طیار ہو جاوے اور دوسرون
کی ایک چشم زدن کے سیر کے لئے مکان ڈہونڈہا جاوے۔ سچ ہے اپنی آنکھونکی
شہتیرین نظر نہین پڑتین اور دوسرون کے تنکہ دیکھنے کے لئے چار آنکھین ہوجایا
کرتی ہین اب حکما متقلدین حکمت بطلیموس تو وہ آسمان کے وجود کے تو
قائل ہین مگر بباعث حرکت دائمی ابدی فلک کے خرق و التیام کو باطل سمجھتے
ہین اسلئے معراج کو بہی محال تصور کرتے ہین حالانکہ براہین ہندسیہ و دلائل
ریاضیہ آسمان کا قابل کون و فساد ہونا جس سے خرق و التیام بہی ثابت

ہوتا ہے انکے نزدیک ثابت ہے یا ایسی ایک حرکت سریعہ کا جسم صاعدین پایا
جانا مسلم ہے کہ جس سے آسمان کو سکون نہوا ور وہ جسم صاعد فلک پر صعود بہی
کرجاوے پس ہوسکتا ہے کہ مطابق اسکے ہمارے حضرت کے جسم مبارک یا
آپکے مرکبین ایسی ہی حرکت پائی گئی ہو اور آپ عرش معلے وغیرہ پر تشریف لیگئے
ہون باقی متبعین حکمت فیثاغورث جس پر آجکل دارو تحقیق کی دار و مدار ہے تو
اولاً یہہ تمام علمار و عقلا کے خلاف ہے اسکا کیا اعتبار و ثانیاً اگر ہم یہہ تسلیم کرلین
کہ جو یہہ حکمار متبعین فیثاغورث کہتے ہین یہی صحیح ہے اور یہہ کچہہ ضرور نہین کہ
جس پر بہت سے لوگ ہون وہی صحیح ہوا در آسمان کو محض ایک غیر موجود شئے
تصور کرلین اور اس سبز نیلی چیز کو جو ہمارے سر پر دکھائی دیتی ہے اور ہمکو
چارون طرف سے مثل خیمہ کے گہیرے ہوئے ہے فقط ایک حد نظر و مد بصر سمجہین
تو بہی ہمارے حضرت کی معراج کے لئے کوئی امر متخلل نہین کیونکہ جیسے اشیار
کثیفہ کا لطیف کرنا داخل تحت امکان قدرت باری تعالےٰ ہے ویسے ہی اشیار
ارضیہ کا لطیف کردینا بہی اوسکی قدرت مین داخل ہے پس ممکن ہے کہ اللہ تعالےٰ
نے ہمارے صاحب معراج کے عنصر شریف کو ایک وجہ لطیف عطا فرماکر بجانب
علو لیجاکے مرتبۂ اقربیت خاصہ واختصاص مختصہ کا جسکو معراج کہتے ہین عنایت
کیا ہو جیسے حضرت یوحنا کو ایک مرتبۂ خاص حاصل ہوا جسکے ذریعے سے اون
حضرت نے حضرات عیسائیہ کے آسمان پر صعود فرمایا کما مر من التوریٰة
والاناجیل اور دیکہئے آدم کلارک مفسر ور صاحب تبیین الکلام کہ ایک
مشہور منکرین آسمان سے ہین اونکی ا نزدیک بہی حضرت ادریس کا زندہ
آسمان پر تشریف لیجانا مسلم ہے پس اگر ایسے ہی ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی معراج بہی ہوئی ہو تو کیا محل کلام ہے اور پہر انہین لوگونکا یہہ
بیان ہے کہ جس طرح سے آفتاب و ماہتاب وغیرہ سیارات ہین ویسے ہی اور
بہی ستارے ہین کہ جو ابتک ہم لوگون کو معلوم نہین چنانچہ جب سے دوربین

جیسا کہ گذر چکا توریت اور انجیلون کی عبارت سے ۱۲

وغیرہ آلات طیار ہوگئے اور زمین کے کئی ایک شکل وسطا جرم وغیرہ بنائے گئے اور جیسی جیسی ان آلات مین ترقی ہوتی جاویگی ویسے ہی اور بھی پائے جاتین گے اور یہہ سب شکل زمین کے معمور وآباد ہین حتی کہ زمین جنگل وبیابان وصحرا بھی ہین پس بصورت اقرار ان امرون کے اگر کسی ایسے مقام خاص مین آپکی معراج ہوئی ہو جسکی ابتک منکرونکو خبر بھی نہو تو کون تعجب ہے -

اب یہان پر جو لوگون کو شبہہ ہوتا ہے کہ اتنی جلدی پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقصیٰ اور آسمانون اور دوزخ وبہشت کی کیونکر سیر کرلی تو اولاً یہہ سمجھنا چاہیئے کہ پیغمبر صاحب نے آپ باختیار خود تو یہہ سیر کی ہی نہی بلکہ خداوند تعالےٰ نے یہہ سیر کرائی تہی - جیسا کہ فرمایا ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی اور خداوند تعالےٰ کے اس پر قادر ہونے مین کوئی کسی طرح سے انکار نہین کرسکتا -

ثانیاً حکماؤن کے نزدیک آسمان وزمین ایک منٹ مین ہزارون بلکہ لاکھون کوس حرکت کرتے ہین اور ایسے ہی بعض حکماء کے نزدیک آفتاب ایک دن مین مشرق سے مغرب تک سیر کرلیتا ہے پس اسی طرح سے اگر اور کسی مقبول مخلوق نے تھوڑے عرصے مین ان سب چیزون کی سیر کرلی ہو تو عقلاً اس مین کون قباحت لازم آتی ہے -

ثالثاً ملائکہ وشیاطین کے ایک لمحہ مین مشرق سے مغرب تک سیر کرلینے کو آریہ لوگ مانتے ہین اور پہر واقعہ معراج پر اعتراض کرتے ہین اَسْتَغْفِرُ اللہ -

رابعاً ہوا کے ایک چشم زدن مین کہان سے کہان جانیکو تو آپ بالبداہت یقین کرتے اور ممکن سمجھتے ہین پہر واقعہ معراج مین کیون چون وچرا کرتے ہین -

خامساً آپ لوگون نے سنا ہوگا کہ بلقیس کا تخت حضرت سلیمان کے ایک وزیر نے اسم اعظم کی برکت سے ایک طرفۃ العین مین مسافت بعیدہ سے منگا لیا تہا

...نے اپنے کسی خاص بندہ کو اتنی جلدی اتنے مسافات کو طی کرا کے
یہہ سب چیزین دکھلا دین تو کیا بعید و کون محل کلام ہے۔
سادساً ریل مین سوار ہو کر منزلون ایک گھنٹہ مین پہونچ جاتے اور تار پہ ہیرون
کی مسافت کی خبر کو ایک لحظے مین منگوا لیتے اور ان مصنوعات انسانیہ کو تو ممکن
جانتے ہین اور خدا کے کارخانے مین دخل دینے کو اپنی قابلیت سمجھتے ہین
مصرعہ الحذر ای شیخ نادان الحذر۔
سابعاً ملاحظہ فرمائیے کہ خیالات انسانیہ و تصورات بشریہ طرفۃ العین مین ایسے
کہان تک پہونچتے ہین پس اگر کوئی خاص بندہ اسیطرح عرش وغیرہ تک پہنچ
گیا ہو تو کیا تعجب ہے۔
ثامناً قوای باصرہ اپنے مبدا سے منتہا تک کتنی جلدی کہان سے کہانتک پہونچ
جاتے ہین پھر اسیطرح سے اگر ہمارے حضرت اتنی جلدی عرش و کرسی وغیرہ
سب کچھ ملاحظہ فرما لیے ہون تو کیا بعید ہے۔
تاسعاً برق طرفۃ العین مین کہانسے کہان تک نکل جاتی ہے پس صاحب معراج
کو اس سے بہی جلد اگر یہہ سب حاصل ہو گیا تو کیا محال ہے۔
عاشراً دیکھیئے ہم لوگون کے سرون پر بدلیان کیسی گھوما کرتی ہین اور ایک
لحظہ مین کہان سے کہان تک پہونچ جاتی ہین پس ایسے ہی صاحب معراج
بہی اتنی جلدی زمین سے عرش وغیرہ تک پہونچ گیے ہون تو کیا بعید ہے۔
یہانپر بعض لوگ یہہ کہتے ہین کہ معراج فقط روحی ہوئی ہے تو ہم کہتے ہین کہ
آیت اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اور اَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ اوسکو باطل کرتی ہے کیونکہ
حقیقتاً بالاتفاق لفظ عبد کا اطلاق مجموعہ روح و جسم پر ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالےٰ نے اَرَاَیْتَ الَّذِیْ یَنْہٰی عَبْدًا اِذَا صَلّٰی اور لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ
اور اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اور اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ اور مِمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا
اور عَبْدًا شَکُوْرًا الٰی غَیْرِ ذٰلِکَ اور بعض کہتے ہین کہ یہہ فقط ایک خواب تہا

توہم کہتے ہین کہ اگر ایسا ہوتا تو کوئی اسکو محال نہ سمجھتا اور مخالفین کی طرف سے
یہہ شور و غل نہ کیا جاتا کیونکہ خواب مین تو ہر شخص آسمان پر جا سکتا اور ہوا پر
اڑ اور پانی مین تیر سکتا اور عجائبات مشاہدہ کر سکتا ہے جان ڈیون پورٹ
صاحب اپنی کتاب مین عیسائیون کے اعتراض کے جواب مین لکہتے ہین راقم
کہتا ہے کہ ان ناتہ چینیون کو یاد رکہنا چاہئے تہا کہ یہہ حکایت اوس قصہ کے
بہ نسبت ذرا بہی بعید از عقل اور حد ... قیاس نہین ہے جسمین یہہ ہے کہ ایک
جنگل مین شیطان نے مسیح کو اغوا کیا جیسا کہ انجیل مین لکہا ہے کہ پہر شیطان اوسی
(یعنی مسیح کو) ایک بڑے اونچے پہاڑ پر لے گیا اور اوسے سب سلطنتین دنیا کی
اور انکی حشمت دکہلائی آدر اوسی مین یہہ بہی لکہتے ہین کہ معراج کے
بارے آنحضرت کے معتقدین مین بہت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ
صرف ایک خواب تہا بعض کہتے ہین کہ یروشلم تک تو آپکا جسم بہی گیا تہا مگر
... پر صرف روح ہی گئی بعض کی رای ہے کہ صعود آسمانی اور سفر یروشلم
دونون آپ نے مع جسم فرمائی یہہ نہین کہ صرف روح ہی گئی ہو آخری قول
پر اکثر کو اتفاق ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے بہی اوسکے درست ہونیکا انکار نہین کیا انتہی پس بمقابل قول اکثر اولین
کا قول مردود ہوتا ہے اور قول معتمد وہی ٹہرتا ہے جسکی صحت پر صاحب قول
وحال کو اقرار ہو ع لان القول ما قال الحذام اب بیان یہ جو بعض یہہ کہتے
ہین کہ سورہ بنی اسرائیل مین ہے وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً
لِّلنَّاسِ پس دیکہئے کہ یہان خود خدا ہی نے اسکو خواب فرمایا ہے تو مین عرض
کرتا ہون کہ اولا یہہ واقعہ بدر یا حدیبیہ کا ہے جیسا کہ ... ایح الابرۃ مین لکہا ہے
این رؤیا محمول بر رؤیا قضیہ حدیبیہ یا ... رؤیای واقعہ بدر است انتہی
پس یہہ خارج از بحث ہے وثانیا اس رؤیا سے رویت عین یعنی آنکہ سے
مراد ہے جیسا کہ معالم مین لکہا ہے قال ابن عباس ھی رؤیا عین اریہا النبی

کہا ابن عباس نے کہ یہان رویا یعنی خواب سے آنکہ مراد ہے کہ اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکہا تہا اور یہی قول سعید بن جبیر اور حسن اور مسروق اور قتادہ اور مجاہد اور ابن جریج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھو قول سعید ... ومسروق
وقتادة ومجاهد وعكرمة وابن جريج والاكثرون واله ...
... بعيني روية ورويا فلما ذكرها رسول الله صلى الله ...
وسلم للناس انكر بعضهم ذلك وكذبوا فكان فتنة للناس ...

... مدارج مین لکھا ہے کہ این رویا ... بصری نیز آمدہ واستشہاد
آرند بران بقول متنبی کہ گفتہ ... العیون من الغمض
وثانیًا بعضے گفتہ اند کہ تسمیہ رویا بجہت ... در لیل است انتہی ھکذا
فی المدارج ورابعًا چونکہ ابتدائے ... حالت خواب سے ہوئی تھی لہذا
اوسپر اطلاق رویا کا کیا گیا۔

اب جو بعض حضرات یہ قابلیت چھانٹتے ہین کہ حضرت انس جو انکار کرے
اور حضرت ... فرماتی ہین ما فقدت جسد محمد صلی اللہ علیہ
تو اسکا کیا ... اولًا مین عرض کرتا ہون کہ دیکھیے مدارج مین لکھا ہے
این حال را ... ردہ است واز آنحضرت نشنیدہ چہ قصہ معراج پیش از ہجرت
است وورآمدن انس بعد از ہجرت ودرانوقت ہم صبی بود ہفت ہشت سالہ
کذا قالوا وہمچنین حدیث عائشہ کہ گفت ما فقد جسد محمد صلی اللہ
وآلہ وسلم کہ تمسک آن طائفہ است کہ میگویند اسرا در نوم بود ... از روئے
معاینہ ومشاہدہ اینست زیرا کہ عائشہ در ان زمان نزد آنحضرت نبود ودر سن
ضبط وحفظ ہم نبود بلکہ شاید کہ متولد نشدہ باشد بر قول کہ اسرا در اول اسلام
بود از بعثت بسالی یا یکنیم سالی اگرچہ اصح آنست کہ بعد از پنج سال بود واللہ اعلم
وثانیًا شرح تمام ... نی ما فقد جسد لا عن الروح بل کان
معه روحه وكان ... الجسد جميعًا وثالثًا چونکہ یہ وقت
... بی جلد ختم ... انس وعائشہ دجو حضرت کے ساتھ رہتے
... کی بی غافل رہے ... ہے بعثت ایسا وا ... دفعہ ہوا کرتا ہے کہ دو وا

معراج جسم ... نوم کے ساتھ ہوئی

ساتھہ ہی رہتے ہین اور ایک کو ایک امر
نہین ہوتی کما لا یخفی پس بحمد اللہ آ
کی معراج صحیح ہوئی اور مخالفین سے
الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ہ
بب المفتقر الداعی الی اللہ محمد المدعو بعبد اللہ ابن الحا
محمد ابن الشیخ الحاج ... ان علی کان لھم اللہ العلی —
مدرس المدرسۃ الصولتیہ الواقعۃ فی بلدۃ کا لمکتۃ المحمیۃ

یخ عام تالیف صوفی عبد العظیم صاحب یوسف پوری غازیپوری سلمہ اللہ القوی

بہ اثبات معراج چون در تاج — شده این رساله دُرِ بے مثال
رقم کرده علامہ بحر علوم — ادیب ادیب عدیم المثال
مسمّی محمدؐ بعبد اللہ — شہیر خلایق بصدق مقال
نوشتہ گنہگار عبد العظیم — بلا فکر و تروئیہ تاریخ سال

کہ چون این رسالہ مرتب شده
شده بی فروغ اینہمہ قیل و قال
سنہ ۱۳۰۴ ھ

بقلم ہیچ رقم کمترین محمد علی اکبر آبادی عفی اللہ عنہ